CrAZy FaNs of NoVeL
Readers Are Leaders
سن میرے ہمسفر
ازقلم
زوہا اصف
www.crazyfansofnovel.com
FB: CrAZy FaNs of NoVeL

السلام علیکم !!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنفہ / مصنف کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنفہ / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائیٹ کو در پیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز اوف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل زریع کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انشاءاللہ آپ کی تحریر دو دن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : https://web.facebook.com/groups/292572831468911/

Website Url : https://crazyfansofnovel.com

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول !!!!!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سن میرے ہمسفر

از قلم

زوہا آصف

وہ گہری نیند میں تھا جب اسے محسوس ہوا کہ کسی نے اسے آواز دی ہے۔ابھی وہ ٹھیک سے اٹھ بھی نہ پایا تھا

کہ برف کا ٹھنڈا پانی کسی نے اسکے اپر گرادیا تھا

"شیری کب سے کہہ رہی ہوں اٹھ جاؤ"

اسکی آنکھیں اب پوری کھل گئیں تھیں۔سامنے ہی ماہی یونیورسٹی جانے کے لیے تیار کھڑی نظر آئی۔

شیری تمھیں عزت راس نہیں آرہی کہا تھا ناں کے پورے نو بجے مجھے یونی جانا ہے۔پر آپ جناب کسی کی "

"سن لیں تو ناں۔۔۔

شیری نے گھڑی پر وقت دیکھا جو آٹھ بجا رہی تھی۔

"!!پر ابھی تو آٹھ ہی بجے ہیں ماہی"

!!!تو اٹھ کر نہانا نہیں تھا کیا تم نے؟ کیا ایسے ہی اٹھا کر تمہیں لے جاتی؟ ذرا میری عزت کا بھی تو سوچو"

"چلو اب جلدی نیچے آجاؤ"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆

"!اسلام علیکم بی جان"

ماہی نے بی جان کے کمرے میں آتے ہی سلام کیا تھا۔

"اڑے آگئی میری پیاری بچی۔ وعلیکم سلام۔"

"جی بی جان بہت تھک گئی ہوں"

اس نے انکی گود میں اپنا سر رکھ دیا اور آج یونی میں ہونی والی تقریب کے بارے میں بتانے لگی۔ تبھی دروازے میں دستک ہوئی۔

"آجائیں"

" سلام بی جان"

آنے والا شیری تھا۔اور ماہی کو یوں بی جان کی گود میں سر رکھے دیکھ کر جل بھن گیا تھا کیونکہ روز اس وقت وہ ہی انکے پاس موجود ہوتا تھا اور ایسے ہی انکی گود میں سر رکھ کر اپنی دن بھر کی روداد سناتا تھا۔

"ماہی چلو اب تم جاؤ اب میری باری ہے"

"جہاں تک مجھے یاد ہے ہم نے بی جان سے پیار کروانے کی باریاں نہیں لگائیں تھیں۔"

"بی جان اسکو سمجھالیں اب میری باری ہے"

"اڑے بیٹا وہ اگر آج آہی گئی ہے تو تم کیوں بھیج رہے ہو۔ تم تھوڑی دیر بعد آجانا"

وہ غصے سے چلا گیا۔ پر جانے سے پہلے وہ ماہی کو چڑاتے ہوئے دیکھ چکا تھا۔ "تمہیں تو بعد میں دیکھ لوں گا میں ابھی صبح والی حرکت بھی بھولا نہیں ہوں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اپنے آپ سے مخاتب تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

"ارحان ارمان تم دونوں میں سے کوئی مجھے فارا کے گھر چھوڑ آئے گا؟"

وہ دونوں کتابیں پھیلائے نہ جانے کیا کر رہے تھے۔۔

"ماہی ہم پروجیکٹ بنا رہے ہیں تم شیری بھائی کے ساتھ چلی جاؤ"

اف پھر شیری کے ساتھ جانا پڑے گا۔اسنے صبح والا بدلہ بھی ابھی تک نہیں لیا اور بی جان کے پاس بھی تو میں نے آج اسے رکنے نہیں دیا۔یااللہ آج بچا لے۔۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں مگن تھی جب سامنے سے شیری آتا دکھائی دیا۔

"ام شیری میرے پیارے کزن بات سننا"

"ہاں بولو ماہی؟؟"

"وہ تم مجھے فارا کے گھر چھوڑ آؤ پلیز"

وہ پہلے سیدھا انکار کرنے والا تھا پر بدلہ بھی تو لینا تھا اس لیے فوراً ہی مان گیا۔

"اچھا میں بائیک نکال لوں تم آجاؤ پورچ میں"

جبکہ وہ حیران کھڑی اسی کو دیکھ رہی تھی جسکو منانے کے لیے دو گھنٹے منتیں کرنی پڑتی تھیں آج اتنی آسانی سے مان گیا تھا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انکو گھر سے نکلے ہوئے مشکل سے ابھی صرف پانچ منٹ ہی ہوئے تھے کہ اچانک بائیک رک گئی۔ماہی نے پریشان ہو کر شیری کو دیکھا تھا۔

"اوہو ماہی پٹرول ختم ہو گیا "

اب کیا کریں گیں؟" ماہی نے پریشانی سے پوچھا تھا۔"

تھوڑی ہی دور ہے فارا کا گھر ہم پیدل چل لیں گیں" شیری نے فوراً حل نکال لیا تھا۔"

"اچھا چلو"

وہ دونوں پیدل چل رہے تھے۔ شیری کو تو پیدل چلنے کی عادت تھی اس لیے اسے زیادہ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔پر ماہی کے تو پھسینے چھوٹ گئے تھے۔ تھوڑا سا چلنے سے ہی اسکا دودھ جیسا سفید چہرا لال ہو گیا تھا۔ تقریباً پچیس منٹ کی واک کر کے وہ فارا کے گھر پہنچ گئے تھے۔ماہی کا تو اتنی دیر میں برا حال ہو گیا تھا۔۔

فارا کے گھر کے دروازے پر ماہی کو چھوڑ کر شیری نے کہا

"اچھا ماہی اب میں چلتا ہوں"

"ہاں اللہ حافظ۔ سنو میں فون کروں تو اپنی اس خراب بائیک میں پٹرول ڈلوا کر آجانا"

"تمھیں کس نے کہا کے میری بائیک میں پٹرول ختم ہے؟؟"

"تم ہی نے تو"

ابھی اسکے باقی کے الفاظ منہ میں تھے کے شیری نے بائیک سٹارٹ کی اور جلا دینے والی مسکراہٹ سے آگے بڑھ گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیچھے سے ماہی نے غصے سے دروازہ نوک کیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

"دروازہ فارا نے ہی کھولا تھا۔ اڑے "تمہیں کیا ہوا ماہی ؟ اتنی لال پیلی کیوں ہوئی ہو ؟

ماہی کی زبان سے سب سن کے فارا نے دس منٹ تک بمشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا تھا۔

"یقین نہیں ہوتا ماہی تم بھی بے وقوف بن سکتی ہو"

"مجھے بس وہ نمونہ ہی بیو قوف بنا سکتا ہے"

ماہی رو دینے کے قریب تھی۔ اسے رہ رہ کر اپنے بیو قوف بن جانے پر غصہ آرہا تھا۔ بڑی مشکل سے فارا نے اسکا دھیان ہٹایا تھا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

رات کو گھر جا کر اس نے تایا ابو تائی اماں امی ابو اور بی جان سب کو شیری کی شکایت لگائی تھی اور اسے ڈانٹ پڑنے پر دل کو تھوڑا سکون پہنچا تھا۔۔

پر اس ڈھیٹ کو کہاں اثر ہونے والا تھا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

ابھی اس نے لیپ ٹاپ آن کیا ہی تھا کہ اسے مسیجز آنا شروع ہو گئے۔ وہ دودھ کا گلاس پیتا ہوا سرسری نگاہ ان تمام مسیجز پر بھی ڈالتا جا رہا تھا کہ اچانک ایک خبر پڑھ کر اسے ایسا لگا کے جیسے اسکی سانسیں تھم گئیں ہوں

اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسکا بچپن کا خواب آج پورا ہو رہا تھا۔

اس نے بار بار اپنی آنکھوں کو رگڑا اسے اعتبار نہ آرہا تھا۔ خوشی اتنی تھی کے سنبھالی نہیں جا رہی تھی۔ فوراً سجدے میں گر گیا تھا۔ جب وہ اٹھا تو آنکھیں اشکبار تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

شام کے وقت مغلیہ محلوں جیسی بنی یہ حویلی سنسان ہو جایا کرتی تھی۔ پر آج چونکہ شیری کو ایک اہم اعلان کرنا تھا اسی لیے سب ہی جاگ رہے تھے۔ حویلی کے بڑے کمرے میں بی جان، شیری کے ابو جان سکندر صاحب اور امی جان فرزانہ بیگم موجود تھیں۔ انکے ساتھ ہی ماہی کے ابو جان حمدان صاحب اور اسکی امی جان سعدیہ بیگم بھی موجود تھیں۔ جبکہ ماہی ارمان اور ارحان بھی پاس ہی کھڑے اسکے بولنے کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔ شیری نے انہیں اتنی ایمرجنسی میں بلایا تھا کے سب کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں تھیں۔

شیری بیٹا اب بتا بھی دو کیوں سب کو پریشان کر رکھا ہے" بی جان کی پریشان آواز آئی تھی۔"

اڑے آپ سب پریشان نہ ہوں جو بات میں بتانے لگا ہوں اس سے پہلے آپ سب مجھ سے وعدہ کریں کہ "

"کوئی روئے گا نہیں اور نہ ہی اداس ہو گا

شیری نے کہا تھا۔ اس نے ماہی کی شکل دیکھ کر مشکل سے اپنا قہقہہ روکا ہوا تھا۔ وہ ایسی ہی تھی سب کی خوشی میں خوش اور دوسرے کی پریشانی پہ اس سے زیادہ پریشان۔ پر اب جس طرح شیری نے سب کو دس منٹ کے اندر آنے کو کہا تھا وہ بھی پریشان ہو گئی تھی۔

شیری کیوں سبکو پریشان کر رکھا ہے اب بتا بھی دو" اب کی بار فرزانہ بیگم بولیں تھیں۔"

توسب اپنا دل تھام لیجیے۔ اے ناں۔۔ وہ ناں۔" شیری کی آواز آئی تھی۔"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شیری تمہارے ڈرامے نہیں ختم ہو رہے یہاں ہم سب کی جان نکل رہی ہے" ماہی غصے سے بولی تھی۔

"اچھا بتا رہا ہوں۔ میرا آج بچپن کا خواب پورا ہو گیا۔ میری زندگی کا مقصد حاصل ہو گیا۔ مجھے پاکستان آرمی میں سلیکٹ کر لیا گیا ہے۔۔ مجھے یقین نہیں ہو رہا۔" شیری کی خوشی سے بھری ہوئی آواز آئی تھی۔

پہلے تو سب کو یقین نہ آیا تھا شیری دوبارہ بول اٹھا "جی امی جان ابو جان سچ کہہ رہا ہوں۔ دیکھا چچی جان آج میرا خواب پورا ہو گیا۔ چچا جان میری دعائیں پوری ہو گئیں۔ ماہی ارحان ارمان یقین آ رہا ہے تم لوگوں کو؟؟

"

کمرے میں کچھ دیر خاموشی رہی تھی۔ شاید سب اس نئی ملنے والی خوشی میں کھو گئے تھے۔

کچھ دیر بعد بی جان کی آواز آئی تھی۔ "اللہ تجھے کامیاب کرے میری جان" اور اسکا ماتھا چوما تھا

"پھر فرزانہ بیگم بولی تھیں "میرا شیر بیٹا۔ اللہ ہمیشہ تجھے کامیابیاں دے

سب نے باری باری اسے دعائیں دی تھیں۔ پر ماہی وہاں سے غائب تھی۔ شیری نے اس بات کو محسوس ضرور کیا تھا پر سب کے سامنے ظاہر نہ ہونے دیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

"ماہی؟؟ ماہی؟؟ کہاں ہو یار؟؟"

شیری اسے گھر کے تقریباً ہر کمرے میں ڈھونڈ چکا تھا پر وہ کہیں نہیں تھی۔ اس کے ملنے کی آخری امید چھت تھی سو وہ وہاں گیا اور وہ وہیں موجود تھی۔۔

"ماہی حد کرتی ہو یار کب سے تمہیں ڈھونڈ رہا ہوں۔ سب نیچے بلا رہے ہیں۔ اور تم یہاں ہو"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہی نے بڑی مہارت سے آنسو صاف کیے تھے۔پر وہ بھی شیری تھا جو اسکی ہر چیز کا خیال رکھتا تھا۔اس سے زیادہ اسکو جانتا تھا۔

"اف ماہی میں کوئی دنیا چھوڑ کر نہیں جارہا ہمت کرو۔کیا تم میری خوشی میں خوش نہیں"

ماہی نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا اور اس ایک لمحے کے بعد وہ اسکی آنکھوں میں نہ دیکھ پائی تھی۔اس نے فوراً خود کو سنبھالا تھا۔

ہاں چلو۔اور بکواس تھوڑی کم کیا کرو۔میں تو بس فریش ہوا میں سانس لینے آئی تھی کم از کم کچھ دنوں کے" لیے تو تم سے جان چھوٹ جائے گی۔اور زیادہ خوش نہ ہو۔"

اسے تو اس نے کہہ دیا تھا پر وہ خود اپنے دل کی بے چینی پر حیران تھی۔شیری کے دور جانے کا خیال اسے تکلیف دے رہا تھا۔دوسری طرف شیری کو بھی کچھ ایسا ہی محسوس ہوا تھا پر اس نے کسی پر ظاہر نہ کیا تھا

☆☆☆☆☆☆☆

آج ماہی اور شیری کی اکلوتی پھپھو آئی ہوئی تھیں۔

"فائقہ پھپھو اسلام علیکم۔"

اسنے کمرے میں آتے ہی سلام کیا تھا۔

اڑے واہ آج تو لگتا ہے پورا خاندان آیا ہے۔پھپھو میں آپکو اتنا یاد کر رہی تھی۔میں تو آپکو فون بھی کرنے" والی تھی اچھا کیا آپ خود آگئیں۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں میری بچی مجھے تو آنا ہی تھا" انہوں نے معنی خیز بات کی تھی۔ماہی کو تو مطلب سمجھ نہ آیا پر شیری اپنی" پھپھو کو حیرانی سے دیکھ رہا تھا جو سلام کے علاوہ کوئی بات نہ کرتی تھیں آج ماہی کو اپنے پاس بٹھالیا تھا۔کچھ تو الگ تھا آج انکے رویے میں جو وہ اچھی طرح سمجھ چکا تھا۔ تبھی دل میں بے چینی ہوئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

بی جان (خورشید بی بی) جوانی میں ہی بیوہ ہو گئیں تھیں۔انکے تین بچے تھے۔سکندر علی خان، حمدان علی خان اور فائقہ علی خان۔ سکندر اور حمدان میں شروع سے ہی بڑا پیار تھا۔اور شادی کے بعد بھی اپنی بیوی بچوں سمیت اکٹھے رہتے تھے۔ سکندر صاحب کے تین بیٹے تھے شہریار سکندر خان اور دو جڑواں بیٹے ارحان سکندر خان اور ارمان سکندر خان۔ جبکہ حمدان صاحب کی ایک ہی بیٹی تھی ماہا حمدان علی خان۔ وہ اپنے گھر میں اکلوتی ہونے کی وجہ سے بہت لاڈلی تھی۔اس میں تو جیسے سب گھر والوں کی جان بستی تھی۔ فائقہ پھپھو کا ایک بیٹا تھا احمد شاہ اور ایک بیٹی یسریٰ شاہ۔ماہا کو سب پیار سے ماہی بلایا کرتے تھے اور شہریار کو شیری کہا جاتا تھا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

فائقہ پھپھو کے آنے کا مقصد شیری خوب اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔پر ماہی نے غور نہیں کیا تھا۔

امی جان آج میں یہاں ایک خاص مقصد سے آئی ہوں" فائقہ کی آواز خوشی سے تیز ہوتی جارہی تھی"

ہاں بولو بیٹا" بی جان بھی اب تک سب سمجھ چکی تھیں۔"

حمدان بھائی آج میں آپ سے آپکی سب سے قیمتی چیز مانگنے آئی ہوں۔جی دراصل میں اپنے بیٹے احمد شاہ" "کے لیے اپنی اکلوتی بھتیجی ماہی کا رشتہ لینے آئی ہوں۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب لوگ شاکڈ تھے فائقہ بھلا سب کچھ جانتے ہوئے ایسا کیسے کہہ سکتی تھی۔ماہی تو گھبرا کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔کیسے بھلا اسکی پھپھو اپنے نشئی بیٹے کے لیے اسکا رشتہ لے کر آ گئیں تھیں۔

"فائقہ یہ کیا کہہ رہی ہو؟دماغ تو ٹھیک ہے تمہارا؟"

بی جان کی غصے سے بھری ہوئی آواز آئی تھی۔جبکہ سکندر صاحب اور حمدان صاحب کے چہرے کے تاثرات بھی کچھ ایسے ہی تھے۔۔

"یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ فائقہ باجی؟آپ تو جانتی ہیں ناں کہ ماہی کی منگنی بچپن سے ہی شیری کے ساتھ طے تھی اور یہ بات ہم نے بچوں کی تعلیم مکمل ہو جانے تک مخفی رکھی تھی۔اور یہ فیصلہ آپکے سامنے ہی تو ہوا تھا۔پھر آپ ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں؟؟"حمدان کی غصے سے بھری آواز آئی تھی۔

"ہاں تو اس بات کو اتنا عرصہ گزر گیا تم لوگوں نے کوئی رسم بھی نہیں کی تو مجھے لگا بات ختم ہو گئی ہو گی"

فائقہ بڑے آرام سے کہہ گئی تھی۔وہ کسی بھی حال میں آج اپنے مقصد میں کامیاب ہونا چاہتی تھی۔

"معاف کیجیے باجی ایسا ممکن نہیں۔آپ اپنے دل سے یہ خیال نکال دیجیے"

سکندر صاحب بولے تھے۔

"ٹھیک ہے بھائی جان"آواز انکی مدھم تھی مگر غصہ صاف ظاہر ہو رہا تھا۔"

شیری اس تمام گفتگو میں خاموش رہا تھا مگر دل اسکا بہت بے چین تھا جسے اپنا ہمسفر بنانے کی خواہش اسکے دل نے ظاہر کی تھی وہ تو اسی کی تھی۔

وہ بہت خوش تھا اپنے بڑوں کے اس فیصلے سے پر وہ بھی آخر شہریار سکندر خان تھا سب پر یہ ظاہر نہیں ہونے دے گا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆

فائقہ کے جانے کے بعد سب بڑوں کی محفل جمی ہوئی تھی۔ سکندر صاحب کا مشورہ تھا کہ جیسے آج احمد کے لیے ماہی کا رشتہ آیا تھا کل کو کوئی اور بھی لے کے آسکتا ہے۔اس لیے ہمیں اب کوئی فیصلہ کر لینا چاہیے۔

"بھائی جان میں تو کہتا ہوں کے ہمیں جلد ہی کوئی فیصلہ کر لینا چاہیے"

حمدان صاحب بولے تھے۔

بی جان کی بھی آواز کمرے میں ابھری تھی "بیٹا میرا تو مشورہ ہے کہ شیری کے وہاں جانے سے پہلے بچوں کا نکاح کر دینا چاہیے۔"

"ٹھیک کہہ رہی ہیں امی جان ہمیں اب یہ قدم اٹھا لینا چاہیے"

فرزانہ بیگم کی آواز آئی تھی۔

ہاں تو بس پھر طے ہوا اس ہی جمعے کو دونوں کا نکاح رکھ دیتے ہیں۔" سعدیہ بیگم بولیں تھیں۔"

ہاں ٹھیک ہے" سب ہی راضی ہو گئے تھے۔"

☆☆☆☆☆☆☆

ماہی اپنے کمرے میں موبائل میں مصروف تھی۔وہ بڑے مگن انداز میں ناول پڑھ رہی تھی کہ اچانک اسکے کمرے کا دروازہ بجا تھا۔

اندر آجائیں" ماہی نے آنے والے کو آواز دی تھی۔"

اندر آنے والی ہستی سعدیہ بیگم تھیں۔

"بیٹا تم مصروف تو نہیں؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے نہیں نہیں امی جان آپ آئیں ناں" ماہی فوراً بولی تھی۔"

"ماہی میں تم سے بہت ضروری بات کرنے آئی ہوں۔"

"جی بولیں امی جان میں سن رہی ہوں"

بیٹا ہم سب بڑوں نے تمہاری زندگی کے لیے ایک فیصلہ کیا ہے اس میں گھر کے سب بڑوں کی رضامندی "شامل ہے انکار کی گنجائش تو نہیں مگر پھر بھی تم سوچ لو۔"

ماہی کا دل بے چین ہو گیا تھا۔ گھبراہٹ سے وہ تیز تیز سانس لینے لگی تھی۔ وہ ایک دم سے ہی پریشان ہو گئی تھی۔

جی جی امی جان کہیں میں سن رہی ہوں" ماہی کی پریشان آواز آئی تھی۔"

بیٹا ہم نے تمھارے بچپن میں ہی تمھاری نسبت شیری کے ساتھ طے کر دی تھی اور یہ بات تم دونوں کی" تعلیم مکمل کرنے تک مخفی رکھی تھی۔ اب اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو تو اس جمعے کو ہم نے تم دونوں کا نکاح کرنے کا فیصلہ کیا ہے" سعدیہ بیگم نے سارے راز کھول دیے تھے اور وہ حیران کھڑی سب کچھ سن رہی تھی۔

امی جان یہ سب کچھ کیا ہے؟ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ ماہی کے دل میں جہاں ایک دم سے بہت سی خوشیاں آ سمائیں تھیں وہیں ہی اتنی جلدی نکاح کا سن کر وہ حیران تھی کہ کیا اتنی جلدی بھی دعائیں قبول ہو سکتی ہیں پر وہ بھی ماہی حمدان علی خان تھی اتنی آسانی سے کیسے اپنے دل کا راز کھول دیتی۔

میں بھلا اس بندر کے ساتھ کیوں نکاح کروں؟ آپ سب نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا؟" ماہی اپنی پرانی ٹون" میں واپس آ چکی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہی تمیز کرو اب وہ تمہارا ہونے والا شوہر ہے“ سعدیہ بھی غصے سے بولیں تھیں۔“

وہ الو جیسی آنکھوں والا ہر وقت ستاتا رہتا ہے اور آپ کہہ رہی ہیں کہ وہ مجھے ساری زندگی ایسے ہی ستاتا“

”رہے ناں جی ناں

ماہی اتاروں اپنا جوتا؟؟؟“ وہ پھر غصے سے بولیں تھیں وہ بھلا اپنے اکلوتے داماد کے لیے ایسے الفاظ کہاں“

سے سن سکتی تھیں۔وہ بھی شیری کے لیے جس کو ہمیشہ اپنا بیٹا سمجھا تھا۔

اچھا امی جان مزاق بھی نہیں سمجھتیں“ ماہی نے فوراً رنگ بدلا تھا وہ تو پہلے ہی دل و جان سے اس فیصلے پر“ راضی تھی۔ صرف زبان سے اقرار کرنا تھا آج وہ بھی ہو گیا تھا۔امی جان ”آپکے کہنے پر میں اس بھوت سے نکاح کر لیتی ہوں“ماہی معصومیت سے بولی تھی۔جس پر اسکی امی جان نے اسے گھور کر دیکھا تھا

☆☆☆☆☆☆☆

دوسری طرف فرزانہ بیگم بھی آدھے گھنٹے سے شیری کو یہی سمجھا رہیں تھیں مگر وہ ماہی کی تعریفوں کا پل باندھتا جا رہا تھا۔اور وہ تعریفیں کچھ یوں تھیں۔

”کیا اس باندری سے میرا نکاح؟؟“

”میں اس چڑیل سے نکاح ہرگز نہیں کروں گا“

لیکن اس بار فرزانہ بیگم نے سچ مچ جوتا اتار لیا تھا اور شیری نے کمرے سے بھاگتے ہوئے بس یہ آواز لگائی تھی جی امی جان آپکے کہنے پر میں اس لومڑی سے نکاح کر لوں گا“ حالانکہ اسکا دل خوشیوں سے بھر گیا تھا۔“

☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جمعے کے مبارک دن انکے نکاح کی ساری تیاریاں کرلی گئیں تھیں۔مغلیہ دور کے محلوں کی طرح بنی ہوئی حویلی کو بہت خوبصورت طریقے سے سجایا گیا تھا ۔ہر طرف خوشیوں کے گیت گائے جارہے تھے۔ہر کوئی گھر کے دونوں لاڈلوں کے نکاح کی تیاری میں بھرچڑھ کر حصہ لے رہا تھا

ماہی کو بیوٹیشن گھر آکر تیار کر گئی تھی وہ گولڈن اور سرخ رنگ کے شرارے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔شیری بھی کسی سے کم نہیں تھا۔وہ بھی سفید شلوار قمیض پر قیامت ڈھا رہا تھا۔دونوں ہی آج ایک دوسرے سے بڑھ کر حسین لگ رہے تھے۔

"ماہی ریڈی ہو؟"

فارا نے آکر پوچھا تھا۔

ہاں بس۔فارا پانی لادو بہت گھبراہٹ ہورہی ہے۔یااللہ میرے دل کو سکون دے۔" ماہی کی گھبرائی ہوئی آواز آئی تھی۔

افوماہی پریشان نہیں ہو کچھ نہیں ہوتا بس خود کو پر سکون رکھو" فارا نے جیسے اسکی پریشانی دور کی تھی۔"

کچھ دیر بعد سعدیہ بیگم آئی تھیں

"چلو ماہی مولوی صاحب آگئے ہیں"

"امی آج بہت گھبراہٹ ہورہی ہے پھر کسی دن کرلیں گیں"

ماہی نے اپنی طرف سے مشورہ دیا تھا۔

"لڑکی حواس قائم ہیں یا لگاؤں ایک؟"

سعدیہ بیگم نے بھی اپنی طرف سے مشورہ دیا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"آنٹی آپ چلیں میں اسکو لے کر آرہی ہوں۔"

انکے مشورے سن کر فارافوراًدرمیان میں بولی تھی۔

"ماہی بس کرو پر سکون رہو۔ چلو نیچے چلیں"

وہ ماہی کو لے کر سٹیج کی طرف جارہی تھی جب شیری کی نظر اس پر پڑی تھی۔ وہ کب سے اسے دیکھنا ہی چاہ رہا تھا۔ کب سے اسی کا منتظر تھا۔ جب اسکی نظر اسکی ہونے والی ہمسفر پر پڑی تو جیسے اسکا وقت وہیں تھم سا گیا تھا۔

آج تک اسے ماہی اتنی خوبصورت نہ لگی تھی یا شاید اس نے کبھی غور ہی نہیں کیا تھا۔

یہ چڑیل آج پہلے سے بڑھ کر پیاری کیوں لگ رہی ہے؟ یااللہ میرے دل کو قابو میں کر دے ابھی صرف نکاح ہو رہا ہے۔" وہ صرف یہ سوچ ہی سکا کیونکہ کہنے کی جسارت نہ کر سکتا تھا۔ سکندر صاحب کی آواز اسے ہوش میں لے کر آئی تھی۔

"آئیں مولوی صاحب شروع کریں"

اور وہ وقت آگیا تھا جسکا سب کو انتظار تھا۔ نکاح کا فرض ادا کر دیا گیا تھا۔ ماہی اب ماہاشہریار علی خان بن چکی تھی۔ ہر طرف مبارکوں کا شور تھا۔ ماہی اپنی نئی زندگی سے خوش بھی تھی اور اداس بھی ہوگئی تھی۔ اب اسکا نام بدل چکا تھا۔ دوسری طرف شیری کی تو جیسے دنیا ہی بدل گئی تھی اس نے اپنی محبت کو اتنی آسانی سے حاصل کر لیا تھا۔ اسکا دل خدا کے آگے سجدہ ریز ہو گیا تھا۔ وہ اپنی زندگی کی نئی تبدیلی پر دل سے خوش تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

شیری کو بی جان نے بلایا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اسلام علیکم بی جان"

اس نے کمرے میں آتے ہی سلام کیا تھا۔

"وعلیکم سلام آگیا میرا بیٹا"

بی جان بیڈ پر بیٹھیں تھیں۔

"جی بی جان"

بی جان اب شیری کے سر پر ہاتھ پھیر رہی تھیں۔اور ساتھ ساتھ کہہ رہی تھیں

" شیری تم اس نکاح سے خوش تو ہو ناں؟"

شیری نے پہلے باہر سے گزرتی ہوئی ماہی کو دیکھا تھا اور پھر جان بوجھ کر رونی صورت بنا کر بی جان سے کہا تھا

کیا بی جان ایک تو میرا آپ سب نے مل کر اس چڑیل سے نکاح کر دیا اور بار بار پوچھ کر میرے زخموں پر "

"نمک چھڑکتے ہیں

ماہی یہ سن کے ہی بھاگ گئی تھی

شیری اسکے بارے میں فضول نہ بولو مجھے پتا ہے یہ نکاح تم نے اپنی مرضی سے کیا ہے۔اگر تمہاری خوشی "

"اس میں شامل نہ ہوتی تو تم ایسا کرتے ہی نا

شیری نے بی جان کی اس سچی بات پر بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ روکی تھی۔

بیٹا تم ماہی کا بہت خیال رکھنا۔وہ بہت خوبصورت بچی ہے۔سب کا خیال رکھتی ہے اور محبت اسکے دل میں اس

" قدر ہے کہ ہر کسی کا دل جیت لیتی ہے۔تم ہمیشہ اسکا ساتھ دینا۔

بی جان اسے نصیحت کر رہی تھیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بی جان اچھاناں"

شیری بولا تھا

"نہیں میری جان وعدہ کرو مجھ سے"

بی جان بھی انہی کی دادی تھیں ان سے زیادہ ضدی۔

"اچھابی جان وعدہ"

شیری نے بھی انکے سامنے ہار مان لی تھی۔اسنے ویسے بھی ماہی کا خیال پہلے سے بڑھ کر رکھنا ہی تھا پر بی جان سے وعدہ کرنے ک بعد اب اسکا خیال کرنا اور اسکا ساتھ دینا لازم ہو گیا تھا۔

"بی جان ؟"

شیری نے انھیں آواز دی تھی

"ہاں بولو میری جان ؟"

بی جان نے پیار سے پوچھا تھا۔

بی جان اب آپ مجھے میری جان نہ کہا کریں اب میں کسی اور کی جان ہوں اور اگر میری بیوی مجھ سے "

"ناراض ہو گئی تو؟

وہ انتہائی معصوم شکل بنائے کہہ رہا تھا۔

"بدتمیز ہی رہو گے تم۔اچھا جاؤ اب سو جاؤ۔اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے۔آمین"

بی جان نے انہیں دعا دی تھی۔شیری نے بھی دل میں اور دل سے آمین کہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہی نے شیری کو آدھے گھنٹے سے چھت پر آنے کا مسیج کیا ہوا تھا۔وہ کب سے اسی کا انتظار کر رہی تھی۔

اس نے شیری اور بی جان کی ساری باتیں سن لی تھیں پر جب شیری نے کہا کہ وہ اس نکاح سے خوش نہیں تو وہ بہت اداس ہو گئی تھی۔اور وہاں سے بھاگ آئی تھی

"Hi My Beautiful Wife"

شیری کی آواز اسے ہوش میں لائی تھی۔وہ اسکے الفاظ سن کر ایک دم سے غصے میں آگئی تھی۔اور غصے ہی بولی تھی

"یہ کیا بدتمیزی ہے شیری؟"

"کونسی بدتمیزی؟تم بیوی ہو اب میری"

شیری بھی اسی کے انداز میں بولا تھا۔

"اوہاں سوری"

ماہی شرمندہ سی ہو گئی تھی۔

"عجیب لڑکی ہے کل نکاح ہوا ہے اور آج بھولی ہوئی ہے"

شیری نے اسکا مزاق اڑایا تھا۔پر ماہی نے کوئی جواب نہ دیا تھا۔

"شیری؟"

ماہی نے بہت مدھم لہجے میں کہا تھا۔

"ہاں کیا بات ہے؟"

شیری بھی سنجیدہ ہوا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اگر تم اس نکاح سے خوش نہیں تو بخوشی اس نکاح کو ختم کر سکتے ہو۔ تم گھر والوں کی فکر مت کرنا میں انکو
سمجھادوں گی۔ میں نہیں چاہتی کہ تمہارے ساتھ کوئی زبردستی ہو"

شیری کو اسکی معصومیت پر بے انتہا پیار آیا تھا۔ اسنے مزاق سے کہا تھا اسکو چڑانے کے لیے پر وہ اسے سنجیدہ لے گئی تھی۔ اسے اپنے آپ پر غصہ تھا کہ اسنے کیوں ایسا کہا تھا کے وہ نکاح ختم کرنے کی بات کر رہی تھی۔

"ماہی یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟"

شیری حیران تھا وہ صرف اسکے خیال سے کل کے ہوئے نکاح کو ختم کرنے کی بات کر رہی تھی۔

"ہاں تم میرے بیسٹ فرنڈ ہو میں تمہارے ساتھ زیادتی کیسے ہونے دے سکتی ہوں؟"

وہ تقریباً رو پڑی تھی۔

ماہی ماہی یار ایسا کچھ نہیں ہے۔ میں نے تمہیں دیکھ لیا تھا اس لیے جان بوجھ کر کہا تھا۔ سچ میں ایسی کوئی
بات نہیں ہے"

"شیری تم نے جان بوجھ کر کہا تھا؟"

وہ بہت معصومیت سے پوچھ رہی تھی۔ شیری جانتا تھا کہ ابھی اسے غصہ آجانا ہے اور اسکی معصومیت کہیں غائب ہو جانی ہے۔

"ہاں۔ چلو اب رونا بند کرو"

"!!! تم مجھے بیوقوف بنا رہے تھے"

میں کب بنا رہا تھا تم تو پہلے ہی آہ!!!" ماہی نے اسکے بولنے سے پہلے ہی اسکے بازو پہ مارا تھا۔"

"اچھا اچھا سوری"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شیری نے کہا تھا

"نہیں پہلے کان بھی پکڑو"

ماہی بھی بضد ہوئی تھی

" اچھا ناں"

اس نے کان بھی پکڑ لیے تھے۔

" ہاہاہاہا دیکھا تمہیں میری علاوہ کوئی نہیں ہرا سکتا"

ماہی نے فخر سے کہا تھا۔

"خوش فہمی ہے جناب آپکی"

شیری بھی کہاں سدھرنے والا تھا۔

"کیا کہا؟؟؟؟"

ماہی پھر اپنے پرانے لہجے میں واپس آچکی تھی۔اس سے پہلے شیری کچھ کہتا نیچے سے ارمان کی آواز آئی تھی۔

"ماہی آئس کریم لایا ہوں آجاؤ"

ماہی بھی لڑائی چھوڑ کر آئس کریم کھانے بھاگ گئی تھی۔شیری بھی اسکے پیچھے چل دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ماہی بڑے مزے سے بریانی کھاتے ہوئے ٹی وی دیکھ رہی تھی جب شیری نے آکر اسکے ہاتھ سے بریانی کی پلیٹ لی تھی اور خود اسکے ساتھ بیٹھ کر کھانے لگا۔

"یہ کیا فضول دیکھ رہی ہو تم؟ میچ لگاؤ جلدی سے دیکھو بھلا پاکستان جیت رہا ہے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شیری کھاتے ہوئے ہی بولا تھا۔

"شیری یہ کیا بدتمیزی ہے؟ میری پلیٹ واپس کرو اور یہ میرا فیورٹ سیریل ہے میں بھلا تمھارے فضول میچ کے لیے کیوں مس کروں؟"

ماہی بھی اسی کے انداز میں بولی تھی۔

"نہیں دوں گا کیا کرلو گی؟"

شیری نے اسے چڑانے کے لیے کہا تھا اور وہ چڑ گئی تھی۔

"شیری کے بچے میری پلیٹ واپس کرو"

وہ زور سے چیخی تھی۔

"اوئے ابھی کل نکاح ہوا ہے اور تم آج ہی۔۔۔۔"

ابھی اسکے باقی کے الفاظ منہ میں تھے جب اسکے سر پر ماہی نے زور سے تکیہ پھینکا تھا۔

"میں بی جان کو بتاتی ہوں رکو ذرا"

ماہی نے اسے دھمکی دی تھی

"جاؤ شوق پورا کرلو اپنا"

شیری نے آرام سے پلیٹ خالی کرتے ہوئے کہا تھا جبکہ ماہی روتی ہوئی صورت بنا کر بی جان کے پاس چلی گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہی آج کیک بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔ آج اتوار تھا تو سب گھر ہی تھے۔ اسنے اپنے ساتھ ارحان اور ارمان کو بھی لگایا ہوا تھا۔

"ارمان جلدی سے مجھے وہ ٹرے پکڑاؤ"

"کونسی بھابھی؟"

"وہ سامنے جو پڑی ہوئی ہے"

یہ لو" ارمان نے ٹرے پکڑائی تھی۔"

"سنو ذرا اس میں چینی بھی مکس کر دو پھر مجھے بیک کرنی ہے جلدی کرو۔"

وہ دوسری ٹرے میں بیکنگ سوڈا مکس کرتے ہوئے بولی تھی۔

ارمان کو شرارت سوجھی تھی۔ اس نے چینی کی بجائے نمک مکس کر کے ٹرے ماہی کو پکڑا دی تھی۔

دو گھنٹے بعد چائے کے ساتھ ماہی اپنا کیک بھی لے آئی تھی سب سے تعریف بھی تو سننی تھی۔

چلو بھئی شیری سب سے پہلے تم چکھو گے" حمدان صاحب نے کہا تھا۔"

جی جی چچا جان ضرور" شیری نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔"

ماہی نے اسے ایک پیس کاٹ کے دیا۔ اتفاق سے یہ وہی پیس تھا جس میں ارمان نے نمک ملایا تھا۔

شیری نے کیک کا چھوٹا سا پیس کر کے اپنے منہ میں رکھا ہی تھا کہ اسے کھانسی آنے لگ گئی۔ سب ایک دم سے حیران ہوئے تھے۔ شیری کو جلدی ماہی نے پانی دیا تھا۔ اب وہ سبھی ماہی کو گھور کر دیکھ رہے تھے۔ سبھی جانتے تھے کہ انکی لاڈلی پڑھائی میں جتنی بھی تیز ہو پر کوکنگ میں ہمیشہ سے ہی نکمی تھی۔ اس لیے سب کا شک اسی پر تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہی گبھرا کر بولی تھی۔

"میں نے کچھ نہیں کیا"

شیری غصے سے بولا تھا

"ہاں ہاں نمک تو میں ملا کر لایا ہوں ناں۔ماہی تم آج ایک بات بتادو یہ کیک میں نمک کون ڈالتا ہے؟"

"کیا نمک؟پر میں نے نہیں ڈالا۔سچ میں میرا یقین کریں۔"

سب ہی اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے اور ارمان پیچھے کھڑا مسکرا رہا تھا۔ماہی نے اسے دیکھا تو ساری بات سمجھ میں آگئی۔اسے بچ کے رہنے کا اشارہ کر کے وہ اپنے کمرے میں بھاگ گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

وہ آرام سے ارحان کے ساتھ لان میں بیٹ بال کھیل رہی تھی جب شیری اپنی گاڑی میں گھر کے اندر داخل ہوا۔

ماہی بات سنو۔ایک کام ہے" شیری نے اندر جاتے ہوئے اسے آواز دی تھی۔"

"کام کے وقت ہی تو اسے میری یاد آتی ہے"

ماہی اپنی طرف سے منہ میں ہی بولی تھی پر وہ بھی شیری تھا اچھی طرح سن لیا تھا اس نے۔اسکی شکایت ابھی دور کرتا ہوں اس نے دل میں سوچا۔

ماہی شیری کے پیچھے اسکے کمرے کی جانب چل دی۔شیری کمرے میں آکر اپنی الماری میں گھس گیا تھا کوئی دو منٹ بعد وہ کچھ نکالنے میں کامیاب ہوا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہاں ماہی وہ میں کہہ رہا تھا"

ماہی جو آگے بڑھ کر دیکھ رہی تھی کہ آج یہ موصوف الماری سے کیا نکال رہے ہیں جو اتنی دیر لگ رہی ہے۔

اسکے اچانک مڑنے پر بری طرح اس سے جا لگی تھی۔

کیا مسئلہ ہے تمہیں تمیز ہے کہ نہیں؟" ماہی غصے سے بولی تھی۔"

" او میڈم تم آگے ہوئی تھی اس لیے تمہاری غلطی ہے"

"اچھا اچھا بتاؤ کیا کام تھا؟"

ماہی نے موضوع بدلا تھا۔

"ہاں یہ لو میری شرٹ پریس کر دو مجھے شام کو دوستوں ساتھ جانا ہے"

پہلے تو وہ صاف انکار کرنے لگی تھی پر رات کو بی جان نے اسے بہت سی نصیحتیں کی تھیں شاید اسی کا اثر تھا کہ فوراً ہی اسکے ہاتھ سے شرٹ لے لی تھی۔اور پریس کرنے چلی گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

ماہی شیری کی شرٹ پریس کرتے ہوئے اپنے ہی خیالوں میں گم تھی کہ پہلے جب بھی وہ اسے اپنی شرٹ پریس کرنے کا کہتا تھا تب وہ اسے بہت باتیں سنایا کرتی تھی کہ

اللہ تمہاری بیوی کے حال پر رحم کرے اسے تو خبر ہی نہیں ہو گی کہ اس نے کس پاگل کی ہمسفر بننا ہے۔ "

" بیچاری کیا کیا سوچتی ہو گی اپنے شوہر کے بارے میں اور اسے تم مل جاؤ گے۔

جواباً شیری بھی اسے کہا کرتا تھا کہ

"تم کیوں جیلس ہو رہی ہو میری بیوی سے؟ وہ بہت خوش قسمت ہو گی تم دیکھ لینا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اپنے ہی دھیان میں گم تھی کہ اچانک اسنے چیخ ماری تھی اس نے اپنا ہاتھ اور شیری کی شرٹ دونوں ہی جلا دی تھی۔ شیری جو اپنے دھیان میں اس سے اپنی شرٹ لینے آرہا تھا فوراً بھاگ کر آیا تھا۔

"لڑکی کیا کرتی ہو تم"

شیری پریشانی سے بولا تھا۔

"شیری آئی ایم سوری میں نے تمہاری شرٹ جان بوجھ کر نہیں جلائی۔ پلیز سوری"

ماہی رونے لگ گئی تھی کیونکہ اس سے جو شرٹ جلی تھی وہ اسکی فیورٹ تھی

"ارے بیوقوف لڑکی شرٹ کو چھوڑو تم ہاتھ دکھاؤ اپنا"

شیری نے اسکا ہاتھ پکڑ کر دیکھا تھا۔ اس کا نرم و نازک ہاتھ بلکل سرخ ہو چکا تھا۔

"ماہی دھیان سے کرنا تھا ناں رکو میں ابھی کریم لے کر آتا ہوں۔"

شیری دو منٹ میں کریم بھی لے آیا تھا۔ اور اسکا ہاتھ پکڑ کر لگانے لگا تھا۔

ماہی شیری کو ہی دیکھ رہی تھی۔ وہ پہلے بھی اسکا خیال رکھتا رہا تھا پر آج بدلا ہوا احساس کیوں ہو رہا تھا۔ آج اسکے لہجے میں زیادہ اپنایت زیادہ خیال کیوں لگ رہا تھا۔ وہ اسے مسلسل دیکھے جا رہی تھی تب ہی شیری کی آواز اسے ہوش میں لائی تھی۔

"کیا ہوا نکاح کے بعد زیادہ پیارا ہو گیا ہوں؟"

"ہاں میرا مطلب نہیں تو کیوں؟"

ماہی بے دھیانی میں بول گئی تھی۔

"ماہی ایک بات کہوں؟ مانو گی؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شیری بڑے نرم لہجے میں بول رہا تھا۔

ہاں؟" ماہی نے اثبات میں سر ہلایا تھا"

تم رویامت کرو۔مجھے تب بلکل بھی اچھی نہیں لگتی اب تم ایک فوجی کی بیوی ہو۔میں تھوڑے دنوں میں "ٹریننگ کے لیے چلا جاؤنگا تمہیں اپنا اور باقی سب کا خیال رکھنا ہے۔اب تمہیں میرے لیے مضبوط ہونا ہے ۔بولو ہو گی ناں؟"

شیری نے اسے بڑے پیار سے سمجھایا تھا۔اور وہ سمجھ بھی گئی تھی۔ایسا کرنا بہت مشکل تھا پر اسے کرنا تھا۔

"ہاں کوشش کروں گی۔"

"کوشش نہیں کرنا ہے تمہیں۔ویسے بھی روتے ہوئے تم چڑیل لگتی ہو۔"

شیری کی آنکھوں میں شرارت صاف ظاہر ہو رہی تھی۔ماہی نے اسکے کندھے میں ایک لگائی تھی۔اور ساتھ ہی کہا تھا

"میرا خیال ہے کہ دوا لگ گئی ہے۔ہاتھ چھوڑ دو اب"

شیری بے دھیانی میں اسکا ہاتھ تھامے ہی اسے سمجھا رہا تھا۔اور وہ بھی ویسے ہی سنتی جا رہی تھی۔پر اب اسکا دھیان اس طرف ہوا تھا۔

"میرا یہ ہاتھ چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے"

شیری نے دھیمے لہجے میں کہا تھا ماہی بمشکل ہی سن پائی تھی۔

"وہ تو نظر آ رہا ہے پر اب تم جاؤ تمہیں شاید باہر جانا تھا"

ماہی نے اسے یاد دلایا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اوہاں ابھی جا رہا ہوں آئندہ نہ مجھے بھیجنا یوں۔ ورنہ نتائج کی ذمہ دار تم خود ہو گی"

جاؤ جاؤ" ماہی نے اسے چڑایا تھا۔"

"بچ کے رہنا تم اب"

شیری اسے وارن کرتے ہوئے چلا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

"یہ یہاں میری چپس پڑی تھی کہاں گئی"

جب اسنے دو گھنٹے کی محنت کو میز پر سے غائب پایا تو فوراً ارحان اور ارمان سے پوچھا جو مزے سے کرکٹ میچ انجوائے کر رہے تھے۔

"!!!! ارحان! ارمان! میں تم دونوں سے مخاتب ہوں"

وہ دونوں اب معصوم شکل بنائے ماہی کو ہی دیکھ رہے تھے۔

"کہاں گئی؟؟؟"

" وہ تو ماہی یہ ارحان کھا گیا"

ارمان نے سارا الزام اس اکیلے ارحان کے سر ڈال دیا۔ جسکو بمشکل تھوڑے سے ہی نصیب ہوئے تھے۔

نہیں نہیں ماہی یہ ارمان نے بھی کھائی تھی" ارحان بولا تھا"

"تم دونوں میری ساری چپس کھا گئے اور میرے لئے کچھ بھی نہیں چھوڑا"

وہ افسوس سے انھیں دیکھ رہی تھی۔۔

"تو کیا ہوا ماہی یہ شیری بھائی تمھیں اور لا دیں گیں۔ کیوں شیری بھائی؟؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارمان نے سامنے سے آتے شیری کو دیکھ کر سارا مسئلہ ہی حل کر دیا تھا

"ہاں شیری جلدی سے لادو بہت دل کر رہا ہے میرا"

"!! تم دونوں کو تو میں آکر بتاتا ہوں"

وہ وارننگ دیتا چلا گیا۔

پیچھے سے ارمان اور ارحان اپنی جان بچ جانے پر مسکرا دیے۔

☆☆☆☆☆☆☆

شیری کے جانے میں بس ایک دن رہ گیا تھا وہ بہت اداس ہو گئی تھی۔ وہ اپنے کمرے سے بھی بہت کم نکلتی تھی۔ پر وہ رو نہیں سکتی تھی اس نے شیری سے وعدہ کیا تھا۔ وہ خود کو مضبوط بنا رہی تھی۔ وہ ابھی بھی اپنے کمری کی بالکونی پہ کھڑی تھی

"ماہی میں ہم آجائیں؟"

ماہی نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا شیری، ارحان اور ارمان کھڑے تھے۔

"تم لوگ شاید اندر ہی کھڑے ہو۔ خیر آ جاؤ"

شیری نے ارمان کو بات شروع کرنے کا اشارہ کیا تھا

"ہاں تو ماہی ارحان کہہ رہا تھا کہ آؤ آج ہم سب باہر گھومنے چلتے ہیں۔ انجوائے کر لیں گے تھوڑا۔ آج ہم بھی فری ہیں اور ویسے بھی شیری بھائی بھی تو پرسوں جا رہے ہیں ناں۔ پھر پتا نہیں کب آئیں گے۔ تم کیا کہتی ہو؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ان سب کوڈر تھا کہ ماہی انکار کردے گی کیونکہ وہ آج کل سب سے بہت کم بات کر رہی تھی اس لیے اسنے ارحان کا نام لگادیا تھا۔ جبکہ ارحان حیران کھڑا سب سن رہا تھا اس بیچارے کو تو پتا بھی نہیں تھا وہ ہی دونوں اسے بھی کھینچ لائے تھے۔

ماہی نے پہلے انکے چہرے دیکھے وہ سب اسے لے کر جانا چاہتے تھے یہ انکے چہرے سے واضح ہو رہا تھا۔ پھر کہا

"ہاں چلو اس بندر نے پتا نہیں کب آنا ہے پھر تم لوگ نیچے چلو میں ریڈی ہو کر آتی ہوں"

وہ پندرہ منٹ میں سب کے پاس تھی سب کو خدا حافظ کہہ کر وہ لوگ نکلے تھے پہلے وہ پارک گئے وہاں پر بہت انجوائے کیا تھا اور بعد میں پیزا کھانے چلے گئے تھے۔ وہاں پر بھی انہوں نے بہت مزہ کیا تھا۔ بہت سی خوشگوار یادیں لے کر وہ گھر لوٹے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

آج شیری جا رہا تھا اپنی ٹریننگ کرنے۔ وہ بھی نہیں جانتا تھا کہ اسکی واپسی کب ہو گی۔ یہ مرحلہ آرمی کے ہر فوجی اور اسکی فیملی کے لیے بڑا مشکل ہوتا ہے۔ گھر میں سب ہی بہت اداس تھے۔ سب کا ہی لاڈلا تھا وہ۔ ماہی نے بڑی مشکل سے اپنے آنسوؤں پر قابو کیا ہوا تھا وہ سب کے سامنے خود کو مضبوط ظاہر کر رہی تھی پر اسکے لیے یہ سب کرنا بہت مشکل تھا۔ جیسے جیسے اسکے جانے کا وقت قریب آ رہا تھا سب ہی اداس ہوتے جا رہے تھے

اور اسکے جانے کا وقت آ گیا تھا۔ اس نے سب کو خدا حافظ کہا۔ سب بڑوں سے پیار لیا۔ گھر والوں کی لائن میں سب سے آخر میں ماہی کھڑی تھی۔

"شیری اللہ تمہاری حفاظت کرے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بس اتنا ہی بولی تھی اور اپنے کمرے میں بھاگ گئی تھی۔

"ماہی!!!!"

وہ اسے آوازیں دیتا رہ گیا تھا۔ شیری بھی اس سے بہت کچھ کہنا چاہتا تھا ابھی تک اس نے ماہی سے اپنی محبت کا اعتراف بھی نہیں کیا تھا۔ پر وہ یہ سب کیے بغیر ہی اپنی منزل کی جانب بڑھ گیا۔ اپنے خوابوں کی تکمیل کے لیے۔ اسنے مڑ کر ایک بار دیکھا تھا جب ماہی اپنے کمرے کی بالکونی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ اسکی آنکھیں اشکبار تھیں۔ پھر وہ آگے بڑھ گیا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

شیری کے جانے کے بعد سب اداس ہو گئے تھے۔ سب اسکو بہت یاد کر رہے تھے وہ تھا ہی سب کی آنکھوں کا تارا۔ اگر بات ماہی کی کی جائے تو وہ بھی اس سے دوبارہ ملنے کے لیے تڑپ رہی تھی۔ اسکا منکوح تو وہ کچھ دن پہلے بنا تھا پر وہ بچپن سے ایک دوسرے کے بہترین دوست رہے تھے۔ ایک دوسرے کی دل کی بات آسانی سے سمجھ جاتے تھے۔ ایک دوسرے کو تنگ کرنا، شکایتیں لگانا، اور الٹے سیدھے ناموں سے بلانا تو انکی دوستی کا حصہ تھا۔ پر خیال بھی ایک دوسرے کا وہ سب سے بڑھ کر رکھتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

شیری کو گئے ہوئے کچھ ہی ہفتے ہوئے تھے۔ سب بظاہر تو اپنی روٹین میں واپس آ گئے تھے پر اس کو یاد کرتے تھے وہ سب اسکو بھلا بھی کیسے سکتے تھے انکی چھوٹی سی فیملی کا اہم حصہ تھا وہ اس کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے تھے۔ کبھی کبھار اسکا فون آ جاتا تھا اور سب کا حال احوال پوچھ لیا کرتا تھا۔ ماہی کو آج کالج کی طرف سے ایک پروجیٹ ملا ہوا تھا۔ وہ اس پر کام کرنے میں مصروف تھی۔ پہلے تو وہ اپنے سارے ایسے کام شیری کی مدد سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا کرتی تھی پر آج اسے اکیلے ہی سب کرنا تھا اس لیے اسے کافی مشکل ہو رہی تھی۔ وہ تقریباً دو گھنٹے سے مسلسل کام میں لگی ہوئی تھی۔ اسے پانی کی طلب محسوس ہوئی ۔ سائڈ ٹیبل پر رکھا جگ بھی خالی ہو گیا تھا۔ وہ جگ میں پانی ڈالنے کیچن میں جا رہی تھی جب لاؤنج میں رکھے لینڈ لائن پر فون آیا تھا اس نے جگ ٹیبل پر رکھا اور فون اٹھایا۔

ہیلو؟" ماہی نے شروعات کی تھی"

تمہیں کسی نے تمیز نہیں سکھائی پہلے سلام لیتے ہیں۔ پر ماہا شہریار علی خان کسی کی سن لیں تب ناں۔ خیر "
"اسلام علیکم

ماہی کو ایک دم سے بہت سی خوشیوں نے آ گھیرا تھا۔ اس نے پہلی بار اسے ماہا شہریار علی خان کہہ کر بلایا تھا وہ شیری کی آواز تھی اور وہ اسکی آواز سنتے ساتھ ہی شروع ہو گیا تھا۔ اتنے عرصے سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی انکی گھر والوں کے سامنے اگر بات ہوتی تو انہیں مجبوراً تمیز سے بات کرنی پڑتی تھی۔ اب آج اتنے عرصے بعد انہیں سکون سے بات کرنے کا موقع ملا تھا جسکا وہ پورا فائدہ اٹھا رہے تھے۔

"شیری اللہ کے بندے صبر بھی کریں آپ وعلیکم سلام"

ماہی نے جان بوجھ کر آپ کا لفظ استعمال کیا تھا۔

ہائے اللہ جی آپ کہا تم نے مجھے؟ لگتا ہے مشرقی بیوی بننے کا بھوت سوار ہو گیا ہے۔ ہائے میں خوشی سے مر "
"ہی نہ جاؤں

شیری کے الفاظ سے ہی خوشی اور شرارت محسوس ہو رہی تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شیری بکواس بند کرو کچھ سوچ کر بھی بولا کرو پر نہیں جو دل میں آتا ہے بول دیتے ہو تمہیں کسی کے جذبات کا کوئی خیال نہیں"

"اچھا سوری سوری"

وہ ایک دم شرمندہ ہوا تھا کیونکہ اسنے ماہی کی آواز کی لرزش محسوس کر لی تھی۔

نہیں یہاں ہم سارا دن تمہاری سلامتی کی دعائیں کرتے رہتے ہیں اور تم ہو کہ۔ خیر چھوڑو میں بھی کسے "سمجھا رہی ہوں

ماہی کی آواز رندھ گئی تھی۔ وہ پہلے ہی اس سے بات کرنے کے لیے بے چین تھی اور جب بات ہو رہی تھی تو وہ کچھ بھی بولے چلا جا رہا تھا

اچھا ناں ماہی پلیز سوری ناں۔ اب دھیان رکھوں گا" شیری اس کو منا رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ماہی جتنا" جلدی کسی سے ناراض ہوتی تھی اتنی ہی جلدی مان بھی جایا کرتی تھی۔ وہ دل کی بہت صاف تھی۔ وہ جانتا تھا کہ پہلے وہ نماز کی اتنی پابندی نہیں کرتی تھی پر اب گھر والوں سے اکثر سنتا رہتا تھا کہ اب وہ نماز بھی پابندی سے پڑھا کرتی تھی کئی کئی دیر دعائیں مانگا کرتی تھی۔

"پہلے سوری بولو"

ماہی کی آواز آئی تھی۔

"کب سے سوری ہی بول رہا ہوں یار"

"اچھا چلو یہ بتاؤ کہ کب آ رہے ہو؟"

ماہی کی آواز سے ہی معلوم ہو رہا تھا کہ وہ اس سے ملاقات کی کتنی شدید تمنا رکھتی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیوں تمہیں میری یاد آرہی ہے؟"

"کب نہیں آتی یہ پوچھو"

ماہی بے دھیانی میں کیا بول گئی تھی وہ خود بھی بعد میں سمجھی تھی۔

"کیا کہا تم نے؟"

شیری بھی حیران ہوا تھا کہ وہ کیا بول گئی تھی۔

"کچھ نہیں میرا مطلب ہے کہ گھر میں سب تمہیں بہت یاد کرتے ہیں۔"

ماہی نے فوراً بات کو سنبھالنے کی کوشش کی تھی۔

اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتا ماہی نے تائی اماں کو آتے دیکھ کر فون انہیں تھما دیا اور خود بھاگ گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

وہ فون پکڑانے کے بعد فوراً اپنے کمرے میں آئی تھی۔ وہ اپنے الفاظ پر خود حیران تھی۔ وہ شیری کو پہلے سے بہت بڑھ کر یاد کرتی تھی پر آج تک اس نے خود اپنے آپ سے بھی اپنی محبت کا اعتراف نہیں کیا تھا۔ اسے معلوم ہی نہیں تھا کہ اسکا دل کب سے شیری کی محبت میں گرفتار ہو چکا تھا۔ پر وہ ہمیشہ سے ایسے خیالات پر دھیان نہ دیتی تھی۔ اور آج بھی اپنے دل کی بدلتی ہوئی حالت پر اس نے دھیان نہ دیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

"ابو جان شیری بھائی کب آئیں گیں؟"

آج گھر کے سب لوگ محفل سجا کے بیٹھے تھے۔ سب ادھر اُدھر کی باتیں کر رہے تھے جب ارحان نے سکندر صاحب سے سوال کیا تھا۔ ماہی کا دل بھی اس کے سوال پر بے چین ہو گیا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بیٹاپتا نہیں اس نے ابھی تک تو کوئی خبر نہیں دی اپنے آنے کی"

سکندر کی آواز آئی تھی۔

" ہو سکتا ہے بھائی نے اپنے آنے کا سرپرائیز دینا ہو"

ارمان نے اپنے خیال کا اظہار کیا تھا۔

"ہاں بھئی ہو سکتا ہے وہ ہمیشہ سے ہی ایسے سرپرائیز دیتا رہا ہے"

حمدان صاحب نے بھی ہاں میں سر ہلایا تھا۔

" او و شاید بھائی ماہی بھابھی کی سالگرہ پر آجائیں پرسوں"

ارحان نے اپنے دل میں آتے خیال کو الفاظ میں بیان کیا تھا

"ہاں آ ہی نہ جائے وہ بندر"

ماہی نے منہ بسور کر کہا تھا جس پر سب نے اسے گھور کر دیکھا تھا

"ماہی اب اس کا نام تمیز سے لیا کرو شوہر ہے وہ تمہارا"

سعدیہ بیگم نے اسے ڈانٹا

"پر امی جان ابھی وہ صرف منکوح ہے۔اور ویسے بھی میں نے اسکا نام تو لیا ہی نہیں"

ماہی معصومیت سے بولی تھی

ہاں تو شوہر بھی عنقریب وہی بنے گا انشاءاللہ۔اور چاہے وہ اسکا نام ہو یا اس کے متعلق کوئی بات تم تمیز سے"

"مخاتب کیا کرو اسے

اچھاناں" وہ چڑ گئی تھی۔اور باقی سب مسکرا دیے تھے۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم" شیری کی توقع کے عین مطابق فون ارمان نے ہی ریسیو کیا تھا کیونکہ رات کو سب جلدی سو جاتے تھے اور ارمان دیر رات تک پڑھنے کا عادی تھا اس لیے اس وقت وہی جاگ رہا ہوتا تھا

"وعلیکم اسلام۔مجھے معلوم تھا کہ اس وقت فون تم ہی اٹھاؤ گے اس لیے اس ٹائم کیا"

شیری کی آواز ابھری تھی

"جی جی بولیں بھائی جان خیریت؟"

"ہاں ہاں سب خیریت۔اچھا اب دھیان سے پلان سنو"

"جی سنایے"

شیری نے اسے سارا پلان سمجھایا تھا اور اسکی توقع کے عین مطابق وہ اب اپنے لیے کچھ ڈیمانڈ کر رہا تھا

"چلیں بھائی جان ڈن کریں۔پر یہ سب کرنے کا مجھے کیا ملے گا؟"

"وہ میں آ کر دوں گا۔ٹھیک ہے پر دھیان رہے ماہی کو بلکل خبر نہیں ہونی چاہیے۔"

"جو حکم"

ارمان نے اچھے بچوں کی طرح اسکی بات مانی تھی

"چل اب سو جا ساری رات مریم سے بات نہ کرتا رہیں"

"بھائی جان آپ کو کیسے پتا چلا؟"

"بیٹا بڑا بھائی باپ کے برابر ہوتا ہے نظر رکھتا ہوں میں تیری حرکتوں پر"

"اچھا کسی کو بتایئے گا نہ اب پلیز"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہاں تو فکر ہی نہ کر۔اپنی رخصتی کے بعد تیرا کچھ کرتا ہوں۔خیر میں فون رکھتا ہوں اللہ حافظ"

"او بھائی جان تُسی گریٹ ہو اللہ حافظ"

☆☆☆☆☆☆☆

"اسلام علیکم"

شیری نے اندر داخل ہوتے ہوئے سلام کیا تھا

"وعلیکم سلام۔فوجی کیسا ہے تو؟"

ولی اسے دیکھتے ہی خوشی سے بولا تھا

"ٹھیک تو سنا ولی کیا حال چال ہیں؟"

"ہاں اللہ کا شکر۔آج میری یاد کہاں سے آ گئی؟"

"تو نے ساری باتیں یہاں ہی کرنی ہیں؟گھر کے اندر بلانے کا رواج ختم ہو گیا کیا؟"

شیری اس پر غصہ ہوا۔

"او سوری میں بھول گیا آ جا"

ولید نے فوراً اسے اندر بلایا تھا

"ہاں اب بتا میری یاد کیسے آئی؟"

ولی جاننے کے لیے بے چین تھا کیونکہ یہ اسکا وہی دوست تھا جو اسکے منتیں کرنے پر بھی نہیں آیا کرتا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں یار دراصل ابھی سیدھا تمہارے پاس ہی آرہا ہوں۔گھر بھی نہیں گیا میں سب کو سرپرائیز دینا چاہ رہا تھا"
ویسے بھی اس دشمنِ جان کی سالگرہ ہے کل۔اور بہت سی تیاریاں بھی کرنی ہیں۔اسے نہیں معلوم اس دفعہ
"اس کی سالگرہ کتنی یادگار بناؤں گا میں۔بس اس لیے تیرے ساتھ مل کر پلان کرنا ہے

شیری نے اسے تفصیل سے سمجھایا تھا۔

"ہاں تو کیا سوچا ہے تو نے؟"

ماہی کے علاوہ سب کو بتا دوں گا اور اسے سارا دن کوئی وش بھی نہیں کرے گا۔پھر شام کو اسکی سالگرہ کی"
"پارٹی پر سب مل کر وش کریں گیں۔

شیری نے اسے آگاہ کیا تھا۔

توماہی بھی اسی گھر میں رہتی ہے شیری۔اس سے بچ کر سب کو کیسے بتائے گا؟اور تو جائے گا تو اسے بھی تو"
"معلوم ہو جائے گا ناں کہ تو آیا ہے

ولی نے اپنے خیال کا اظہار کیا تھا۔

"اوہو میری جان تیری منگیتر اور میری بھابھی فار اک ب کام آئے گی؟"

شیری نے فوراً حل نکال لیا تھا

"اچھا بچو سب پلان کر کے آیا ہے"

ولی بھی اسی کا دوست تھا اسے سب سے بڑھ کر جانتا تھا اسکی پلاننگ سمجھ گیا تھا۔

"جی۔۔یار میں نے بہت سے خوشگوار پل اس پارٹی کو پلان کرنے میں گزارے ہیں"

"اڑے واہ۔ایک بات تو بتا؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ولی بولا تھا۔

"ہاں پوچھ ؟"

شیری نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"یہ بھابھی سے اتنی شدت والی محبت کب ہوئی میرے بھائی کو؟ تو تو اس محبت کے نام سے بھی دور بھاگتا تھا۔"

ولی نے اپنے دل میں اٹھتا سوال اس سے پوچھ لیا تھا

"یار بس محبت چیز ہی ایسی ہے۔پر اتنی بھی شدت والی نہیں کرتا۔شدت والی کرتا ضرور ہوں پر اس سے نہیں کسی اور سے۔"

شیری نے اطمینان سے جواب دیا تھا

"کسی اور سے ؟؟؟کس سے ؟"

ولی بُری طرح حیران ہوا تھا۔

"اپنے وطن سے یار اور کس سے۔اس سے زیادہ شدت والی محبت میں کسی سے نہیں کرتا"

شیری کے لب و لہجے سے ہی وطن کے لیے جنونیت والی محبت ظاہر ہو رہی تھی۔وہ واقعی اپنے محبوب وطن سے بہت محبت کرتا تھا۔

" تو سوچ لے الٹا شاباش۔تو نے تو ماہی کو بتانے کا بھی سوچ لیا ہو گا"

شیری نے یقین سے کہا تھا اور دوسری طرف ولی بلکل بھی حیران نہیں ہوا تھا ایک شیری ہی تو تھا جو اسے سب سے اچھے سے جانتا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہاہاہا یار تو تو میرے دل کی ہر بات جان لیتا ہے۔ کمال ہے یار"

ہاں۔ بس دیکھ لے۔ چل اب باتیں بند کر کام میں لگ۔ ہمارے پاس بس ایک دن ہے سب تیاری کرنے "

"کا۔ میں ارحان اور ارمان کو بلا لیتا ہوں یہاں ہی۔ اور تو فارا کو فون کر

شیری نے اسے اپنے فوجی سٹائل میں آرڈر دیے تھے۔

ہاں ٹھیک ہے۔ پہلے جا کر فریش ہو جا۔" ولی نے کہا تھا۔ اسے واشروم تک گائڈ کرنے کے ولی کو ضرورت پیش نہ آئی تھی کیونکہ شیری کو ولی کے گھر کا نقشہ اب حفظ ہو چکا تھا۔ وہ اسکا بہترین دوست ہونے ک ساتھ ساتھ ماہی کی بہترین دوست فارا کا کزن اور منگیتر بھی تھا۔ اسکے ماں باپ نہ تھے اس لیے اکیلا ہی رہتا تھا۔ شیری نے اپنی آمد کو مخفی رکھنے کے لیے ایک دن ولی کے گھر رکنے کا سوچا تھا۔ اسے ڈیرھ ماہ کے بعد دو دن کی چھٹی ملی تھی اور ان دو دنوں میں دوسرے دن ماہی کی سالگرہ تھی۔ یہ دو چھٹیاں بھی شیری کی کوششوں کی وجہ سے ملی تھیں۔ اسکی بڑی شدید خواہش تھی کہ وہ ماہی کی سالگرہ میں اسکے ساتھ ہو۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

تنہا رات میں ٹیرس میں کھڑی وہ شیری کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ اسکے بچپن سے لے کر آج تک شیری ہی اسے سب سے پہلے سالگرہ وش کرتا آیا تھا۔ کبھی بارہ بجے اسکے کمرے میں آکر اور کبھی اسے بار بار فون کر کے وہ اسے وش کیا کرتا تھا ایک بار تو اس نے حد ہی کر دی تھی۔ ماہی بڑے مزے سے سوئی تھی جب کسی نے اسے زور زور سے ہلایا تھا۔ اسکی آنکھ کھلی تو سامنے کسی کے ہاتھ میں شیشہ تھا اور شیشے میں نظر آنے والی شکل بہت خوفناک تھی اسے دیکھتے ہی ماہی کی چیخ اور شیری کا قہقہہ نکلا تھا۔ تھوڑی دیر غور کرنے کے بعد اسے احساس ہوا تھا کہ شہریار علی خان صاحب نے اسکے پیارے سے خوبصورت چہرے پر فیس

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پینٹنگ کی تھی پر جب تک اسے احساس ہوا تھا شیری بھاگ چکا تھا۔ پر اس دفعہ اسے اپنی سالگرہ کا یاد بھی نہیں تھا ارمان کی بات سے یاد آیا تھا کہ اسکی سالگرہ کتنی قریب آچکی ہے۔ وہ شیری کو یاد کررہی تھی۔ وہ اسکی زندگی کے ہر لمحے میں اسکے ساتھ تھا۔ اب اسے زندگی کا ہر وہ لمحہ خوبصورت لگنے لگا تھا جس میں شیری اسکے ساتھ تھا یہ محبت ہی تو تھی جس سے وہ فلحال انجان تھی۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

ہاں ولی جلدی بتاؤ مجھے اتنی ایمر جنسی میں کیوں بلایا ہے؟ تمہیں پتا بھی ہے کس کس طرح کے بہانے بنا"

"کر اماں سے یہاں آنے کی اجازت لے کر آئی ہوں

اسکی چلتی زبان سامنے بیٹھے ہوئے شخص کو دیکھ کررکی تھی۔۔

☆☆☆☆☆☆

بولتے بولتے اسکی نظر سامنے بیٹھے وجود پر پڑی تھی۔

"اواسلام علیکم شیری بھائی۔ آپ کب آئے؟"

شیری جو فارا کو نان سٹاپ بولتے دیکھ کر ماہی کی یاد میں کھو گیا تھا ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔

وعلیکم سلام۔ فارا تم تو بلکل ماہی کی طرح بولتی ہو۔ ایک دفعہ شروع ہو جاؤ تو رکنے کا نام ہی نہیں لیتی۔ ابھی"

"بھی اگر تم مجھے نہیں دیکھتی تو تم نے اور آدھا گھنٹہ بولتے رہنا تھا۔

ارے نہیں نہیں شیری بھائی اب ایسی بھی بات نہیں۔ وہ تو یہ ولی نے اتنی ایمر جنسی میں بلایا تو پریشانی میں"

"کچھ زیادہ ہی بول گئی۔ خیر یہ ہے کہاں؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فارا پھر سے اتنی ہی سپیڈ سے بولی تھی۔ تب ہی سامنے سے ارحان اور ولی دیگر لوازمات کے ساتھ چائے ٹرے میں لے آئے تھے۔ جبکہ ارمان ابھی پورچ سے لاونج میں داخل ہوا تھا۔

اوتو تم آہی گئی شکر ہے۔ نہیں تو میک اپ میں ہی میڈم کے دو گھنٹے لگ جانے تھے'' ولی بولا تھا جس پر فارا نے اسے گھوری سے نوازا تھا۔

''اوئے تم دونوں بعد میں ایک دوسرے کو دیکھتے رہنا پہلے سب پلان سنو''

شیری نے انکی حرکت کو دیکھ لیا تھا اور پھر سب کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔

جی شیری بھائی کیا پلان ہے آپکے پاس؟ میں پہلے ہی بتا رہا ہوں اگر مجھے پلان پسند نہ آیا تو میں نے ماہی بھابھی کو جا کر بتا دینا ہے۔ بعد میں مجھے کوئی کچھ نہ کہے۔'' ارحان اپنی تمام تر معصومیت سمیت بولا تھا جس پر شیری نے اسے زور سے کمر میں مکا مارا تھا

''اب بول بتائے گا اسے؟''

نہیں نہیں مزاق کر رہا تھا ہائے کمر توڑ دی فوجی صاحب آپ نے تو'' ارحان نے فوراً جان چھڑائی تھی''

نہیں تو شیری نے آج ہی اسے بتا دینا تھا کہ وہ ڈیڑھ ماہ میں کیا سیکھ کر آیا ہے'' بیٹا ایسے ہی فوجی نہیں بن جاتے ''۔ چل اب دھیان سے سنو سب

شیری نے پھر سے سب کو متوجہ کیا تھا۔

تو پلان یہ ہے کہ کل جیسے تم سب کو ہی پتا ہے کہ ماہی کی سالگرہ ہے۔ اسے کل کوئی بھی وش نہیں کرے گا''

''کوئی بھی نہیں۔ اسے ہم نے یہ احساس دلانا ہے کہ کسی کو یاد ہی نہیں ہے۔ ٹھیک ہے؟؟؟

شیری نے پلان کا پہلا حصہ سب کو بتایا تھا۔ سب ہی غور سے اسے سن رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"پر شیری بھائی گھر والے تو انہیں وش کر دیں گیں ناں۔انہیں تھوڑی پتا ہے کہ ہم کیا پلان کر ہے ہیں"

ارمان کی طرف سے سوال آیا تھا

"تو میرے بھائی تو کس دن کام آئے گا؟؟؟"

شیری کے پاس ہر مسئلے کا حل موجود تھا۔

کیا میں؟میں بھلا کیا کر سکتا ہوں اس میں" ارمان بھی حیران تھا"

تونے جا کر سب بڑوں کو بتادینا ہے کہ میں یہاں ہوں اور دونوں کی چھٹی ملی ہے۔اور یہ کہ ہم سب نے" ماہی کے لیے ایک سرپرائیز پارٹی کا انتظام کیا ہے اور کوئی بھی اسے کچھ نہیں بتائے گا۔کچھ بھی نہیں اور کہنا "کہ شیری نے سخت تاکید کی ہے کہ اسے کل سارا دن پارٹی سے پہلے کوئی بھی وش نہیں کرے گا

شیری نے اسے تفصیل سے سمجھایا تھا کیونکہ ارمان کو کچھ سمجھانا بہت ہی مشکل کام تھا۔

چلیں ٹھیک ہے" ارمان نے کہا تھا"

ہاں تو اگلا سٹیپ یہ ہو گا کہ فارا تمہیں کل ماہی کو لے کر سارا دن گھر سے باہر رہنا ہے۔پہلے تم اسے لے کر" اپنی کسی دوست کے گھر چلی جانا اور بعد میں کسی ہوٹل سے کچھ کھا پی لینا اور سہ پہر پانچ بجے کی پارلر میں میں نے تم دونوں کی بوکنگ کرادی ہے یاد سے وہاں جانا ہے۔۔اور فارا تمہارے ذمے ایک آخری کام تمہیں میں اپنی بہن کی طرح سمجھتا ہوں اور یہ پارٹی بہت اہم ہے میرے لیے۔ تمہیں پارٹی شروع ہونے تک ماہی "کو بے خبر رکھنا ہے۔۔ سمجھ رہی ہو ناں؟؟

شیری نے اسے بہت پیار سے سمجھایا تھا اس کے لہجے میں ہی فارا کے لیے بہنوں والی چاہت واضح ہو رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی شیری بھائی آپ بلکل فکر ہی نہیں کریں" فارا نے اثبات میں سر ہلایا تھا"

"تو ہم کیا کریں گیں؟؟؟؟"

ارحان اور ولی ایک ساتھ بولے تھے

تم دونوں بھی صبر کرو تم لوگوں کے لیے بھی کام ہے" شیری مسکرایا تھا۔جس پر ان دونوں کا منہ بن گیا" تھا۔

تم دونوں میرے ساتھ آج مارکٹ جاؤ گے ماہی کے لیے بہت سارے گفٹ اور ضروری سامان لینا ہے" اور سب مہمانوں کی لسٹ ارحان تم امی اور چچی جان کی مدد سے ماہی سے چھپ کر بنوا کے لاؤ گے۔اور اسکے ساتھ ساتھ ولی تم کل میرے ساتھ مل کر ہمارے گھر کے لان میں ساری ڈیکوریشنز کرواؤ گے۔اور کیک "اور مینیو بھی ڈیسائڈ کرنا ہے اور انکا آرڈر بھی دینا ہے۔

شیری نے ہر ایک کے لیے کام طے کیے ہوئے تھے۔وہ کل کے فنکشن کے لیے بہت ایکسائٹڈ تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ماہی اپنی امی جان سے سر پر تیل کی مالش کرانے جا رہی تھی جب اس نے ارحان کو دیکھا جس کے ہاتھ میں کوئی لسٹ تھی اور تائی اماں اور امی جان کے ساتھ مل کر وہ کچھ ڈیسائڈ کر رہے تھے۔

کیا ہو رہا ہے؟" ماہی نے آ کر پوچھا تھا اسکے ایسا کہتے ہی ارحان نے لسٹ اپنی جیب میں ڈال لی تھی اور تائی" اماں ذرا سنبھل کر بولی تھیں

"کچھ نہیں بیٹا۔تم بتاؤ کوئی کام تھا؟ "

"نہیں نہیں تائی اماں ایسے ہی پوچھ رہی تھی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہی بھی حیران تھی کہ یہ سب مجھ سے چھپا کیا رہے ہیں۔وہ وہاں سے چلی گئی تھی کیونکہ اسکا موڈ خراب ہو چکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"ہیلو ارمان"

ارمان کے فون اٹھاتے ہی شیری کی آواز آئی تھی۔

"جی بھائی"

"تم نے گھر والوں کو سب سمجھا دیا؟"

شیری نے پوچھا تھا۔

"جی بھائی سب بہت خوش ہیں اور آپ سے ملنا چاہ رہے ہیں۔اور یہ سب کام ماہی بھابھی سے چھپ کر کیا ہے۔"

ارمان نے اسے آگاہ کیا تھا۔

"ہاں وہ کل سارا دن فارا ماہی کو باہر رکھے گی تو میں سارا دن گھر ہی ہوں گا مل لوں گا سب سے۔ساری ڈیکوریشنز بھی تو کرانی ہیں"

"جی جی ٹھیک۔اچھا ماہی بھابھی ادھر ہی آ رہی ہیں میں فون رکھتا ہوں"

ابھی ارمان نے فون بند نہیں کیا تھا کہ پیچھے سے ماہی کی آواز آئی تھی۔

"ارمان میرے پیارے بھائی مجھے چاکلیٹ ہی لا دو ارحان تو پتا نہیں کب سے کیا امی جان اور تائی اماں سے ڈسکس کر رہا ہے"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اواچھاماہی بھابھی لادیتاہوں"

ارمان کے پاس اور کوئی آپشن نہیں تھا کیونکہ دوسری طرف شیری بھی انکی ساری گفتگو سن رہا تھاماہی سے تو وہ بچ جاتا پر شیری نے اسے اسکی بیوی کی بات نہ ماننے پر چھوڑنا نہیں تھا اس لیے فوراً مان گیا تھا۔

"اچھاایک بات توبتاؤ"

اس نے سرگوشی کی تھی

"جی بھابھی پوچھیں"

ارمان بھی اسی کے انداز میں بولا تھا۔

"تمہیں پتاہے شیری کب آرہاہے؟ کل میری سالگرہ بھی ہے ناں تمہیں اسکا کوئی فون آیا؟"

ماہی نے دل میں اٹھتا سوال پوچھ ہی لیا تھا۔

"نہیں بھابھی مجھے نہیں پتا"

ارمان نے آرام سے جھوٹ بولا تھا ۔اسکا جواب سن کر ماہی اداس ہو گئی تھی اس نے بس اتنا ہی کہا

"اچھاٹھیک ہے"

اس کے لہجے سے اس کے دل کی اداسی ظاہر ہو رہی تھی جس کو دوسری طرف شیری نے بھی محسوس کیا تھا۔شیری کے لیے یہ احساس بہت ہی خوبصورت تھا کہ ماہی اسکا انتظار کر رہی ہے۔۔اس نے پھر فون بند کر دیا

☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رات ہوگئی تھی بارہ بھی بج چکے تھے۔ماہی کب سے اسی وقت کاانتظار کررہی تھی۔ہمیشہ شیری ہی اسے سب سے پہلے سالگرہ وش کرتاآیا تھا۔اسے بہت انتظار تھا کہ اس دفعہ بھی شیری ہی اسے سب سے پہلے وش کرے گا۔لیکن بارہ سے سوا بارہ ہوئے اور سوا بارہ سے ساڑھے بارہ اور پھر ایک بج گیا تھاانتظار کرتے کرتے پر شیری کا فون تو کیا اسکا کوئی مسیج بھی نہیں آیا تھا۔آج وہ سمجھ گئی تھی کہ ایک فوجی کی بیوی بننا کوئی آسان کام نہیں تھا۔۔

بے بسی میں آکر وہ رودی تھی۔بہت قابو کرنے کی کوشش کی تھی پر دل آج اس کی مان نہیں رہا تھا۔ اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی شیری سے کیا ہوا وعدہ توڑ دیا تھا۔وہ ساری رات روتے ہوئے سوئی تھی۔اس کے علاوہ وہ کچھ کر بھی کیا کرسکتی تھی۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

پتا نہیں رات کے کونسے پہر اسکی آنکھ لگی تھی۔وہ اٹھ کر واش روم گئی تھی۔اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر اسے پھر سے رونا آیا تھا پر اسے خود کو مضبوط بنانا تھا۔وہ برداشت کرگئی تھی۔وہ نہیں روئی تھی۔ ابھی وہ ناشتہ کرنے کے لیے باہر آئی تھی کہ اسنے پورچ میں سے فارا کو آتے دیکھا۔

اڑے فارا تم“ ماہی وہیں سے بولی تھی”

ماہی کیسی ہو؟“فارا بھی اسے دیکھ کر اس کے قریب ہی آگئی تھی۔”

ہاں میں ٹھیک۔“ ماہی خوش تھی کہ فارا آگئی تھی۔اس کے خیال میں فارا اسے سالگرہ وش کرنے آئی” تھی پر یہ صرف اسکا خیال ہی تھا۔

“ چلو ماہی جلدی سے ناشتہ کرو پھر ہمیں ابھی تھوڑی دیر تک مشال کی طرف جانا ہے جلدی کرو”

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فارا نے اسے اطلاع دی تھی۔

ماہی کو بہت دکھ ہوا تھا کہ گھر میں سے ابھی تک کسی نے اسے وش نہیں کیا تھا ار فارا بھی اسکی سالگرہ بھول گئی تھی۔ اس نے یہ سب ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔

خیریت؟؟'' ماہی حیران تھی کہ آج فارا کو مشی کی یاد کہاں سی آگئی تھی۔''

''ہاں بس ملنے کا پلان تھا تمہیں رات کو بتانا یاد نہیں رہا''

اچھا میں ریڈی ہو کر آئی'' ماہی تیار ہونے کے لیے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔ فارا کو بھی اسے ستانے'' میں مزہ نہیں آرہا تھا اسے اپنے بھائی کا دیا ہوا کام کرنا تھا۔ اور اس لیے وہ ماہی سے جھوٹ بولنے پر مجبور تھی۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

فارا ماہی کو لے کر سیدھا مشی کے گھر آئی تھی۔ وہاں پر وہ کافی دیر ٹھہرے تھے۔ انہوں نے کافی عرصے کے بعد ملنے کا پلان بنایا تھا۔ بلکہ اصل بات تو یہ تھی کہ شیری کے سرپرائیز پارٹی کی وجہ سے انکی ملاقات ہو رہی تھی۔ وہ لوگ سکول سے اکٹھی پڑھتی رہیں تھیں۔ پھر ماہی اور فارا نے میڈیکل کاج میں داخلہ لے لیا تھا اور مشی نے آگے دوسری فیلڈ جوائن کرلی تھی اس لیے انکی ملاقات اب ہوتی ضرور تھی پر پہلے سے بہت کم ہوا کرتی تھی۔

''ہاں ماہی بدتمیز تم مجھے اپنے نکاح میں بُلا نہیں سکتی تھی پر دھیان شیری بھائی سے ہٹتا تو نا''

مشی اس سے لڑ رہی تھی اور اسے لڑائی کرنے کا حق بھی حاصل تھا۔

''سوری مشی۔ رخصتی کا سب سے پہلا کارڈ تمہیں ہی جائے گا دیکھ لینا تم ''

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہی نے اسے منانا چاہا تھا پر وہ بھی اسی کی دوست تھی کہاں اتنی جلدی ماننے والی تھی۔

"نہیں پہلے پیزا کھلاؤ چلو شاباش۔میں ڈرائیور کو بول کر گاڑی نکلواتی ہوں"

مشی کی ناراضی پیزے سے ہی دور ہونی تھی یہ تو ماہی اور فارا دونوں کو معلوم تھا۔وہ پیزے کی بہت شوقین تھی۔

"اچھا چلو جناب"

ماہی نے اپنی جان چھڑائی تھی۔کیونکہ اسکا اتنی دیر بیٹھ کر اسے منانے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

شیری ابھی سو کر اٹھا ہی تھا کہ اسے فارا کا مسیج آیا تھا

شیری بھائی میں ماہی کو لیکر مشی کے گھر جا رہی ہوں۔آپکا راستہ صاف ہے۔جایئے تیاریاں شروع کیجیے۔"

فارا کا مسیج پڑھ کر اس کا دل خوش ہو گیا تھا۔اب وہ گھر جا کر سب سے مل سکتا تھا۔اس نے ناشتہ بھی نہیں کیا تھا ولی اسے آوازیں دیتا رہ گیا تھا۔وہ ولی کو جلدی آ جانے کا بول کر گھر آیا تھا۔گھر میں بہت خاموشی سے داخل ہوا تھا۔لاؤنج میں ہی ابو جان اور چچا جان ملک کے حالات کو ڈسکس کر رہے تھے

شیری نے چھپ کر پیچھے سے آ کے انکو فوجی والے سٹائل میں ڈرایا تھا۔اور وہ بڑے بزرگ ڈر بھی گئے تھے۔

"اڑے میرا بچہ"

سکندر کی آواز آئی تھی وہ اٹھ کر اس سے ملے تھے۔پھر حمدان بھی اسی شوق سے ملے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ ٹریننگ لے کر تم زیادہ شیطان نہیں ہو گئے؟ بیچاری میری پیاری بیٹی ماہی کو بھی ستا رہے ہو اسے آج ''

''ابھی تک کسی نے وش نہیں کیا۔ وہ بیچاری بچی اتنی دکھی لگ رہی تھی۔

سکندر نے اسے ڈانٹا تھا

''او ہو ابو جان سرپرائیز پارٹی پر وہ ہی سب سے زیادہ خوش بھی ہو گی دیکھ لیجیے گا''

شیری نے آسانی سے انہیں اطمینان دلایا تھا۔ پھر شیری بی جان کے کمرے میں ان سے مل کر آیا تھا چچی جان سے مل کر اسکا رخ کیچن کی جانب تھا۔

وہ دبے پاؤں کیچن میں داخل ہوا تھا۔

فرزانہ مگن انداز میں کیچن میں کام کر رہی تھیں۔ انہیں شیری کے آنے کا اندازہ ہی نہیں ہوا تھا۔ اس نے پیچھے سے جا کر انکی آنکھوں پر ہاتھ رکھا تھا اور آواز بدل کر بولا

''ہاں فرزانہ تم نے مجھے جوانی میں دھوکہ دیا تھا ناں دیکھو میں تم تک پہنچ ہی گیا۔ اب بتاؤ''

شیری کی بدلی ہوئی آواز پر وہ واقعی اسے پہچان نہیں پائی تھیں۔

کون ہو تم؟'' فرزانہ آگے سے ہی ڈری ہوئیں آواز میں بولی تھیں۔ ''

تم مجھے بھول گئی میری جان؟ یاد کرو جسے تم نے مستقبل کے سہانے خواب دکھائے تھے'' شیری نے '' مشکل سے اپنا قہقہہ روکا ہوا تھا۔

میں ابھی اپنے شوہر کو آواز دیتی ہوں'' فرزانہ بیگم نے اپنی طرف سے دھمکی دی تھی۔ ''

رکو ابھی تمہارا کام تمام کرتا ہوں'' شیری کے ہاتھ ان کی گردن کی طرف بڑھے تھے۔ جس پر فرزانہ بیگم '' کی چیخ اور شیری کا قہقہہ نکلا تھا۔ وہ ایک دم سے پیچھے مڑی تھیں۔ پیچھے انکی جان انکی پہلی اولاد کھڑی تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انہوں نے اسے گلے لگایا۔اسکی پیشانی چومی۔اس خوشی کے موقع پر انکی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔ جسے شیری نے بڑے پیار سے صاف کیا تھا۔وہ دیکھ رہی تھیں کی انکا بیٹا اب پہلے سے بھی خوبصورت ہو گیا تھا۔ انہوں نے دل میں اسکی سلامتی کی ڈھیر ساری دعائیں مانگیں تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

یاد تیری اب بھی آتی ہے

بری عادت ہے کہاں جاتی ہے

ماہی اپنی بہترین دوستوں کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی شیری کو یاد کر رہی تھی۔یہ اسکی وہی دوستیں تھیں جن کے ساتھ ہو کر وہ ساری دنیا کو بھول جایا کرتی تھی۔پر آج اسکا دل کہیں نہیں لگ رہا تھا۔وہ سب کے سامنے بس دکھاوے کے لیے مسکرا رہی تھی۔مشی جو کب سے اپنی کوئی کہانی سنا رہی تھی اس نے ماہی کو ماحول سے غائب پاکر زور سے ہلایا تھا۔

"ماہی کہاں غائب ہو تم یار ؟کب سے نوٹ کر رہی ہوں میں"

مشی پریشانی سے بولی تھی۔اسے ماہی کی پریشانی کی وجہ تو معلوم تھی پر اسے راز رکھنا تھا۔فارا کی طرح شیری نے اسے بھی منع کیا ہوا تھا وہ بھی شیری کو دل سے اپنا بھائی سمجھتی تھی اور اسے اپنے بھائی سے کیا ہوا وعدہ نبھانا تھا۔پر اس سے اپنی چہیتی دوست کا دکھ بھی دیکھا نہیں جا رہا تھا۔جب انسان کا دل اداس ہوتا ہے وہ صرف ظاہری طور پر ہی خوش دکھائی دیتا ہے۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ نہیں یار" ماہی نے بس اتنا ہی بولا تھا اور اپنا سر جھکا لیا تھا۔ دو آنسو خاموشی سے اسکی آنکھوں سے ٹوٹ کر گرے تھے۔ اس نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔ اور مسکرائی تھی۔ اسے نا چاہتے ہوئے بھی شیری یاد آرہا تھا۔ فارا نے اسکی یہ حرکت نوٹ کی تھی۔ پر بولی کچھ نہیں تھی۔۔

وہ بھی اپنے بھائی سے کیا ہوا وعدہ نبھانے پر مجبور تھی۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

"ولی تو اب آرہا ہے؟ تجھے پتا ہے نہ کہ ہمارے پاس وقت کم ہے اور کرنے والے کام زیادہ ہیں"

شیری ولی کو دو گھنٹے بعد آتے دیکھ کر غصے سے بولا تھا۔

وہ سوری یار اصل میں تم نے جو چیزوں کی لسٹ دی تھی انکی خریداری میں ذرا دیر ہو گئی تھی۔" ولی نے" اسے بہانا سنایا تھا کیونکہ اصل بات یہ تھی کہ چیزیں وہ کب سے لے آیا تھا پر وہ کچھ دیر آرام کی غرض سے لیٹا تھا اور اسے نیند نے آگھیرا تھا۔ اب اگر وہ اصل بات شیری کو بتاتا تو شیری نے کام بعد میں کرنے تھے اور اسے جوتے پہلے مارنے تھے۔

اچھا چل اب"

شیری کے جانے کے بعد سب اپنی پرانی روٹین میں واپس آگئے تھے۔ سب اسے دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھتے تھے۔ رہی بات ماہی کی تو وہ اس کے جانے کے بعد اسے زیادہ یاد کرنے لگی تھی۔ اسے کبھی اس بات کا علم ہی نہ ہو سکا تھا کہ شیری اب اس کے دل کے بہت قریب ہو گیا تھا۔ پر دل کہاں کسی کی سنتا ہے۔ وہ اپنے دل کی اداسی کسی پر بھی ظاہر نہیں ہونے دیتی تھی۔ سب کے سامنے پہلے جیسے ہی ہوتی تھی۔ پر رات کی تاریکی میں جب اکیلی اپنے کمرے میں ہوتی تو اسے بہت یاد کیا کرتی تھی۔ اب انکی اکثر فون پر بات بھی ہو جایا کرتی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر دونوں ہی اپنے اپنے دل کی بات کہنے سے گبھراتے تھے۔ماہی کے امتحان شروع ہو گئے تھے اس لیے وہ کچھ مصروف ہو گئی تھی اور اسکی اداسی کچھ کم ہو گئی تھی۔سارا دن اسکا پڑھنے میں گزر جاتا تھا اور رات کو جب وہ فارغ ہوتی تو شیری کی یادیں اسے گھیر لیا کرتی تھیں۔

تیرا ذکر اگر دن میں بھول جاؤں تو

قضاء سمجھ کر راتوں کو جاگ لیتا ہوں

وہ اپنی زندگی سے مطمعین تھی۔وہ خوش تھی کہ شیری جیسا خیال رکھنے والا لڑکا اسکا منکوح تھا۔مصروفیت کی وجہ سے دنوں کے گزرنے کا پتا ہی نہیں چلا تھا ماہی کے امتحان بھی اچھے ہو گئے تھے اور بکرا عید بھی قریب آ گئی تھی۔وہ اب امی جان اور تائی اماں کے ساتھ مل کر کچن میں بھی مدد کرانے لگی تھی۔کیونکہ اسے پتا تھا کہ شیری کو گھریلو لڑکیاں پسند تھیں۔

وہ ابھی سب کو روٹیاں دے کر کچن میں واپس آئی ہی تھی کہ لاؤنج میں سے فون بجنے کی آواز آئی تھی۔سب لوگ ڈائننگ روم میں کھانا کھا رہے تھے اس لیے مجبوراً اسے ہی فون سننا پڑا۔

اسلام علیکم" ماہی نے پہل کی تھی"

وعلیکم سلام۔ذرا ابو جان کو فون دو جلدی سے" شیری نے اس سے کوئی بات ہی نہیں کی تھی بس تایا ابو کو" بلانے کا کہہ دیا تھا اسے بہت برا لگا تھا پر اب وہ اپنے جذبات سب سے چھپانے کا ہنر جان چکی تھی۔اس نے وہیں سے تایا ابو کو آواز لگا دی تھی۔

وہ آ کر بات کرنے لگے۔ماہی وہاں سے جانے ہی لگی تھی جب وہ تایا ابو کی آواز سن کے رکی۔

"کیوں بیٹا کیوں نہیں آ سکتے تم؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دوسری طرف سے شیری نے پتا نہیں کیا کہا تھا جو تایا ابو پھر بولے تھے

"چلو بیٹا تمہاری مرضی۔"

جبکہ ماہی کا دل وہیں ڈوب گیا تھا. کیا وہ عید پر بھی نہیں آرہا تھا۔وہ تو اس امید پر بہادر بنی ہوئی تھی کہ وہ عید پر آئیگا پر اب تو اس نے آنے سے بھی انکار کر دیا تھا۔رات کو کمرے میں آکر اسکا صبر ایک بار پھر ٹوٹ گیا تھا۔کوئی بات نہیں وہ جلدی ہی آئے گا۔وہ خود کو تسلی دے رہی تھی پر دل تھا کہ سنتا ہی نہیں تھا۔اسی اداسی میں چاندرات بھی آگئی تھی۔اس نے عید کے پکوان امی جان اور تائی اماں ساتھ تیار ضرور کروائے تھے مگر بے دلی کے ساتھ۔ وہ شیری کے آجانے کی منتظر تھی پتا نہیں کیوں دل میں ابھی بھی امید باقی تھی کہ وہ آئے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆

چاندرات کو جہاں سارے اپنی اپنی خوشیاں منا رہے تھے وہ اداس کھڑی اپنے کمرے کے ٹیرس میں شیری کے بارے میں سوچ رہی تھی۔وہ جب اسکے ساتھ ہوتا تھا تو اسے فرق نہ پڑتا تھا پر آج جب وہ نہیں تھا تو جیسے سب جگہ اسکی کوئی نہ کوئی نشانی تھی۔گھر میں موجود ہر شے اسے اسکی یاد دلا رہی تھی۔تب ہی اسکے ذہن میں سالوں پرانی غزل یاد آئی۔

حسرت ہے تمہاری دید کریں"

تم آؤ تو ہم بھی عید کریں

کچھ روز تو دل کو چین ملے

کچھ روز تو من کا پھول کھلے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہتے ہیں عید کی آمد ہے

ہم لوگ بھی یہ تائید کریں

"تم آؤ تو ہم بھی عید کریں

اچانک کسی نے پیچھے سے اسکی آنکھوں میں ہلکے سے ہاتھ رکھا تھا۔وہ یہ لمس پہچانتی تھی۔ہاں یہ شیری ہی تھا ۔صرف اور صرف اسکا شیری۔

"مجھے ہی یاد کر رہی تھی ناں"

پیچھے سے کسی کی آواز آئی تھی۔وہ خوشی سے مڑی تھی۔پر اسے مڑ کر مایوسی ہوئی۔پیچھے کوئی بھی نہ تھا۔وہ اکیلی تھی. یہ محض اسکا خیال تھا۔وہ مایوسی سے واپس اپنے کمرے میں آکر بیڈ میں لیٹ گئی تھی۔اسے بہت سارونا آیا تھا یہ اسکی زندگی کی پہلی عید تھی جس میں شیری اسکے ساتھ نہ تھا۔خود کو کنڑول کرتے کرتے وہ کب سوئی اسے پتا ہی نہ لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆

صبح وہ جلدی اٹھ گئی تھی۔وہ اٹھ کر نہائی، نیالباس پہنا تیار ہوئی کیونکہ اسے گھر والوں کے سامنے خود کو خوش ظاہر کرنا تھا۔اس نے عید نماز پڑھی۔پھر باہر آکر سب سے عید ملی سب مرد حضرات تو عید کی نماز ادا کرنے گئے ہوئے تھے جبکہ خواتین سب لاؤنج میں بیٹھیں تھیں۔

"چلیں بی جان میری عیدی نکالیں"

ماہی نے بی جان سے سب سے پہلے عیدی وصول کرنی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رک جاؤ بے صبری لڑکی پہلے باقی بچوں کی بھی آنے دو۔ایک ساتھ دوں گی" بی جان نے اپنا حکم سنایا تھا" اس لیے مجبوراًماہی کو سب کے آنے کا انتظار کرنا پڑا۔

"ماہی بیٹا میں رات کو شیری کے روم کی بیڈ شیٹ بدلنا بھول گئی تھی ذرا تم جا کر تبدیل کر دو ناں" تائی اماں نے سے بڑے پیار سے کہا تھا۔

"لائیں تائی اماں میں کر دیتی ہوں۔بیڈ شیٹ کہاں ہے؟"

وہ اس کے روم میں ہی ہے بیٹا" فرزانہ بیگم بولی تھیں۔"

"اوکے میں دیکھتی ہوں"

ماہی انہیں کہہ کر شیری کے روم کی جانب چل دی جبکہ پیچھے سے وہ تینوں خواتین مسکرادی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

ماہی روم میں داخل ہوئی تو وہاں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔شیری کے جانے کے بعد اس روم میں سب کم ہی جایا کرتے تھے۔اس نے آگے بڑھ کر ساری لائٹس آن کر دی تھیں۔اب اسکے سامنے جو منظر تھا اسے دیکھ کر اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔کیا بن مانگی دعائیں یوں بھی قبول ہوتی ہیں؟کیونکہ اسکے سامنے اسکا ہمسفر گدھے گھوڑے سارا کچھ بیچ کر سو رہا تھا۔اس نے ایک بار پھر ماہی کو سرپرائیز دیا تھا پر اس بار ماہی کو اسکا سرپرائیز پسند نہیں آیا تھا۔وہ ہر بار اسے ستاتا رہتا تھا اب ماہی کی باری تھی۔ماہی واشروم میں گئی اور ایک چھوٹے ٹب میں پانی بڑھ کے لے آئی۔اس نے پہلے شیری کے منہ میں میک اپ کیا۔اسکی آنکھیں لائنر سے بڑھ دیں تھیں۔شیری شاید رات کو کافی دیر سے آیا تھا اس لیے گہری نیند سو رہا تھا اور تب ہی اسے نیند

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں کچھ فیل نہیں ہو رہا تھا۔اب باری تھی پانی گرانے کی۔ماہی نے ٹب اٹھایا اور ایک ہی دفعہ میں سارا پانی شیری کے میک اپ سے بھرے چہرے پر گرا دیا۔وہ ہڑ بڑا کر اٹھا تھا

"کون ہو تم میں تمہیں شوٹ کر دوں گا۔ابھی تم شہریار سکندر علی خان کو جانتے نہیں "

اچھا پہلے شیشہ تو دیکھ لیں شہریار سکندر علی خان" ماہی کا اسکی شکل دیکھ کر قہقہہ چھوٹا تھا۔وہ لگاتار ہنستی چلی جارہی تھی۔اب تک شیری بھی ہوش میں آچکا تھا اس نے آگے بڑھ کر شیشہ دیکھا تو اپنی حالت دیکھ کر حیران رہ گیا اب اسکا رخ ماہی کی طرف تھا۔

وہ ماہی کی طرف بڑھا۔ماہی ایک قدم پیچھے ہوئی تھی۔

"اوئے شوٹ بعد میں کرنا پہلے جا کر اپنا حلیہ درست کرو"

ماہی ہنستی ہوئی کہہ کر بھاگ گئی تھی۔

وہ بھی اب واشروم میں گیا تھا ایک بار اپنا چہرہ شیشے میں دیکھا اور ہنس دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

بی جان سے عیدی لینے کے لیے سب لائن میں کھڑے تھے۔باری باری سب نے سب سے عیدی لی تھی۔

اب شیری کی شامت آئی تھی۔

چلو شیری اب تم بھی ہماری عیدی نکالو" ماہی بولی تھی "

شیری نے آرام سے ارمان اور ارحان کو عیدی پکڑا دی تھی۔ماہی اسے غصے سے گھور رہی تھی۔کیونکہ اس نے ماہی کو عیدی دیے بغیر ہی والٹ واپس جیب میں ڈال دیا تھا۔۔

"شیری میں تمہیں تمیز سے کہہ رہی ہوں میری عیدی بھی نکالو"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"وہ میرے پاس ابھی سکے نہیں ہیں تم بعد میں آجانا"

شیری اطمینان سے بولا تھا۔

کیا؟میں تمہیں مانگنے والی لگتی ہوں؟" ماہی اونچی آواز میں بولی تھی۔"

لگتی نہیں تم ہو۔۔" شیری نے پھر سے اسے چڑایا تھا۔"

"جاؤ مجھے تم سے بات نہیں کرنی"

ماہی ناراض ہو کر اپنے کمرے میں آگئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اسکے کمرے کا دروازہ نوک ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

وہ شیری سے ناراض ہو کر اپنے کمرے میں آگئی تھی۔اس نے جان بوجھ کر سب کو عیدی دے دی تھی پر ماہی سے تو جیسے کوئی خاص دشمنی تھی ناں اسکی۔وہ انہی باتوں میں کھوئی تھی جب اس کے کمرے کا دروازہ نوک ہوا تھا۔اسنے مڑ کر دیکھا تو شیری کھڑا تھا اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے کان پکڑے ہوئے تھے اور اپنے بغل میں ایک پھولوں کا گلدستہ بڑی مشکل سے پھنسایا ہوا تھا۔ماہی کو اس وقت وہ بہت پیارا لگا تھا۔ وہ ایک پل میں ساری ناراضگی بھول گئی تھی۔

"ماہی سوری ناں اب معاف کردو کیا ساری زندگی مجھے یوں ہی کھڑے رکھنے کا ارادہ ہے؟"

"آجاؤ زیادہ ڈرامے نہیں کرو جیسے میرے کہنے سے تم نے واقعی ساری زندگی یہیں کھڑے رہنا ہے ناں"

ماہی ہنس کر بولی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شیری اسکی ہنسی میں ہی کھو گیا تھا اسکی کھلکھلاتی ہوئی ہنسی تو وہاں بھی اسکا پیچھا نہیں چھوڑتی تھی۔ماہی تم کیا جانو میں کبھی بھی تمہاری کسی بھی بات کا انکار نہیں کر سکتا۔وہ بس یہ سچ کر رہ گیا تھا۔اور ساتھ ہی اسکی عیدی اسکے حوالے کر دی تھی.

☆☆☆☆☆☆☆

اب قربانی کا مرحلہ شروع ہوا تھا۔ماہی کو بچپن سے ہی جانوروں سے خصوصاً قربانی کے جانوروں سے بہت ڈر لگتا تھا اور ارمان جان کر اسکے سامنے بکرے کو چکڑ لگواتا تھا۔پر آج ارمان پریشان تھا وہ شیری کے ہوتے ہوئے ماہی کو کیسے ڈرائے گا؟ تھوڑی ہی دیر میں اسے موقع مل گیا تھا۔شیری کسی کام سے باہر جا رہا تھا۔اسکے گیٹ سے باہر نکلتے ہی ارمان نے ماہی کو آوازیں دینی شروع کر دیں۔

"!!!ماہی بھابھی!!!ماہی بھابھی"

ارمان زور زور سے اسے آوازیں دے رہا تھا۔

ہاں ارمان کیا ہو گیا ہے؟ کیوں اتنی اونچی اونچی بُلا رہے ہو؟" ماہی تقریباً بھاگتی ہوئی آئی تھی۔پر اس نے" وہاں آکر غلطی کر لی تھی کیونکہ اسکی نظروں کے سامنے ہی ارمان نے بکرے کی رسی کھول دی تھی اور وہ بکرا سیدھا ماہی کی جانب بڑھ رہا تھا۔بس ابھی بکرے کا پہلا قدم اٹھا ہی تھا کہ ماہی کی چیخیں شروع ہو گئیں تھیں۔۔

ارمان پلیز ایسا نہیں کرو دیکھو میں تمہارے اکلوتے بڑے بھائی کی اکلوتی بیوی ہوں۔پلیز رحم کرو ارمان"
"

ماہی رو دینے کے قریب تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"نہ نہ بھابھی آج آپ کو اپنے شریر دیور سے کون بچائے گا؟"

ارمان بکرے کو اس کے کان سے کھینچ کر لارہا تھا ماہی پیچھے ہوتی جارہی تھی۔

ارمان بھی بعض نہیں آرہا تھا۔ وہ اس بات سے بے خبر ماہی کی طرف بکرا لیے بڑھ رہا تھا کہ اگر شیری کو اسکی ان حرکتوں کا علم ہو گیا تو وہ اسکا کیا حال کریگا۔ ماہی دیوار کے ساتھ لگ چکی تھی۔ اب ماہی اس سے چند ہی قدم کی دوری پر تھی۔ وہ شریر مسکراہٹ لیے اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ماہی کو خوف سے پسینے آنے لگ گئے تھے۔ تب ہی ارمان کو پیچھے سے کسی نے زور سے تھپڑ مارا تھا۔ اسکی چیخ نکلی تھی

☆☆☆☆☆☆☆

شیری کو اسکے ایک دوست کی کال آئی تھی انہوں نے کافی عرصے بعد ملنے کا پلان بنایا تھا۔ انکے گھر ہر دفعہ قربانی قصائی آکر ہی کرتا تھا اس لیے قربانی کی اتنی فکر نہیں ہوتی تھی۔ گھر سے باہر نکل کر وہ تقریباً پانچ منٹ کی ڈرائیو کر چکا تھا جب اسے یاد آیا کہ وہ اپنا فون گھر ہی بھول آیا تھا۔ اسنے فوراً گاڑی ریورس کی تھی۔ ابھی وہ گھر سے چند قدم کے فاصلے پر تھا کہ اسے ماہی کی چیخ سنائی دی تھی۔ اس نے گاڑی وہیں روکی اور بھاگ کر گھر گیا۔ گھر داخل ہوتے ساتھ اسکی نظر سب سے پہلے رسی پر پڑی تھی جو کھلی ہوئی تھی رسی کا ایک سرا بکرے کی گردن کے ساتھ بندھا ہوا تھا اور دوسرا سرا کھلا ہوا تھا۔ اسنے وہاں ارمان کو غائب پایا جسے کچھ دیر پہلے ابو جان بکرے کی ذمہ داری سونپ کر گئے تھے۔ اسے ساری بات سمجھ آگئی تھی۔ اب سامنے ہی اسے دیوار کے ساتھ لگی ہوئی ماہی اور بکرا لیے اسکے قریب جاتا ہوا ارمان دکھائی دیا۔ اسنے دوڑ لگائی اور جا کر ارمان کی کمر پر زور سے تھپڑ مارا تھا۔ مردانہ ہاتھ کے تھپڑ کھانے کے بعد ارمان غصے سے مڑا تھا۔ اپنے سامنے شیری کو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پا کر اسکا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے ہی رہ گیا۔اسے کچھ سمجھ نہیں آیا کہ کیا بولے اب تو اسکی شامت پکی تھی۔ شیری اسے اپنی بیوی کو تنگ کرتے ہوئے رنگ ہاتھوں پکڑ چکا تھا۔

"شیری بھائی وہ میں"

ارمان سے گھبراہٹ سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔ اسے معلوم ہی نہ ہوا کہ کب اسکے ہاتھ سے بکرے کی رسی چھوٹ گئی تھی۔ماہی کی نظر اس رسی پر پڑی تو دوبارہ اسکی چیخیں شروع ہو گئیں تھیں۔وہ ڈر کر شیری کے پیچھے جا کر چھپ گئی تھی۔ ارمان کے ہوش بحال ہوئے تو اس نے جلدی سے رسی پکڑی اور باندھ دی۔

"شیری اس سے پوچھو اس نے بھی تمہارے بھائی ہونے کا ثبوت دیا ہے مجھے کب سے ستا رہا تھا"

ماہی نے اسکی شکایت لگائی تھی

"کیا؟ یہ میں نے تمہیں کب ستایا ہے؟"

وہ بھلا خود پر الزام کیسے برداشت کر سکتا تھا۔

"اب میرا منہ مت کھلوائیں آپ مسٹر شہریار سکندر علی خان"

ماہی بڑے سٹائل سے بولی تھی اور وہ تو اسکے اس سٹائل پر فدا ہی ہو گیا تھا۔ان دونوں کی بحث سے فائدہ اٹھا کر ارمان کب کا اپنی جان چھڑا کر بھاگ چکا تھا۔

تو مجھے کیسے پتا چلے گا ماہی شہریار علی خان؟" شیری نے بھی اسی کا سٹائل کاپی کیا تھا"

جب دل کرے گا بتا دوں گی ابھی میں جا رہی ہوں" وہ بھی کہاں اتنی آسانی سے اسے بتانے والی تھی۔"

"یہ ارمان کہاں گیا؟ شیری تم نے اسے اتنی آسانی سے چھوڑ دیا؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہی کا سارا غصہ اس پر اترا تھا۔

تم فکر نہ کرو اتنی آسانی سے معاف نہیں کروں گا۔ وہ گبھراہٹ میں اپنا وولٹ یہیں گرا گیا ہے اب رات

کو دیکھنا اسکے ساتھ کیا ہوتا

"دیکھ لیں گیں تم کیا کرتے ہو"

ماہی بول کر اندر چلی گئ تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

رات کو سب کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو شیری نے کھڑے ہو کر ایک اہم اعلان کیا تھا۔

"جی تو جیسے کہ سب جانتے ہیں کہ آج عید ہے تو آج میں سب کو اپنے نکاح کی خوشی میں آئسکریم کھلانے جا

رہا ہوں"

سب خوشی سے مسکرا دیے۔ جبکہ ماہی اسکی بات کا اصل مطلب سمجھ چکی تھی۔

"چلیں اب سب کے پاس ریڈی ہونے کے لیے صرف دس منٹ ہیں۔ جلدی کریں۔ ایسا موقع بار بار نہیں

ملے گا"

اس نے خالص فوجی والے انداز میں اپنا حکم سنایا تھا۔ سب ہی اٹھ گئے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ایک گھنٹے بعد سب لوگ ہوٹل میں آئسکریم کھا کر فارغ ہو چکے تھے۔ بس ارمان کی ہی تھوڑی سی رہ گئ

تھی۔ وہ بڑے مزے سے اپنی آئسکریم کھانے میں مگن تھا جب اسنے شیری کے ہاتھ میں اپنا وولٹ دیکھا

اسکی آئسکریم اسکے گلے میں ہی رہ گئ۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میرا والٹ!!!!"

اس نے فوراً اپنی جیب چیک کی اسکی جیب خالی تھی۔

بھائی آئیندہ کبھی بھابھی کو تنگ نہیں کروں گا پلیز ایسا نہیں کریں۔" اس نے رونے والی شکل بنالی تھی یا" پھر شاید اپنا والٹ شیری کو ہاتھ میں دیکھ کر خود بخود بن گئی تھی۔

"نہ بیٹا آپکو سدھرنے کے لیے ایک بار مزہ چھکانا ضروری ہے"

شیری مسکراتا ہوا بولا تھا۔ماہی بھی فاتحانہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"بھائی پلیز نہیں کریں نہ"

وہ منتوں پر اتر آیا تھا جبکہ باقی سب حیران بیٹھے یہ تماشہ دیکھ رہے تھے۔

کیا بات ہے شیری؟ کیوں اسے تنگ کر رہے ہو؟" سعدیہ بیگم بولی تھیں۔"

" کچھ نہیں چچی جان بس اسے سبق سکھا رہا ہوں۔"

"پر بیٹا ہوا کیا ہے؟"

اب کی بار فرزانہ بیگم بولی تھیں۔

شیری کے بولنے سے پہلے ہی ماہی نے آج والا سارا واقعہ سب کے گوش گزار کر دیا تھا۔سب اب ارمان کی حالت دیکھ کر محظوظ ہو رہے تھے۔

بھائی پلیز معاف کر دیں۔" وہ اب شیری کے پاس آکر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔جس سے وہاں پر موجود" باقی لوگ بھی انکی طرف متوجہ ہو رہے تھے۔

"شیری اب بس بھی کرو"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سکندر صاحب نے اسے ڈانٹا تھا پر وہ بھی آخر فوجی تھا کسی سے ڈرتا نہ تھا۔۔

اوکے ابو جان میں ذرا بل پے کر کے آیا" وہ ساتھ ہی اٹھا اور بل پے کرنے چلا گیا۔ اسنے ارمان کے " والٹ سے ہی پیسے نکال کر دیے تھے جس سے ارمان کا سانس لینا مشکل ہو گیا تھا۔ اسے بڑی مشکل سے گھر لے کر آئے تھے۔ گھر آکر شیری نے اسے اسکا والٹ واپس لوٹا دیا۔ ارمان نے اندر دیکھا تو اسکے پیسے ویسے ہی پڑے تھے۔

"تو بھائی اس میں تو سارے پیسے موجود ہیں پھر آپ نے۔۔؟"

ارمان پریشانی سے بولا تھا

بدھو میں نے پہلے ہی اپنے کچھ پیسے تیرے والٹ میں رکھ دیے تھے اور تم سب کو لگا کہ میں نے تیرے " "پیسوں سے بل پے کیا ہے

شیری نے ہنس کر بتایا تھا جس پر وہاں موجود سب گھر والے بھی ہنس دیے تھے۔ جبکہ ارمان اپنے بیوقوف بن جانے پر منہ بنا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

اور ہنستے مسکراتے وقت یوں ہی گزر گیا تھا شیری کی ٹریننگ بھی اب مکمل ہو چکی تھی ماہی بھی اپنی میڈیکل کی پڑھائی پوری کر کے ہاؤس جاب کر رہی تھی۔ شیری کی پوسٹنگ لاہور میں ہوئی تھی جس سے وہ کبھی کبھی گھر میں آکر سب سے مل جایا کرتا تھا۔ ابھی ماہی اپنی ہاؤس جاب سے گھر واپس آئی تھی وہ بہت تھکی ہوئی تھی اس نے اپنے لئے جوس بنایا ابھی وہ جوس بنا کے اسے پینے کی نیت سے کرسی پر بیٹھی تھی کہ اس کے بیگ سے موبائل کی آواز آئی تھی۔ ماہی جوس کو وہیں چھوڑ کر اپنے بیگ سے فون نکال کر سننے لگی فون

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فارا کا تھا فارا سے وہ روزا اپنے دن بھر کی باتیں شیئر کیا کرتی تھی آدھے گھنٹے بعد جب اس کا فون بند ہوا تو واپس کچن میں اپنا جوس پینے گئی کچن میں جاتے اس کے قدم وہیں تھم گئے تھے جب اس نے شیری اور ارمان کو اس کا سارا جوس پیتے ہوئے دیکھا ماہی نے آنے میں دیر کر دی تھی اس کے جوس کا آخری گھونٹ شیری لے چکا تھا

"شرم نہیں آئی تم دونوں کو ایسا کرتے ہوئے "

وہ غصے سے بولی تھی۔

"او ماہی تم نے بنایا تھا بہت ہی مزے کا تھا شکریہ یار"

شیری نے اس کے جوس کی تعریف کی تھی پر ماہی کو یہ تعریف بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔

" یہ جوس میں نے اپنے لئے بنایا تھا تم دونوں کے لئے نہیں"

ماہی نے ان دونوں کو حقیقت بتائی پر ان دونوں کو کہاں اثر ہونے والا تھا۔

کوئی بات نہیں بھابھی اب تو جوس پیا گیا اب آپ اور بنا لیں"ارمان نے سارا مسئلہ ہی حل کر دیا تھا"

" جوس تو اور بنانا ہی ہے ارمان اب یہ تمہارا بھائی اور بنائے گا"

ماہی نے اپنا حکم سنایا تھا۔

"! اوہیلو ماہی ہوش میں تو ہو؟ کسے کہہ رہی ہو جوس بنانے کا"

شیری حیران ہوا تھا دوسروں کو حکم دینے والا کیسے آج کسی کا آرڈر مان سکتا تھا

" پورے ہوش میں ہوں۔ تم ہی مجھے جوس بنا کر دو گے "

ماہی نے اسے دوبارہ بتایا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اومیں ایسا کچھ بھی نہیں کرنے والا" شیری نے اس سے صاف انکار کر دیا"

تو تم نہیں بناؤ گے ؟" ماہی جیسے کنفرم کر رہی تھی"

بالکل بھی نہیں" شیری بولا تھا"

ماہی نے ساتھ پڑی ہوئی چھری اٹھائی اور اسکو دکھائی۔

"اگر تم نے مجھے جوس ابھی پانچ منٹ میں نہ بنا کر دیا تو نتائج کے تم خود ذمہ دار ہو گے "

ماہی نے اسے دھمکی دی تھی

شیری فوراً سیدھا ہو کر کھڑا ہوا ماہی سے کچھ بھی توقع کی جا سکتی تھی

"تمہیں لگتا ہے کہ میں ڈر جاؤں گا ایسے ؟"

شیری نے اس کا مذاق اڑایا تھا

" یہ چھری میں نے پکڑی نہیں ہے اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میں تمہیں مار دوں گی"

شیری اب اس کے چہرے پر نظر آنے والے پختہ عزم سے ڈر گیا تھا

" اوکے اوکے بنا رہا ہوں اس کو تو رکھ دو "

شیری بالآخر مان گیا تھا۔

اگلے پانچ منٹ میں اسکے میز پے جوس تیار تھا۔ شہریار جس نے ابھی تک اپنے بہت سارے دشمنوں کو درد ناک شکست دی تھی وہ آج اپنی بیوی کی دھمکی سے ڈر گیا تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا اگر ماہی نے ایسا کہا تھا تو وہ کر بھی سکتی تھی۔

ماہی نے جوس کا گلاس پکڑ کر ان دونوں کو فاتحانہ نظروں سے دیکھا تھا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆

گھر کے بڑے کمرے میں آج سب بڑوں نے پھر سے محفل جمائی ہوئی تھی آج کل گھر میں سب سے زیادہ اہم موضوع ماہی اور شہریار کی رخصتی تھی۔ لیکن وہ دونوں ہی اس سے بے خبر تھے۔ سب اس وقت کمرے میں بی جان کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے۔

بی جان اب شیری بھی اپنی ٹریننگ مکمل کر چکا ہے اور ماشاءاللہ ماہی بھی اپنی ہاؤس جاب شروع کر چکی ہے" اب دونوں کے رخصتی کا انتظام کرنا چاہیے" سکندر صاحب بولے تھے۔

جی بی جان میرا بھی یہی خیال ہے۔اب بچوں کی رخصتی کر دینی چاہیے" حمدان صاحب کی بھی آواز آئی" تھی

بیٹا مجھے تم دونوں کے اس فیصلے سے کوئی اعتراض نہیں پر بچوں کی رضامندی نہایت اہم ہے ان سے ان کی" رضامندی پوچھ کر ہی ہم کچھ کرتے ہیں۔ اگر وہ رضامند ہوں تو ٹھیک اڑھائی ہفتے بعد ان کی رخصتی رکھ " دیتے ہیں

بی جان کی آواز کمرے میں ابھری تھی۔

جی بی جان جیسا آپ کہیں" سب ایک ساتھ بولے تھے۔"

ٹھہریے میری ایک شرط ہے" فرزانہ بیگم بولی تھی"

ہاں کہو بیٹا" بی جان نے انہیں بولنے کی اجازت دی۔"

"میں چاہتی ہوں کہ میری بہو جہیز میں۔۔۔۔"

ابھی ان کے باقی الفاظ منہ میں تھے کہ سکندر صاحب بول پڑے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"فرزانہ ہوش کرو میں اپنے بھائی سے کیا جہیز لوں گا؟"

"سکندر اس کو بولنے دو پہلے"

میری جان نے انہیں ٹوکا تھا ۔

"ہاں بولو بیٹا"

بی جان نے انہیں دوبارہ بولنے کی اجازت دی۔

میں یہ کہہ رہی تھی کہ میری بہو جہیز میں اپنے ساتھ بہت سارا پیار، لاڈ، شرارتیں اور خلوص لے کے "
" آئے اور سعدیہ تم بھی اسے مت میچور ہونے کی نصیحتیں کیا کرو

ان کی بات مکمل ہونے پر سب کے پریشان چہرے ایک دم سے مطمئن ہو گئے تھے۔ جبکہ سعدیہ بیگم منہ بنا کر بولی تھی

"جی بھابھی"

☆☆☆☆☆☆☆

"شیری کیا تم نے سنا کہ گھر والے کیا بات کر رہے ہیں؟"

وہ جو مگن انداز میں اپنے کام میں مصروف تھا ماہی کی غصے سے بھری آواز سن کر پیچھے کو مڑا

کیا کہہ رہے ہیں یار؟" شیری وہیں بیٹھا بیٹھا پوچھ رہا تھا۔"

یہ کہ آپ ہماری رخصتی کر دی جائے۔ کیا تم نے سنا؟ یہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟" ماہی کی پریشان آواز کمرے" میں آئی تھی

تو اس میں کیا حرج ہے؟ کیا تمہیں اس سے کوئی پرابلم؟" شہریار نے دوٹوک سوال کیا تھا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں پر اتنی جلدی یہ سب کیوں؟"ماہی کی سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی ہوئی تھی"

شیری اٹھ کے اس کے قریب گیا تھا ماہی دو قدم پیچھے ہٹی شیری بھی دو قدم آگے گیا تھا یوں وہ بالکل دیوار کے ساتھ جا لگی تھی

"ہاں اب بتاؤ کیا کہہ رہی تھی تم؟"

"وہ میں۔۔۔۔"

گھبراہٹ میں اس سے کچھ بولا ہی نہ جا رہا تھا

"کیا وہ میں؟"

شیری کو تو جیسے اسے ستانے میں مزا آتا تھا

میں یہ کہہ رہی تھی کہ رخصتی میں تھوڑی تاخیر کر دیتے ہیں"ماہی اپنے مدعے میں آئی تھی"

"اس کی وجہ جان سکتا ہوں میں؟"

شیری نے پوچھا تھا۔

نہیں"ماہی کی آواز آئی تھی"

تو ٹھیک ہے طہ ہوا رخصتی پورے اڑھائی ہفتے بعد ہی ہو گی"وہ اتنا کہہ کر کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ ماہی" وہیں کھڑی بے بسی سے اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

وہ ابھی نہا کر نکلا ہی تھا کہ اس کے موبائل پر کال آئی۔وہ تولیہ سائیڈ پر رکھتے ہوئے موبائل کی طرف بڑھا ۔کال کرنے والا اس کا دوست ولی تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں بھائی اب تو رخصتی بھی کرائی جارہی ہے اور مجھے کوئی خبر ہی نہیں۔یہ تو بھلا ہو محکمہ اطلاعات کا نہیں تو" تو نے بتانا ہی نہیں تھا۔ صحیح کہہ رہا ہوں نا تو تو کچھ بتاتا ہی نہیں ساری باتیں تو تمہارے چھوٹے بھائی سے پتا " چلتی ہیں

شیری نے ابھی فون اٹھایا ہی تھا کہ ولی دوسری طرف شروع ہو چکا تھا وہ ابھی بھی نون سٹاپ بولتا جاتا اگر شیری نے اسے نہ روکا ہوتا۔

اوبھائی سانس بھی لے لے اب۔اور یہ ارمان کے بچے کو تو چھوڑوں گا نہیں ہر کسی کو بتائے جارہا ہے خیر" رخصتی کے بارے میں عرض ہے کہ اڑھائی ہفتے بعد رخصتی ہو گی اور ابھی سے تیاری میں لگ جا کیونکہ تو نے " نہ لڑکیوں کی طرح شاپنگ کرنی ہوتی ہے

شیری بھی برابر کا جواب دینے والا تھا اب وہ کیوں پیچھے ہٹتا۔

ہاں اب تو دوست کو باتیں ہی سنائی جائیں گی رہنے دے بھائی اب تو میں بھابھی کو ہی شکایت لگاتا ہوں" "دوسری طرف ولی بولا تھا۔

"چل ٹھیک ہے اسی کو لگائیں۔ ابھی فی الحال مجھے میٹنگ میں بھی جانا ہے آکر تم سے رابطہ کرتا ہوں۔"

" اوکے خداحافظ فوجی"

"اللہ حافظ"

☆☆☆☆☆☆☆

ماہی کو آج زبردستی شاپنگ کرنے لے جایا گیا تھا۔وہ شروع سے ہی ایسی چیزوں سے بچتی رہی تھی اسے شاپنگ کرنا بالکل بھی پسند نہیں تھا وہ دوسری لڑکیوں سے بالکل مختلف تھی۔نہ کپڑوں کی شوقین نہ کسی اور

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چیز کی فرمائش جو امی اور تائی اماں لا دیتی اسی کو ہی خوشی سے قبول کر لیتی تھی۔ پر آج اس کی ایک بھی سنی نہیں گئی تھی اسے پتا تھا کہ اس نے جا کر بھی بور ہی ہونا ہے اس لیے اس نے فارا کو بھی ساتھ بُلا لیا تھا۔

"ہاں ماہی یہ ڈریس دیکھو تو پر کتنا اچھا لگ رہا ہے نہ"

فارا نے اسکے ساتھ ایک بہت ہی خوبصورت پنک کلر کا لباس لگایا۔ پر وہ ان سب چیزوں سے بے نیاز باہر دیکھ رہی تھی اپنے سوال کا جواب نہ پا کر فارا نے بھی اس کی طرف دیکھا تھا۔ وہ بڑی محویت سے باہر آئسکریم کی دکان کو دیکھ رہی تھی۔ فارا نے اس کی حرکت دیکھ کر اپنے ماتھے پر بے اختیاری میں ہاتھ مارا تھا یہ لڑکی کبھی نہیں سدھر سکتی آئسکریم کی دیوانی فارا بس دل میں سوچ کے رہ گئی تھی

چلو ماہی" فارا نے اسے زور زور سے ہلانے کے ساتھ ہی کہا تھا وہ ایک دم ہوش میں آئی تھی"

" ہاں چلو "

فارا اسے اسی آئسکریم کی دکان پر لے آئی تھی جسے تھوڑی دیر پہلے وہ بہت غور سے دیکھ رہی تھی

"اوئے تم مجھے یہاں کیوں لے کے آئی ہو؟"

ماہی غصے سے بولی تھی۔

تو تم کب سے اس دکان کی طرف دیکھ رہی تھی میں نے تمہارا بھلا سوچا ہے لڑکی اور تم ہو کے الٹا مجھے "

ہی۔۔۔۔۔"

بولتے بولتے اس کی نظر انہیں دو لوگوں پر پڑی جن کو ماہی گھور رہی تھی۔

" اومائی گوڈ یہ ماہی ارمان ہی ہے ناں؟"

فارا جیسے کنفرم کر رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں بے وقوف میں کب سے آئسکریم کو نہیں بلکہ ارمان اور اس کے ساتھ یہ جو کسی خلائی مخلوق کی لڑکی "

" بیٹھی ہے اس کو دیکھ رہی تھی

ماہی نے اسے اصلیت بتائی۔

اب کیا کرنے کا ارادہ ہے؟" فارا نے ماہی سے پوچھا۔ جس کے جواب میں ماہی نے اسے کوئی اشارہ کیا تھا اور "

فارا یہ اشارہ بخوبی سمجھ بھی گئی تھی۔

چلو" ماہی نے کہا"

وہ دونوں انتہائی آرام سے چلتی ہوئی گئیں اور جس ٹیبل پر ارمان مریم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اس کے ساتھ رکھی کرسیوں پر جا کے بے تکلفی سے بیٹھ گئیں۔ ارمان کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا وہ یہاں کسی کی بھی خاص طور پر ماہی کی آمد کا بالکل بھی تصور نہیں کر رہا تھا۔۔ جبکہ ساتھ بیٹھی ہوئی لڑکی بھی حیران ہوئی تھی

"ارمان جلدی سے دو آئس کریم کا آرڈر کرو جلدی کرو بہت دل کر رہا ہے میرا"

ماہی ایسے بولی تھی جیسے وہاں پر ان تینوں کے علاوہ کوئی موجود ہی نہیں تھا۔ وہ سامنے بیٹھی لڑکی کو بالکل فراموش کر گئی تھی۔

ارمان نے فوراً آرڈر کیا تھا کیونکہ اس وقت تو ماہی سے بالکل بھی کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔

"جی ماہی بھابھی اور کچھ؟"

ارمان دانت پیستے ہوئے بولا تھا اس کا بھائی اور اس کی بھابھی دونوں ہی ہمیشہ اس کو ستاتے تھے اور اب جو ماہی کر رہی تھی وہ اس کا بدلہ گھر جا کے لینے کا ارادہ کئے بیٹھا تھا۔ پر شیری کی پچھلی والی حرکت نہیں بھولا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دس منٹ کے بعد ان کی ٹیبل پر دو آئس کریم موجود تھیں۔ فارا تو اپنی کھانا شروع ہو گئی تھی۔ پر ماہی کو ابھی بھی شرارت سوجھ رہی تھی۔

"لڑکی تم کون ہو؟ کیا کوئی مانگنے والی ہو؟ ارمان کیا تم نے اسے کسی سگنل سے اٹھایا ہے؟"

ماہی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے بولی جبکہ اس لڑکی کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا

بھابھی!!!!!"ارمان زور دے کر بولا تھا۔۔۔"

دیکھیں مس مجھے یہ یہاں لے کے آئے ہیں اور آپ اس طرح کی باتیں میرے بارے میں مت کریں"وہ لڑکی تو غصہ ہو گئی تھی۔

" کیا سچ میں؟ ہاں ارمان؟"

ماہی جیسے کنفرم کر رہی تھی۔ وہ اچانک سے اٹھی اور اٹھ کے اس لڑکی کو گلے ملی۔

وہ لڑکی اب حیرت سے کبھی ماہی کو اور کبھی ارمان کو دیکھ رہی تھی

ارمان مجھے تمہاری پسند بہت اچھی لگی انشاءاللہ یہی میری پیاری دیورانی بنے گی بیٹھو پریشان کیوں ہو"اس نے پہلے ارمان کو اور پھر مریم کو مخاطب کیا تھا ارمان حیران کھڑا اس کو دیکھ رہا تھا۔

"بھابھی آپ کو کیسے۔۔۔؟"

ابھی اس کے باقی الفاظ منہ میں تھے جب ماہی بول پڑی

ارمان مجھے تمہاری نیچر کا پتا ہے تم کسی بھی لڑکی کے ساتھ وقت گزاری بالکل نہیں کرو گے اگر آج یہ لڑکی "تمہارے ساتھ یہاں موجود ہے تو اس کا مطلب ہے تم اسے ساری زندگی اپنے ساتھ رکھنا چاہتے ہو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارمان نے تشکر بھری نگاہوں سے ماہی کو دیکھا تھا۔وہ لڑکی بھی اب خوشی سے ماہی کو اور ارمان کو دیکھ رہی تھی۔

"تھینک یو فار دا آئسکریم"

ماہی اتنا کہہ کر فارا کو لیے واپس مارکیٹ چلی گئی تھی

☆☆☆☆☆☆☆

شہریار ابھی اپنے آفس پہنچا ہی تھا کہ اس کے آفس کے لینڈلائن پر فون آنے لگا۔اس نے فون ریسیو کیا ۔فون اس کے دوست کا تھا جو اس کے ساتھ آرمی میں تھا فون پر اس کے دوست نے جو اسے خبر دی وہ سن کر شیری بہت خوش ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

فون اس کے دوست علی کا تھا جو اس کے ساتھ آرمی میں تھا فون پر اس نے مشن میں کامیاب ہونے کی اطلاع دی تھی جسے سن کر شیری بہت خوش ہو گیا تھا۔شہریار نے اس مشن کے لیے بہت محنت کی تھی اور مشن میں کامیابی کی اطلاح سن کر وہ بہت خوش ہو گیا تھا۔وہ اپنی دماغی اور جسمانی صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہوئے اب تک اپنے سارے مشن میں کامیاب ہوا تھا اسی وجہ سے اس کے سارے سینئر اس سے بہت خوش تھے۔یہی بات اس کی شہرت کی وجہ بنی تھی شہریار اپنے دوست علی سے مزید بات کرتا رہتا اگر اس کی نظر اس کے موبائل پر نہ پڑتی اس کا موبائل سائلینٹ پر تھا تبھی اس کو اس کے سینئر کی کال کا پتہ نہ چلا تھا اس کے فون پر اس کے سینئر کی کال آرہی تھی اور ساتھ ہی میسج بھی رسیو ہوا تھا۔

" کال می اٹس ارجنٹ"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شیر ی نے علی کو خدا حافظ کہا اور اپنے سینئر کو کال ملائی۔

"السلام علیکم سر"

شہر یار انتہائی ادب سے بولا تھا۔

وعلیکم السلام جوان۔ مشن میں کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں اور ساتھ ہی ایک نئے مشن میں تمہیں اپنے"

"ساتھ اسسٹ کرنا چاہتا ہوں بولو کیا کہتے ہو؟ بلکہ تم مجھے اسسٹ کر رہے ہو۔۔

اس کے سینئر شیر ی کو کچھ بھی بولنے کا موقع دیے بغیر ہی بول رہے تھے۔

"جی سر۔یس سر۔کیا مشن ہے؟اور آپ نے اس کے لئے ابھی تک کیا پلان کیا ہے؟"

شیر ی بولا تھا۔

دراصل ابھی بھی اطلاع ملی ہے کہ ایک گروپ گینگ کی صورت میں کل ایک سکول پر حملہ کرنا چاہتا ہے"

۔وہ اس اسکول پر جہاں پر غریب طلبہ پڑھتے ہیں وہاں پر دہشتگردی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ہمیں ہر

" صورت میں ان کے ارادے کو ناکام بنانا ہے

سینئر نے اسے آگاہ کیا تھا

" یس سر لیکن اگر مجھے اس کے بارے میں مزید تھوڑی سی معلومات فراہم کر دی جائیں تو بہت بہتر ہو گا"

شیر ی مزید معلومات جاننے کی خواہش رکھتا تھا کیونکہ اس سے وہ بہتر طور پر کل کے لئے تیار ہو سکتا تھا سینئر نے اسے اس کے کہنے پر مزید معلومات دے دیں تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

او کے سر میں ابھی اپنا ہوم ورک تیار کرتا ہوں۔انشاءاللہ کل ان کے سارے ارادوں کو ناکام بنا دیں گے "
اور جو بھی افراد اس گروپ میں شامل ہیں ان کا نام ونشان تک مٹ جائے گا" اس کے لہجے میں اس کا پختہ ارادہ ظاہر ہو رہا تھا

" مجھے تم سے یہی امید تھی شاباش جوان"

انہوں نے مزید تھوڑی سی باتیں کر کے فون بند کر دیا تھا۔جبکہ شہریار کل کی تیاری میں مصروف ہو گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

صبح کے سات بجے تھے ماہی اپنے کالج کے لئے تیار ہو رہی تھی وہ تیار ہو کر نیچے ڈائنگ میں پہنچی تو خلاف معمول شہریار کو دیکھ کر حیرت کا شکار ہوئی تھی۔

" یہ بندر آج اس ٹائم یہاں کیا کر رہا ہے"

وہ صرف یہ سوچ ہی سکتی تھی کیونکہ وہ سب کے سامنے یہ کہنے کی جسارت نہیں کر سکتی تھی اگر وہ کہہ دیتی تو گھر کے سارے افراد سے اس کی شامت پکی تھی۔

السلام علیکم "اس نے آتے ساتھ سب کو سلام کیا تھا سب نے مسکرا کر اس کے سلام کا جواب دیا تھا جب "کہ شیری اسے عجیب نگاہوں سے گھور رہا تھا۔اس نے شیری کو اگنور کیا اور اماں سے ناشتہ لانے کو کہا۔

" امی جان ناشتہ دے دیں۔ مجھے دیر ہو رہی ہے"

پانچ منٹ بعد اس کے سامنے میز پر اس کا ناشتہ رکھ دیا گیا تھا وہ ناشتہ کھانے میں مگن تھی جب اس کی نظر شیری پر پڑی وہ ابھی بھی اس کو اسی انداز سے گھور رہا تھا۔ماہی نے پہلے تو اسے زیادہ اہمیت نہیں دی اور بعد میں شیری کو مسلسل اسے گھورتا ہوا دیکھ کر وہ بھی چڑ گئی تھی اس نے اسے میز کے نیچے سے زور سے ٹانگ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماری۔شیری پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا وہ پھر بھی اسے ویسے ہی گھور رہا تھا۔ماہی نے اسے اشارے سے پوچھا تھا

"کیا ہوا ہے؟کیوں ایسے دیکھے جا رہے ہو؟"

شیری نے اسکے اشارے کا بھی کوئی جواب نہیں دیا تھا۔اب وہ اسے کیا بتاتا کہ آج وہ کچھ زیادہ ہی پیاری لگ رہی تھی یا شاید شیری کی نظروں کو بھا گئی تھی اس لیے اس کو ایسا محسوس ہو رہا تھا۔

ماہی نے غصے میں آ کر اسے ایک اور ٹانگ ماری تھی مگر بد قسمتی سے یہ ٹانگ ارحان کو لگ گئی تھی۔

"!!!! او!!! مر گیا"

"کیا بات ہے ماہی بھابی؟میں نے آپ کو کیا کہا ہے؟"

ارحان رونی صورت بنائے کہہ رہا تھا کیونکہ اس بار ماہی نے ٹانگ زیادہ زور سے ماری تھی پر وہ شیری کی بجائے ارحان کو لگ گئی تھی۔ماہی کا نوالہ اس کے گلے میں ہی پھنس گیا تھا۔

"سوری ارحان وہ میں ویسے ہی پاؤں ہلا رہی تھی تو غلطی سے تمہیں لگ گیا"

اٹس اوکے"وہ منہ بنائے کہہ رہا تھا"

جبکہ شہریار مسکرا دیا پر ماہی نے اس کی مسکراہٹ نہیں دیکھی تھی۔

" ابو جان مجھے کالج چھوڑ آئیں مجھے دیر ہو رہی ہے"

ماہی اپنے ابو جان سے مخاطب تھی۔

"بیٹا میں اور بھائی جان تو ابھی جلدی آفس کے لئے نکل رہے ہیں شیری تمہیں چھوڑ آئے گا"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہی کا نوالہ لیے اسکا ہاتھ منہ میں جاتا رکا تھا اس نے شیری کی طرف نگاہیں گھما کے دیکھا تھا وہ بھی اب اسے ہی گھور رہا تھا۔

پندرہ منٹ بعد وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے شیری ڈرائیو کر رہا تھا اور ماہی اسے مسلسل تیز چلانے کو کہہ رہی تھی۔

ماہی چپ کرو مجھے تم سے بھی زیادہ جلدی ہے "شہریار تنگ آ کر بولا تھا۔"

اوکے "ماہی ناراض ہو کر بیٹھ گئی تھی کیونکہ اسے کسی کا بھی اس پر زور سے بولنا پسند نہیں تھا شہریار نے " اسے بعد میں منانے کا سوچ کر کالج ڈراپ کیا اور اپنی منزل کی طرف چل پڑا۔

☆☆☆☆☆☆☆

اس وقت ارد گرد کا علاقہ بالکل سنسان تھا بس کچھ فاصلے پر ایک سکول سے پی ٹی کی آوازیں آ رہی تھیں کیونکہ گھڑی 8 بجا رہی تھی اور یہ وقت تمام اسکولوں کی اسمبلی کا ہوتا ہے۔اسی وقت کچھ لوگ دبے قدموں سے اس سکول کی جانب بڑھ رہے تھے وہ اپنے قدم انتہائی خاموشی سے اٹھا رہے تھے گویا وہ کسی کو بھی اپنی آمد سے آگاہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔وہ سکول کے انتہائی قریب پہنچ چکے تھے۔سکول سے آتی پی ٹی کی آوازیں بہت تیز ہو گئیں تھیں اس وقت سکول میں اسمبلی ہو رہی تھی۔تب ہی ان میں سے ایک شخص انتہائی خاموشی سے اسکول کی پچھلی دیوار سے سکول کے اندر پھلانگ گیا تھا۔ایک کے بعد ایک کر کے ان کے سارے ساتھی اسی طرح سکول کے اندر پہنچ گئے تھے پھر ان کے بوس نے انہیں اپنی پوزیشن لینے کا کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس گروپ کے باس نے ان میں سے دو کو اشارہ کیا۔وہ دونوں سکول کے ہال کے باہر سے یوں گزرے کہ اندر موجود ہال میں کسی ایک بھی شخص کو انکی آمد کا پتا نہ چلا تھا۔وہ دونوں ہال کے پیچھے سے سکول کے مین گیٹ پر پہنچے جہاں چار ہٹے کٹے چوکیدار اپنی ڈیوٹی پر تھے۔انہوں نے نہایت خاموشی سے ان چاروں کو موت کی نیند سُلا دیا تھا۔انہوں نے اپنا کام کرنے کے بعد اپنے باس کو ڈن کا سگنل دیا تھا۔وہ دونوں اب واپس اپنے گروپ کے پاس پہنچ چکے تھے۔اپنے باس کا اشارہ پانے کے بعد انہوں نے ہال کی جانب چلنا شروع کر دیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

بڑے سے کمرے میں سب حضرات کچھ دیر بعد کیے جانے والے آپریشن کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔

ایسے میں اچانک دروازہ کھلا اور ایک شخص اندر داخل ہوا تھا۔اس شخص کو دیکھ کر باقی سارے جوان بھی احترام میں کھڑے ہو گئے تھے۔اب کمرے میں بلکل خاموشی چھا گئی تھی۔

سلام سر" سب ایک آواز ہو کر بولے تھے۔"

وعلیکم سلام"۔انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں جواب دیا تھا۔"

"آپ سب تیار ہیں؟"

وہ بلند آواز میں پوچھ رہے تھے۔

"یس سر۔"

پورے کمرے میں یس سر کی آواز گونجی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر آج انشاءاللہ اس گروپ کے تمام بندوں کا نام ونشان مٹ جائیگا۔ یہ بزدل لوگ ہم سے مقابلہ کرنے کی بجائے ہمارے ملک کے ننھے منے بچوں پر اپنا ظلم کرتے ہیں۔ آج انہیں سبق سکھادینا چاہیے۔"

خاموش کمرے میں شہریار سکندر کی جوش وجذبے سے بھری ہوئی آواز گونجی تھی۔ سب ہی نے مڑ کر اس نوجوان کو دیکھا تھا۔ جو یہاں موجود تمام افراد میں سے جونئیر تھا۔

"شاباش مجھے تمہارا جوش پسند آیا۔"

اس شخص نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔

یہ شخص تھے کرنل جہانگیر شاہ۔ جو اپنے بڑے بڑے کارناموں کی وجہ سے بہت مشہور تھے۔ اپنے کارناموں کے علاوہ وہ اپنی بے حد سخت مزاجی کی وجہ سے بھی مشہور تھے۔ شیری کا انہیں مخاتب کرنا سب کے لیے ہی حیرت کا باعث تھا۔ اس لیے سب اسے متعرف نگاہوں سے تک رہے تھے۔ اسکی ہمت کی داد دے رہے تھے۔ شیری شروع سے ہی ایسا تھا اپنی دل کی بات کہنے سے نہ ڈرتا تھا۔ (پر نا جانے ماہی سے اب تک اظہار محبت کیوں نہیں کر پایا تھا۔)

شیری نے ایک دفعہ سب کو سنجیدہ نگاہوں سے دیکھا تھا۔ اور واپس اپنی نشست پر بیٹھ گیا تھا۔ کرنل صاحب نے بولنا شروع کیا اور سب کی توجہ اپنی طرف کی۔

"آج آپ سبھی ایک نہایت اہم مشن کے لیے منتخب کیے گئے ہیں۔ جس سکول میں آج وہ دہشتگرد گروپ حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس میں تمام غریب طلباء پڑھ رہے ہیں۔ زیادہ تر طلباء وہ ہیں جو اپنے ماں باپ کا اکلوتا سہارا ہیں اور سکول کے بعد اپنی اور اپنے گھر والوں کی روزی روٹی کا بھی بندوبست کرنا انکی ذمہ داری ہوتی ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج آپ کو ملک کے مستقبل کو بچانے کے لیے اگر اپنا حال قربان کرنا پڑے تو آپ کر گزریں گیں۔؟ ہمیں "اپنے بزرگوں کے اس عظیم ورثے کو بچانا ہے۔ کیا آپ سب اس کے لیے جی جان سے لڑ جائیں گیں؟

یس سر" پھر سے سب ایک آواز ہو کر بولے تھے۔"

"آر یو آل ریڈی؟"

کرنل کی آواز کمرے سے باہر تک گونجی تھی۔

"یس سر"

مورالز؟" اس وقت سب یونیفارم پہنے تیار کھڑے تھے۔ سب کے چہروں خصوصا گالوں اور ماتھوں پر" کالی سیاہیوں کے نشان تھے۔ تب ہی کرنل نے اونچی آواز میں نعرہ لگایا تھا۔

ہائی سر" سب یک زبان ہوئے"

"اپ ٹو ڈی؟"

سکائی سر" پھر سے کمرے میں ان سب جوانوں کی جوش سے بھری ہوئی آواز گونجی تھی۔"

سب نے اپنے اپنے جوش کا مظاہرہ کیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی کرنل جہانگیر شاہ نے انکے اس مشن کے لیے انہیں تھمز اپ کر کے بیسٹ آف لک کہا اور پاکستان آرمی کا یہ وفد اپنے منزل کی طرف بڑھ گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

انہوں نے اپنی جیپ سکول سے کچھ قدم کے فاصلے پر ہی روک دی تھی۔

اب ایک ایک کر کے وہ سب اپنے مخصوص فوجی انداز میں سکول کے قریب پہنچ چکے تھے۔ ان میں سے دو مین گیٹ پر پہنچے تھے پر وہاں پر اندر کی جانب سے دروازہ بند پایا اور انہیں احساس ہو گیا تھا کہ وہ لوگ اندر ہی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موجود ہیں۔ کسی بھی وقت فائرنگ اور بم دھماکوں کی آوازیں آنے والی تھیں۔ اب انکا ایک ایک منٹ قیمتی تھا۔ سینئیر نے ان میں سے کچھ کو سکول کے باہر پوزیشنز لینے کو کہا تا کہ اگر ان میں سے کچھ دہشتگرد انکے ہاتھوں بچ نکلیں تو وہ باہر موجود فوجیوں کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچ جائیں۔

ایک ایک کر کے وہ لوگ کسی کو بھی اپنی موجودگی کا احساس دلائے بغیر سکول کے اندر کود گئے تھے۔

جب سب اندر پہنچ گئے تو انکے سینئیر نے انہیں اپنی اپنی پوزیشنز لینے کو کہا۔ وہ سب اب مارنے یا مارے جانے کے لیے تیار کھڑے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

دہشتگردوں کا گروپ خرگوش کی سی چال چلتا ہوا سکول کے ہال میں داخل ہو چکا تھا۔ انہوں نے وہاں اندر داخل ہوتے ساتھ ہی سکول کے پرنسپل اور کچھ اساتذہ کی کنپٹی پر گولی رکھ کر خوف وہراس پیدا کر دیا تھا۔

سب بچے سہمے ہوئے کھڑے تھے۔ اپنے دلوں میں اللہ سے اپنی جانوں کی دعائیں مانگتے ہوئے وہ سب اللہ سے مدد کی دعا مانگ رہے تھے۔

ہال میں وقفے وقفے سے بچوں کے رونے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ تب ہی اچانک ہال میں ایک زوردار آواز گونجی تھی۔

"چپ۔۔۔ اب مجھے یہاں کسی کے بولنے کی آواز نہ آئے۔۔ جو بھی اب اپنا منہ کھولے گا وہ خود اپنے ہاتھوں اپنی جان گنوائے گا"

اس گروپ کا باس بولا تھا۔

ساتھ ہی اس نے کسی کو فون ملایا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں کیا کہتا ہے جنرل؟آزاد کر رہا ہے یا نہیں بھائی کو؟ یا ان میں سے کچھ کی لاشوں کی تصویر بھیجوں"

"اسے؟

وہ ایک ہاتھ سے سگریٹ پیتا ہوا بولا تھا۔دوسری جانب سے کچھ کہا گیا تھا جس کے جواب میں وہ بولا تھا

اس کی یہ ہمت۔وہ خود اپنی حرکتوں کی وجہ سے ان بچوں کی جان کے ذمہ دار ہوں گیں۔اس(گالی) کو"

بول کہ اپُن کے بھائی کو جیل کی سلاخوں سے آزاد کر دے ورنہ وہ نتائج کا خود ذمہ دار ہوگا" ساتھ ہی فون

بند کر دیا تھا۔

"اےِ بلوُ اس چڑیا کو تو ادھر لا"

ساتھ ہی اس نے اپنے ایک بندے کو ایک چھوٹی سی بچی کی طرف اشارہ کر کے اسکے پاس لانے کو کہا تھا۔وہ

بچی بیشک بہت خوبصورت تھی۔ڈر اور خوف کی وجہ سے وہ اپنی ٹیچر کے بلکل ساتھ جڑ گئی تھی۔ٹیچر نے بھی

اسکی ڈھال بننے کی کوشش کی تھی مگر وہ کب تک ان بد تہذیب اور انسانیت کے دشمنوں سے اس ننھی

جان کو بچا سکتی تھی۔

آجالڑکی تمہارے جنرل ہمیں بہت ہلکا لے رہے ہیں۔ایسا ہے تو ایسا ہی سہی۔اس کو دکھاتے ہیں ہمیں ہلکا"

لینے کا انجام۔بہت پیار کرتے ہو ناں تم لوگ اپنے پاکستان اور پاکستان کی افواج سے اب تم سب کا پیار ایک

پل میں ختم ہو جائیگا۔جب تمہارے جنرل کی وجہ سے تم سب کی جان جائے گی۔تمہاری آرمی کی وجہ سے

میرا باپ مارا گیا۔میرا بھائی جیل میں بند ہے۔بس ڈرگز ہی تو سمگل کرتے تھے۔انکو کیا تکلیف تھی؟ دو چار

کروڑ لے کر چھوڑ دیتے ان کو۔پر نہیں اپنے ملک سے وفاداری کرنے کا بھوت جو سوار رہتا ہے۔اب بھگتو

"اس کا انجام

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسکا آخری لفظ اس کے منہ میں تھا جب ہال کی کھڑکھیاں زوردار آواز سے ٹوٹی تھیں

☆☆☆☆☆☆☆

کھڑکیاں ٹوٹنے کی زوردار آواز کے ساتھ ہی ہر جانب سے کمانڈوز سکول کے ہال کے اندر داخل ہوئے ساتھ ہی ہر طرف سے دھڑ دھڑ کی آوازیں آنے لگیں۔ سکول کے تمام بچے خوف اور دہشت سے سہمے کھڑے تھے وہ یہ خوفناک منظر اپنے دھندلائی ہوئی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ تب ہی سب بچوں کو کرسیوں کے نیچے چھپ جانے کا کہا گیا بچوں نے فوراً تائید کی تھی تقریباً بیس منٹ ایسے ہی گولیاں چلتے رہنے کی آوازیں آنے لگیں۔ بیس منٹ بعد اسکول کے حال میں بالکل خاموشی چھا گئی تھی ہر طرف بالکل سناٹا تھا ۔ کسی کی بھی آواز نہیں آرہی تھی بس ایک نعرہ گونجا تھا اللہ اکبر پاکستان زندہ باد۔ اب ہر طرف دہشتگردوں کی لاشیں دکھائی دے رہی تھیں. شہریار سکندر اپنی اور اپنے ساتھیوں کی فتح پر اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو گیا تھا۔ اچانک اسے اپنے پاس قدموں کی آہٹ سنائی دی تھی اس نے فوراً سر اٹھا کر دیکھا تو ان دہشت گردوں کے گروپ کا باس لڑکھڑاتے ہوئے باہر نکلنے کی کوشش میں تھا شہریار فوراً اٹھا اور اپنی گن سے اس کے سر پہ ٹارگٹ کر کے فائر کر دیا۔ یوں وہ تمام دہشت گرد اپنے انجام کو پہنچ چکے تھے۔ اب سبھی ساتھی ایک دوسرے سے خوشی سے گلے مل رہے تھے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکے تھے۔ تبھی ایک ننھی بچی شیری کے پاس آئی تھی۔ یہ وہی بچی تھی جسے دہشت گردوں کا بوس اپنے ظلم کا نشانہ بنانا چاہتا تھا۔ وہ بچی شہریار کے پاس آئی اور اسے جھکنے کا اشارہ کیا۔ شہریار مسکرا کر نیچے ہوا تھا وہ بچی شہریار کے کان کے پاس آکر بہت دھیرے سے بولی تھی

"کیا آپ فرشتے ہیں؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"نہیں نہیں بیٹا ایسا کیوں کہہ رہی ہیں؟"

وہ میں نے بُرے انکل کے آنے کے بعد اللہ تعالی سے دعا کی تھی کہ وہ میں ہماری مدد کے لیے اپنے "

" فرشتوں کو بھیج دیں۔انہوں نے آپ لوگوں کو بھیج دیا

وہ بچی اپنی تمام تر معصومیت لیے بولی تھی

گڑیا ہم لوگ فرشتے نہیں ہیں ہمیں اللہ تعالی نے آپ کا اور خصوصاً ہمارے پیارے ملک پاکستان کا محافظ "

" بنایا ہے

شہریار نے اسے پیار سے سمجھایا تھا

"ڈو یو مین پاکستان آرمی؟"

وہ بچی اب اپنی آنکھوں میں خوشی کی چمک لیے سے پوچھ رہی تھی۔

"! یس پاکستان آرمی"

شیری نے اس بچی کو اپنی گود میں اٹھا لیا اور اپنے باقی ساتھیوں کی طرف چل دیا۔

انہوں نے بعد میں سب بچوں کو ان کے گھر واپس بھیج دیا تھا اور پرنسپل اور اساتذہ کو سکول کی سکیورٹی کا انتظام مزید سخت کرنے کی تاکید کی تھی۔اس کے بعد سب واپس اپنی جیپ میں بیٹھ چکے تھے آخر انہوں نے جا کر اپنے سینئر سر کو اس کی رپورٹ بھی تو دینی تھی اور کامیابی کی اطلاع دینی تھی۔

جیپ میں ترانہ لگا ہوا تھا۔ترانے کی آواز کم آ رہی تھی اور سپاہیوں کے جوش و خروش سے گائے ہوئے ملی نغمے کی آواز زیادہ تھی

نہ جنکو خوف آتا ہو وہ دل مشکل سے ملتے ہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جہاں گرتا ہے خون انکا وہاں پر پھول کھلتے ہیں
نہ جن کو عشق ہو مٹی سے ہو تو غیر ہوتے ہیں
ہو دشمن جو بھی دھرتی کا وہ تو بیر ہوتے ہیں
ہے ماؤں کی دعاؤں کا اثر جو آرزو میں ہے۔۔۔۔
رگوں میں ہے۔۔ جنوں میں ہے۔۔۔
وطن کا عشق خون میں ہے۔۔۔
جو بیٹے ہیں وطن تیرے۔۔
وطن انکے لہو میں ہے۔۔۔!
چلے تو راستے ان کے یوں پیچھے پیچھے چلتے ہیں
دعا بن کے جو سایہ ہو یہ ان کے نیچے چلتے ہیں
محبت ہے وطن سے یوں انہیں کچھ فکر نہیں جان کی
یہی تو غازی ہوتے ہیں مریں تو گود میں ماں کی۔۔
ماوں کی دعاؤں کا اثر جو آرزو میں ہے۔۔۔۔
رگوں میں ہے۔۔۔ جنوں میں ہے۔۔۔۔
وطن کا عشق خوں میں ہے۔۔۔۔
جو بیٹے ہیں وطن تیرے۔۔۔
وطن ان کے لہو میں ہے۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ان کی آوازوں سے ہی ان کا وطن کے لئے عاشق ظاہر ہو رہا تھا ان کی آواز سن کر ارد گرد کے لوگ بھی ان سے متاثر ہو رہے تھے اور انہیں سلیوٹ کرتے جا رہے تھے پاکستان آرمی کی یونیفارم پہنے ہوئے یہ سب نوجوان اپنی جانیں وطن کے لئے قربان کر چکے تھے۔اور یہ بات آج ان کی دیدہ دلیری سے ہی ظاہر ہو رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

کرنل جہانگیر شاہ اپنے مجاہدوں کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے ان سے انتظار نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کب اپنے ملک کے بہادر بیٹوں کو سلیوٹ کر سکیں۔ عموماً چھوٹے بڑوں کو سلیوٹ کیا کرتے ہیں لیکن آج جس بہادری سے انہوں نے دہشت گردوں کے گروپ کو ان کے انجام تک پہنچایا تھا کرنل جہانگیر شاہ ان سب سے بہت متاثر ہوئے تھے خصوصاً شہریار سکندر علی خان سے کیونکہ شہریار خان نے اس گروپ کے بوس کو جس بہادری سے اس کے انجام تک پہنچایا تھا وہ سب کے لیے ہی بہت متاثر کن تھا۔

میٹنگ روم کا دروازہ کھلا تھا اور سب مجاہد سلام کرتے ہوئے نہایت ادب سے آکر اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے کرنل نے سب کو مبارک باد دی اور پھر شیری کو مخاطب کیا۔

شہریار سکندر میری اطلاعات کے مطابق دہشت گردوں کے سربراہ کو اسکے انجام تک آپ نے پہنچایا" " ہے۔کیا یہ سچ ہے؟

" جی۔اسکی موت میرے ہی ہاتھوں لکھی تھی۔"

" شاباش جوان۔ تم نے مجھی اپنی دیدہ دلیری اور بہادری سے بہت متاثر کیا ہے۔"

کرنل جہانگیر نے اسکی کمر کو تھپکا تھا۔وہ آج اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شکریہ سر" شہریار نے ادب سے سر کو خم دیا تھا۔"

☆☆☆☆☆☆☆

وہ گھر آیا تو اس نے سب گھر والوں کو مشن میں کامیابی کی اطلاح دی تھی۔ جسے سن کر سب ہی بہت خوش ہوئے تھے۔ اس نے گھر میں داخل ہوتے ساتھ ایک نظر سب کو دیکھا جو اس کے لئے منتظر تھے۔اور اس سے مشن میں کامیابی کی اطلاع سننے کو بے چین تھے اس نے جاکر تسبیح کرتی ہوئی بی جان کی گود میں سر رکھا اور تھکن کے باعث دھیرے لہجے میں بولا

اللہ کے فضل و کرم سے میں آج اپنے مشن میں سرخرو ہوا ہوں۔میرے لئے آپ سب ہمیشہ دعا گو "رہیے۔۔"

.اللہ تمہیں ہمیشہ کامیاب کرے"فرزانہ بیگم بولی تھی۔سب نے آمین کہا تھا"

جی امی جان اب میں آرام کرنا چاہتا ہوں"۔"

سب سے مل کر وہ اوپر والی منزل میں اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا جب اس کی نظر ماہی کے کمرے کے بند دروازے پر پڑی۔یہ لڑکی مجھے مبارکباد دینے نیچے تک نہیں آئی اس نے دل میں سوچا اور ساتھ ہی ماہی کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

اندر سے آواز آئی تھی "آجائیں"۔

شیری اندر چلا گیا تھا اندر کا منظر دیکھ کر اس نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ مارا تھا۔یہ لڑکی کبھی نہیں سدھر سکتی ایک اور خیال اس کے دماغ میں آیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہی اپنے روم کی ایل ای ڈی میں باربی کی موویز لگا کر آرام سے دیکھ رہی تھی ایک ہاتھ میں پاپ کارن تھے اور ساتھ ہی دوسرے ہاتھ میں جوس کا ڈبہ تھا۔ماہی نے بھی اسکرین سے نظر اٹھا کر ایک دفعہ آنے والے کو دیکھا تھا۔شیری کو دیکھ کر اس کا جوس اس کے گلے میں اٹک گیا تھا وہ صبح سے ناراض تھی۔اور شیری کا اس کو منانے کے لئے انتظار کر رہی تھی پر نہ شیری آیا اور نہ ہی اس کا کوئی میسج اس لیے اس کے ناراضگی اور بھی شدید ہو گئی تھی۔

وہ فوراً اٹھی تھی اور اٹھ کر اپنے کمرے کا دروازہ کھولا تھا۔

" آپ باہر تشریف لے جاسکتے ہیں مسٹر شہریار سکندر"

ماہی بے اعتنائی سے بولی تھی۔

" پر میں تو اب اندر آ چکا ہوں اور فلحال میرا باہر جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے ماہی شہریار علی"

شہریار بھی اسی کے انداز سے بولا تھا۔اور ساتھ ہی جا کے ماہی کے بیڈ پر بیٹھ کر موی دیکھنے لگا۔

او کم اون ماہی یار گرواپ تم ابھی بھی بچوں والی موویز دیکھتی ہو" شیری نے اسے چڑایا تھا۔"

تمہیں کوئی مسئلہ ہے؟ اور شیری میرے بیڈ سے نیچے اترو اور چلے جاؤ یہاں سے مجھے۔ تم سے کوئی بات "نہیں کرنی۔

وہ غصے سے بولی تھی۔ابھی شیری اس کی بات کا جواب دینے ہی والا تھا کہ محکمہ اطلاعات کی کمرے میں انٹری ہوئی تھی اور وہ ماہی کے کمرے میں شہریار کو دیکھ کر ایک دم حیران ہوا تھا

او واہ رخصتی کے بعد دلہن اپنے دولہا کی کمرے میں جاتی ہے یہ تو سنا تھا پر رخصتی سے پہلے ہی دولہا اپنی" دلہن کے کمرے میں موجود ہو گا وہ تو پہلی بار دیکھ رہا ہوں رکیے ابھی میں پہلے امی جان اور چچی جان کو بتا کر آتا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوں" ارمان یہ کہتے ہوئے جانے لگا تھا جب شیری نے جلدی سے اس کے دونوں بازو پکڑ لیے تھے اور ماہی نے کمرے کا دروازے کو لاک لگایا تھا۔

اب شیری نے ارمان کے کان پکڑے ہوئے تھے

"ہاں بول کیا بتانے جا رہا تھا؟ کیا آپ بکواس کر رہا تھا ابھی؟"

کچھ نہیں بھائی جان مذاق بھی نہیں سمجھتے۔اچھا میں ناوہ نا مجھے ایک کام یاد آ گیا ہے۔ میں چلتا ہوں" "۔ میرے کان چھوڑ دیں

ارمان نے اپنے چہرے پر معصومیت لانے کی بھرپور کوشش کی تھی پر مقابل بھی شیری تھا۔جو کسی کے بھی چہرے کے پیچھے چھپے ہوئے تاثرات بھی آسانی سے پڑھ لیا کرتا تھا۔

تم دونوں بھائیوں کی لڑائی ہو گئی ہو تو آپ دونوں چلے جاؤ یہاں سے میرا سر نہ کھاؤ"ماہی کی غصے سے" بھری آواز آئی تھی وہ کب سے ان دونوں کی یہاں سے جانے کی منتظر تھی پر وہ دونوں جانے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے بلکہ پاکستان انڈیا کی جنگ شروع کر دی تھی وہ دونوں ایک دم مڑے تھے

اچھا چل بتا کیا کہنے آیا تھا؟"شیری نے ارمان سے پوچھا تھا"

وہ بھائی جان دراصل میں ابھی ابھی گھر والوں کی باتیں سن کے آیا ہوں سب لوگوں نے آپ لوگوں کی" رخصتی کا فیصلہ کر دیا ہے لیکن ایک بہت ہی حیران کن بات سامنے آئی ہے"ارمان کی تیزی سے چلتی ہوئی زبان ایک دم پیچھے دیکھ کر رکی تھی جہاں ماہی ابھی تک مسلسل ان دونوں کو گھور رہی تھی۔

کون سی حیران کن بات جلدی بول؟"شیری بولا تھا۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بھائی جان یہ کہ بی جان نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ لوگوں کا برات کا فنکشن نہیں ہو گا مطلب نہ ماہی "
بھابھی کی کوئی برات لے کر آئے گا میرا مطلب آپ برات لے کر آئیں گے اور نہ ہی ہم لوگ براتی ہوں
گے "ارمان نے انہیں ابھی تازہ ہوئی بات بتائی تھی۔

یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟"اب ماہی بھی ان کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔"

دراصل ان کا مطلب یہ ہے کہ آپ دونوں کا نکاح تو پہلے ہی ہو چکا ہے تو برات کا مقصد تو ختم ہو چکا ہے "
اس لئے ہم سب بچے اپنے طور پر مہندی کا فنکشن کریں گے وہ تو خیر ہم لوگ کریں گے ہی اور ولیمے کا انتظام
"زیادہ بھرپور کیا جائے گا۔

ارمان نے گویا ان دونوں کے سر پر بم پھوڑا تھا۔

اوئے بس ایک بات بتا میری دولہن تو نہیں بدل دی ان لوگوں نے؟"شہریار نے بظاہر سنجیدہ لہجے میں کہا"
تھا مگر اس کی آنکھوں سے اس کی شرارت ظاہر ہو رہی تھی جسے دیکھ کر ماہی نے اس کے سر پر زور سے تکیہ
پھینکا تھا

اوکے میں اب چلتا ہوں مجھے کارڈز کا آرڈر بھی دے کے آنا ہے"ارمان ان دونوں کی غصیلی نگاہوں کو دیکھ "
کر باہر چلا گیا تھا۔

شہریار اب تم بھی یہاں سے جاؤ"وہ جب بہت غصے میں ہوا کرتی تھی تو اسے اس کے اصل نام سے مخاطب "
کیا کرتی اب بھی اسکے شہریار کہنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ اسے سنجیدگی سے کمرے سے باہر جانے کو کہہ رہی تھی
۔

شہریار اٹھ کر اس کے قریب آیا تھا اور اس کے کان پکڑ کر بہت نرمی سے بولا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سوری آئندہ ایسا نہیں کروں گا دراصل مجھے بہت جلدی میں ایک مشن میں جانا تھا اور میں پہلے ہی لیٹ ہو چکا تھا اس لیے تم سے ایسے بول گیا۔ سوری"

شیری میرے نہیں اپنے کان پکڑو" ماہی چڑ کر بولی تھی۔"

اچھا ناں سوری" شیری دھیرے سے بولا تھا۔"

اٹس اوکے" وہ بھی مسکرا دی تھی کیونکہ اسے زیادہ دیر ناراض ہونا کہاں آتا تھا۔"

☆☆☆☆☆☆☆

بی جان کے کمرے کا دروازہ زور سے کھلا تھا وہاں پر موجود سب لوگوں نے مڑ کر حیرانگی سے اندر آنے والے کو دیکھا تھا۔ شہریار اور ماہی کے علاوہ ایسے کام کی امید اور کس سے کی جا سکتی تھی۔

بی جان" وہ دونوں ایک ساتھ چیخے تھے۔"

کیا ہوا بیٹا؟ خیریت تو ہے تم دونوں اس وقت یہاں اور اتنے غصے میں کیوں ہو؟" بی جان پریشانی سے بولی تھیں۔"

بی جان یہ ہم لوگ کیا سن رہے ہیں؟ کیا آپ لوگوں نے ایسا کوئی فیصلہ کیا ہے جیسے محکمہ اطلاعات میرا مطلب ہے ارمان نے ہمیں ابھی خبر دی؟ ماہی تیزی سے بولتی جا رہی تھی جب شیری نے اس کی بات کو کاٹا تھا۔"

ہماری اطلاعات کے مطابق آپ لوگوں نے برات کا فنکشن نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے! کیا ایسا ہی ہے بی جان؟"

ہاں ہاں بیٹا ایسا ہی ہے؟ پر تم دونوں کو اس فیصلے سے کیا مسئلہ ہے؟" سکندر صاحب کی برہم آواز آئی تھی۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر ابو جان یہ کیا بات ہوئی؟ سب لوگوں کی برات ہوتی ہے مجھے بھی دولہا بننے کا اتنا شوق ہے کیا میں برات لے کے نہیں جاؤں گا؟ امی جان نے بچپن سے میرے متعلق کتنے خواب دیکھے ہونگے ناں کہ وہ بھی دولہے کی ماں بنے گی لیکن آپ لوگ تو ہم سب کے خواب چکنا چور کر رہے ہیں "

شہریار نے اپنی طرف سے ان کو ایموشنل کرنے کی بھرپور کوشش کی تھی۔

امی جان آپ کو بھی تو شوق ہو گا نہ کہ آپ کی بیٹی کی برات آئے۔ آپ ان کو ویلکم کریں۔ براتیوں کا اچھا استقبال کریں "

ماہی بھی شیری کو دیکھ کر سب کو منانے کی کوشش شروع کر رہی تھی۔

امی جان ہمیں بھی تو دولہے کے بھائی کہلانے کا اتنا شوق ہے۔" پیچھے سے ارمان اور ارحان نے بھی بیک گراؤنڈ میوزک دیا تھا۔

تم سب آج ایک ہی ٹیم میں ہو اس کا مطلب ہے ضرور کوئی گڑبڑ ہے" سعدیہ بیگم نے کہا تھا۔"

مجھے بھی ابھی تک یہی سمجھ آ رہا ہے سعدیہ کہ یہ سب جب ایک ٹیم میں ہوناں تو یہ اپنی بات منوا کر رہی رہتے ہیں۔ بی جان اب آپ بھی ہاں کا سگنل دے دیں "

حمدان صاحب نے بھی اس ساری گفتگو میں حصہ لیا تھا وہ اب سمجھ چکے تھے کہ یہ سارے ایک ٹیم بنا کر اپنی بات منوا کر ہی جائیں گے۔

ٹھیک ہے بچوں۔ اب میرے کان کھانا بند کرو برات کا فنکشن ہو گا ضرور ہو گا" بی جان نے بھی اپنے ضدی بچوں کے آگے ہار مان لی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یس کی زوردار آواز آئی تھی. یہ سن کر سب بچے باہر کو بھاگ گئے تھے. کیونکہ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو چکے تھے.

☆☆☆☆☆☆☆

شاپنگ کرتے، انتظامات سنبھالتے اور دیگر طرح کی تیاریوں میں دن کیسے گزرے پتہ ہی نہیں چلا تھا اور آج ماہی اور شیری کی مہندی کا دن تھا۔ ہر کوئی بہت خوش تھا گھر میں ایک دم سے گہما گہمی شروع ہو گئی تھی۔ ہر طرف مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔ کوئی اپنے کپڑے استری کر رہا تھا تو کوئی ابھی بازار کے چکر لگا رہا تھا ہر کوئی شادی میں بلکہ مہندی کے فنکشن میں زیادہ سے زیادہ خوبصورت لگنا چاہتا تھا۔ کیونکہ مہندی کا فنکشن سب سے زیادہ پسند کیا جاتا ہے اور ماہی اور شہریار کی شادی کا تو سبھی کو بہت شوق تھا۔ سب نے مہندی کے فنکشن کے حوالے سے بہت سی تیاریاں کی ہوئی تھیں۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

شہریار بہت گہری نیند سویا ہوا تھا۔ رات کو مارکیٹ سے آتے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی اس لئے وہ کافی دیر تک سویا رہا تھا۔ وہ ابھی بھی مزے سے سو رہا تھا جب ایک کال آنے سے اس کی نیند ٹوٹ گئی۔ اس کی شکل میں خود بخود بیزاری اتر آئی تھی کیونکہ اسے اپنی نیند میں خلل بلکل بھی پسند نہیں تھا۔ ایک خیال آنے کے تحت اس نے فوراً موبائل اٹھایا۔

کال کرنل جہانگیر شاہ کی تھی وہ ایک دم پورا کا پورا اٹھ کھڑا ہوا تھا کیونکہ وہ ان کی کال آنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیونکہ کرنل صاحب جب بھی کسی کو فون کرتے تھے تو اپنے آفس کے نمبر سے کرتے تھے اپنے پرسنل فون سے کسی کو بھی فون نہیں کیا کرتے تھے۔ شہریار کو موبائل میں سے ایک ایپلیکیشن کی وجہ سے ان کا نام پتا چل گیا تھا۔ کال کو آئے ہوئے اب دو منٹ ہو چکے تھے۔ وہ اٹھا اور فریش ہو کر آیا۔ اب وہ سکون سے بیٹھ کر نمبر ملا رہا تھا۔ کچھ ہی سیکنڈ میں کال اٹھالی گئی تھی اور کال اٹھانے آنے والے شخص کرنل جہانگیر شاہ ہی تھے۔

السلام علیکم سر" شہریار نے مؤدب لہجے میں سلام کیا تھا۔"

"وعلیکم سلام شہریار سکندر بات کر رہا ہے؟"

کرنل صاحب نے جیسے کنفرم کیا تھا۔

جی میں شہریار سکندر۔ خیریت سر آپ نے مجھے کیسے فون کیا؟" شہریار فوراً مدعے پہ آیا تھا۔"

تمہارا نمبر ملا کر۔ خیر مجھے تم سے ایک انتہائی ضروری بات کرنی ہے اگر ہو سکے تو تم میرے گھر آجاؤ۔ بلکہ "

"ہو سکے نہیں تم ابھی اسی وقت میرے گھر پہنچو۔۔

کرنل کی آواز آئی تھی۔

یس سر"

But I Don't know your home address"

.شیری نے انہیں بتایا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"No problem son. I'll send you my home address. But reach here soon, I need you gentleman. Your country needs you!"

کرنل کے الفاظ سن کر اس نے جلدی آنے کا کہہ کر فون بند کر دیا تھا اس نے ایک نظر کھڑکی سے باہر آتے جاتے مہمانوں پر ڈالی اور ریڈی ہونے چلا گیا

☆☆☆☆☆☆☆

شام کے سات بج رہے تھے شیری ابھی تک گھر واپس نہیں آیا تھا ماہی کب کی تیار ہو کر بیٹھی ہوئی تھی وہ کب سے انتظار کر رہی تھی کہ نیچے جائے اور لان میں سجے سٹیج پر جا کر بیٹھ جائے۔ پر شہریار صاحب آنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔ وہ وہاں بیٹھی بیٹھی تھک چکی تھی۔

فارا کیا بد تمیزی ہے؟ کب نیچے جانا ہے؟ میں کب سے بیٹھے بیٹھے تھک چکی ہوں۔ شیری ابھی تک آیا کہ "نہیں؟؟"

ماہی کی بیزار آواز آئی تھی۔

اوماہی تمیز سے بات کرو۔ تم دولہن ہو۔ اور باہر سٹیج پر کسی کے سامنے بھی اس طرح سے بات مت کرنا"

" ٹھیک ہے۔ اور شیری بھائی بھی آتے ہی ہوں گے انتظار کر لو تھوڑا اور۔

فارا اسے سمجھا رہی تھی اور اچھی دوست کی طرح نصیحت کر رہی تھی پر ماہی بھی کب سے شیری کا انتظار کر رہی تھی وہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیا یار اتنا انتظار کون کرتا ہے اور اسے بھی آج باہر جانا تھا اگر آج میری مہندی نہ ہوتی نہ تو پھر میں اس اُلو کو بتاتی۔"

ماہی غصے سے بولی تھی۔ ساتھ ہی باہر سے دروازہ کھلا تھا اور اس کے کمرے میں کوئی شخص آیا تھا۔

"کیا بتاتی تم؟ اور مجھے الو کس خوشی میں کہہ رہی ہو؟ بتاؤ؟"

اندر آنے والا شخص شیری تھا۔ شیری کو دیکھ کر فارا اور ماہی دونوں حیران ہوئی تھیں۔ فارا فوراً اٹھ کر ماہی کے آگے آگئی تھی اور اپنے دوپٹے سے ماہی کو بالکل چھپا دیا تھا۔

"شہریار بھائی کیا بدتمیزی ہے؟ آپ بھول رہے ہیں کے آپ دولہے ہیں اور آپ مہندی کے فنکشن کے شروع ہونے سے پہلے اپنی دلہن کو نہیں دیکھ سکتے۔ اب جائیں یہاں سے۔"

فارا نے شیری کو کمرے سے باہر بھیجنے کی اپنی سی کوشش کی تھی پر مقابل بھی شیری تھا جو اگر ایک بات کرنے کا ارادہ کر لیتا تو پھر اپنی بھی نہ سنتا تھا وہ بھلا کسی کی باتوں میں کیسے آجاتا۔

"نا نا میری بہن آج تو میں اپنی دلہن کو دیکھ کر ہی جاؤں گا۔ نہیں تو پھر میں بھی یہیں بیٹھا ہوں تیار کرا لو کوئی اور دولہا"

شیری یہ کہتے ہوئے ماہی کے کمرے کی زمین پر ہی بیٹھ گیا تھا۔ اور اس کے بیٹھنے کا اسٹائل اتنا فنی تھا کہ ماہی کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔ وہ لگاتار ہستی جا رہی تھی جب فارا مڑ کر اسے دیکھنے لگی تھی۔ وہ دیکھ کم رہی تھی اور گھور زیادہ رہی تھی اور اسی کے ساتھ شیری کو بلآخر ماہی کو دیکھنے کا موقع مل گیا تھا۔ وہ تو سادگی میں بھی قیامت ڈھاتی تھی اور آج سجے سنورے روپ میں اسے دیکھ کر شیری کو لگ رہا تھا جیسے اس نے اپنی ساری زندگی میں اس سے زیادہ حسین منظر آج تک نہیں دیکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بڑی محویت سے ماہی کو تکے جارہا تھا جب ماہی کی آواز اسے ہوش میں لائی تھی۔

"اوئے رومیو دیکھ لیا مجھے؟؟ اب جاؤ ریڈی ہو جاؤ۔ پہلے ہی بڑی دیر ہو گئی ہے۔"

"جارہا ہوں میری ہیر۔"

شیری بڑی ادا سے بولا تھا۔

"اف۔۔ شیری ہیر کے ساتھ رانجھا ہوتا ہے اور رومیو کے ساتھ جیولٹ۔ تم بھی ناں۔ خیر جاؤ اب"

ماہی نے اپنے سر پر ہاتھ مارا تھا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ میری تو ہیر اور جیولٹ دونوں ہی تم ہو"

شیری شوخ ہوا تھا۔ اور اسکی ساری شوخی فارا نے اسکا بازو کھینچ کر نکالی تھی۔

شیری بھائی؟ ہو گیا آپکا؟ اب جائیں یہاں سے" فارا غصے سے بولی تھی۔"

شیری بھی منہ بنائے چلا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

"شیری بس کر دے تو لڑکیوں سے بھی زیادہ ٹائم لگا رہا ہے ریڈی ہونے میں۔"

ولی کی بیزار آواز آئی تھی۔ وہ کب سے اسے نیچے جانے کا کہہ رہے تھے پر شیری صاحب کسی کی سن لیں تب ناں۔

اچھا یار۔ میری پہلی اور آخری مہندی کا فنکشن ہے اور تو مجھے تیار بھی نہیں ہونے دے رہا۔" شیری بولا" تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھاتوہولے تیار۔مجھے تو لگتا ہے کہ ارحان اس نے تب ہی جانا ہے جب ماہی بھابھی خود اسے اسکے کان سے پکڑ کر لے کے جائیں گی۔"

ولی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا اور ساتھ ہی ارحان کو بھی مخاطب کیا تھا ارحان نے بھی اس کی بات میں اس کا ساتھ دیا تھا اسکے ہاں میں ہاں ملائی تھی۔دوسری طرف ارمان کو شیری نے مخاطب کیا تھا جو اسکے کرُتے پر اس کو پرفیوم لگا رہا تھا۔

"ارمان یار تھوڑا زیادہ لگاؤتا کہ میری بیوی ہی نہیں میری سالیاں بھی میری طرف متوجہ ہوں"

شہر یار نے ساتھ ارمان کو آنکھ ماری تھی کیونکہ وہ ترچھی نگاہوں سے ولی کو اپنی طرف گھورتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

توفارا کو اپنی طرف متوجہ کر کے دکھا بچو!! پھر دیکھیں۔میں بھابی کو تیری ایسی باتیں بتاؤں گا نہ کہ تو یاد رکھے گا "

ولی غصے سے بولا تھا۔

بیٹا وہ بچپن سے لے کر آج تک میرے ساتھ رہی ہے اور اسے میری سب حرکتوں کا پتا ہے اس لیے تم" ایسی دھمکی تو مجھے نہ ہی دو"شیری نے آرام سے اس کو سمجھایا تھا۔

"تو تم نے ماہی بھابھی کو یقیناً ماہم والی بات بھی بتائی ہو گی؟"

ولی نے ابرو اچکا کے پوچھا تھا۔

اوو میرا پیارا دوست آیا ہے۔جاؤ ارمان اس کے لئے جوس منگواؤ۔ارحان اس کے لیے کرسیاں لگاؤ۔یار" میرا دوست آیا ہے یار تو مذاق بھی نہیں سمجھتا مذاق کر رہا تھا میں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شیری فوراً سیدھا ہوا تھا کیونکہ اگر ماہی کو پتا چل جاتا کہ ایک لڑکی ماہم نام کی شیری کے پیچھے دو مہینوں سے پڑی ہوئی تھی تو اس کے ساتھ بہت برا ہو سکتا تھا ۔ کیونکہ وہ اپنی پرسنل چیزیں کسی کے ساتھ بھی شئیر نہیں کرتی تھی اور یہ تو اس کے شوہر کا معاملہ تھا۔

فائنلی ایک گھنٹے کی جدوجہد کے بعد ارمان ارحان اور ولی شیری کو باہر لانے میں کامیاب ہوئے تھے پہلے جا کر امی جان اور چچی جان کی جھڑکیوں سے ان کا استقبال کیا گیا تھا۔ پھر ماہی کے ساتھ شہریار کو سٹیج پر بٹھا دیا گیا تھا۔ دونوں کا نکاح چونکہ پہلے ہی ہو چکا تھا اس لئے مہندی کا فنکشن مشترکہ کیا گیا تھا اور دونوں کی اکٹھے ہی رسم کرنے کا سوچا گیا تھا۔ سب سے پہلے بی جان سٹیج میں آئی تھیں۔ انہوں نے بسم اللہ پڑھ کر دونوں کی رسم شروع کی تھی اور ڈیرھ ساری دعائیں دے کر باقیوں کو بھی رسم کرنے کے لیے بلایا تھا. ٹھیک دو ڈھائی گھنٹے کے بعد سب لوگ اپنی اپنی رسم کر کے فارغ ہو چکے تھے۔ کھانا کھا کر سب بڑے تو اندر جا کر محفل سجا کے بیٹھ گئے تھے جبکہ نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں کی باری اب آئی تھی سب نے ماہی اور شہریار کو خوب تنگ کیا تھا شہریار کو تو بالکل اثر نہیں ہو رہا تھا پر ماہی نروس ہو گئی تھی۔ لان سے آتی لاؤڈ میوزک کی آوازیں ماحول کو بہت خوشگوار بنا رہی تھیں۔ سب لوگ اپنے اپنے اسٹائل سے فنکشن کو انجوائے کر رہے تھے۔ اور اب باری تھی ڈھولکی کی۔ ایک ڈھولکی درمیان میں رکھی گئی تھی سٹیج کے بالکل سامنے یہ منظر دکھائی دے رہا تھا سب لڑکیاں دائرے کی شکل میں بیٹھ گئی تھیں۔ اور اب باری تھی گانوں کی۔ ایک ٹیم لڑکیوں کی بنائی گئی تھی اور ایک ٹیم لڑکوں کی بنائی گئی تھی لڑکیاں چونکہ ایسے شوق زیادہ رکھتی ہیں اس لئے انتاکشری کھیلی گئی تھی اور انتاکشری سب لڑکیوں نے مل کر جیت لی تھی اور اب فنکشن کا سب سے خوبصورت لمحہ آ گیا تھا جب سب اپنے مہینوں کی پریکٹس کو دکھانے لگے تھے اور دیکھنے لگے تھے کہ کون زیادہ ماہر ہے۔ جی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی بالکل اب باری تھی ڈانس کی۔ سپیکر پر گانا لگا دیا گیا تھا گانا اپنی دھن میں بج رہا تھا اور اسٹیج سے تھوڑا آگے دو ٹیمیں بن چکی تھی ایک ٹیم تھی ولی اور فارا کی اور دوسری ٹیم تھی ارمان اور مریم کی۔ ماہی اور شہریار دونوں ہی مریم کو دیکھ کر حیران ہوئے تھے ارمان نے اس کو ماہی کے دوست کہلوا کے انوائٹ کروایا تھا ۔ دونوں ٹیمیں اب اپنی پوزیشنز لے چکی تھیں۔

3..

2..

1..!!!

شکر ونڈاں رے

مورا پیا موسے ملن آیو

شکر ونڈاں رے

مورا پیا موسے ملن آیو

کھڑ کھڑ ہاسی دور اداسی

چانن پیوے جند پیاسی

کھڑ کھڑ ہاسی دور اداسی

چانن پیوے جند پیاسی

لوں لوں ٹھنڈا رے

اجی لوں لوں ٹھنڈا رے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں لوں لوں ٹھنڈا رے

مورا پیا موسے ملن آیو

شکر ونڈاں رے

مورا پیا موسے ملن آیو

شکر ونڈاں رے

مورا پیا موسے ملن آیو

شکر ونڈاں رے

ھلہارے نیناں ٹھارے

ہستی مستی رنگ اتارے

میں پریتم کملی کیتم

چھم چھم ناچوں چڑھ چوبارے

ھلہارے نیناں ٹھارے

ہستی مستی رنگ اتارے

میں پریتم کملی کیتم

چھم چھم ناچوں چڑھ چوبارے

جلفاں چھنڈاں رے

اجی جلفاں چھنڈاں رے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں جلفاں چھنڈاں رے

مورا پیا موسے ملن آیو

شکر ونڈاں رے

مورا پیا موسے ملن آیو

شکر ونڈاں رے

شکر ونڈاں رے

اور یوں شاندار کارکردگی دکھا کر دونوں ٹیمیں واپس اپنی جگہ پر پہنچ چکی تھیں۔ سبھی نے ان کی پرفارمنس کو بہت پسند کیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ارمان موقع دیکھ کر مریم کو لان کے ایک کونے میں لے آیا تھا تب ہی ارحان اور ولی کی وہاں سے گزرتے ہوئے ان دونوں پر نظر پڑی ارمان بڑے پیار سے مریم کے بالوں کو گلاب کے پھول سے سجا رہا تھا اور مریم شرما کے نیچے دیکھ رہی تھی۔۔ان دونوں نے مل کر پہلے ولی کے ڈیجیٹل کیمرے میں ان دونوں کی بہت سی تصویریں لیں اور اس خوبصورت لمحے کو کیمرے میں قید کر دیا تھا کیونکہ بعد میں ثبوت کی بھی ضرورت تھی کے ارمان بقول اسکے ماہی بھابھی کی دوست کے ساتھ کیا کر رہا تھا۔

وہ دونوں خاموشی سے ان دونوں کے پاس گئے تھے اور جا کر ارحان بڑے اسٹائل سے بولا تھا

واہ آپ دونوں کی جوڑی تو بالکل سورج چاند جیسی ہے"

" ایک چاند سی روشن لڑکی اور ایک سورج جیسا گرم کالا بندر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم۔۔۔سدھرو گے نہیں؟ اور سورج کب سے کالا ہو گیا؟ اور تم نے کس خوشی میں مجھے بندر بولا ہے؟ تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو ولی بھائی آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟

ارمان دانت پیستے ہوئے بولا تھا کیونکہ اس وقت ان دونوں کی انٹری اسے بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔

"کچھ نہیں ہم تو گزر رہے تھے جب تم دونوں پر نظر پڑی واہ یار ایسے کام سب کے سامنے نہیں کرتے"

ولی اسے مشورہ دے رہا تھا

کیا ولی بھائی اسی لئے تو اس کو ادھر کونے میں لایا تھا لیکن آپ دونوں کی نظریں کہاں ہمارا پیچھا چھوڑتی"

"ہیں! یہاں پر بھی ہمیں ڈھونڈ لیا آپ لوگوں نے کباب میں ہڈی کہیں کے۔۔

ارمان منہ بنا کر بولا تھا۔ جبکہ مریم کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔

"Armaan, your family is so cute and funny 😍"

تھینک یو مریم"اس نے مسکرا کر پہلے مریم کو دیکھا اور پھر منہ بنا کر ولی اور ارحان کو دیکھا تھا کیونکہ وہ" دونوں یہاں سے جانے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

" یار اب آپ دونوں یہاں سے جائیں"

وہ ولی کے کان کے قریب آ کر بولا تھا

" ڈونٹ وری برادر۔ ہم مریم کا خوب دھیان رکھیں گے تم جاؤ شرماتے نہیں ہیں پاگل"

ولی اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا تھا۔

مریم دراصل کچھ عرصے پہلے ہی امریکہ سے اپنی تعلیم مکمل کر کے آئی تھی وہ بچپن سے ہی وہاں رہائش پذیر تھی اس لئے اسے اردو تھوڑی دیر بعد سمجھ آتی تھی البتہ انگلش میں وہ بہت آسانی سے بات کر لیا کرتی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"Actually, he is very shy .He has to go to some urgent work. You'll not mind if he goes .will you?"

ارحان بھی ولی سے اشارہ پاکر ساری بات سمجھ گیا تھا اس نے مریم کو یہ سب کہہ دیا اور ارمان کے لیے مزید وہاں رکھنے کی کوئی وجہ نہیں چھوڑی تھی

مریم فوراً بولی تھی۔

" No no..Okay.. No problem.."

ارمان ان دونوں کو گھور کر اور بچ کے رہنے کی ہدایت دیتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

آج کا بارات کا فنکشن رات کا تھا پر سب تیاریوں میں یوں مگن تھے جیسے رات کو نہیں بلکہ دن کو ماہی کی بارات آجانی ہے۔ ہر کوئی آج بھی دوسرے سے بڑھ کر خوبصورت لگنا چاہتا تھا

باراتیوں کے حوالے سے طے ہوا تھا کہ فرزانہ بیگم، سکندر صاحب، ارمان اور ارحان براتیوں میں شامل ہوں گیں۔ جبکہ بی جان حمدان صاحب اور سعدیہ بیگم میز بان کے طور پر شرکت کریں گیں۔ ماہی کو صبح ہی بیوٹی پارلر بھیج دیا گیا تھا۔ اور اس نے جو کام ساری زندگی نہیں کیے تھے وہ آج زبردستی فارا کروا رہی تھی۔

جی جی اسکا سب سے بہترین والا فیشل بھی کر دیں۔ یہ ناں ہو کہ اسے کام والی سمجھ کر شادی ہال سے ہی باہر "

"نکال دیا جائے۔

فارا بیوٹیشن سے بات کر رہی تھی اور ماہی اسے گھورنے میں مصروف تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فارا جب اپنی بات مکمل کر کے ماہی کے پاس آئی تو ماہی کے زوردار تھپڑ جو اسکے بازو پر لگا تھا، اُس نے اس کا استقبال کیا تھا۔

ہائے لڑکی بازو توڑ دیا میرا تم نے ظالم کہیں کی" فارا رونی صورت بنائے کہہ رہی تھی۔"

"تو میں نے کہا تھا کہ بیوٹیشن سے میری اتنی تعریف کر کے آؤ؟؟؟؟"

ماہی بھی منہ بنائے بولی تھی۔

"تو میں تو اپنے پیارے بھائی کے لیے کہہ رہی تھی۔ وہ کہیں رات کو تمہیں دیکھ کر ڈر نا جائیں ناں۔"

فارا شریر مسکراہٹ لیے بولی تھی۔

"اچھا اتنی تم اپنے پیاے بھائی کی چمچی۔ ویسے تم کس کی سائیڈ پہ ہو؟"

ماہی نے اس سے پوچھا تھا۔

میں ظاہر ہے اپنے بھائی کی سائیڈ پہ ہوں۔ اور میرے وہ بھی تو انہیں کی سائیڈ پہ ہیں۔" فارا شرماتے" ہوئے بولی تھی اور اسکی ساری شرم ماہی کے مکے سے نکلی تھی۔ جو اسنے اسکی کمر پہ رسید کیا تھا۔

"اب بتاؤ ذرا کس کی سائیڈ پہ ہو؟"

ماہی نے اس کا کان پکڑا ہوا تھا۔

نہیں نہیں ماہی تمہاری سائیڈ پہ ہوں۔ میں بھلا تمھارے ساتھ بے وفائی کر سکتی ہوں؟ کبھی نہیں۔ اب" "پلیز میرے کان کو معاف کر دو۔

فارا منتوں پر اُتر آئی تھی۔

"اچھا جاؤ تمہیں معاف کیا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہی اک ادا سے بولی تھی۔

''شکریہ عالی جناب۔''

فارا نے شکر کیا تھا کہ ماہی نے اسکا کان چھوڑ دیا تھا کیونکہ وہ اپنی ان حرکتوں سے ثابت کر رہی تھی کہ وہ ایک فوجی کی دلہن ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

شام کے سات بجے سب لوگ جو میزبان کے طور پر شریک ہوئے تھے وہ شادی ہال میں پہنچ چکے تھے۔ سب کچھ بہت خوبصورت تھا۔ سجاوٹیں، سٹیج، ارینجمینٹ سارا کچھ بہت ہی عمدہ تھا اور ایک حسین منظر تھا۔ جو بھی وہاں آرہا تھا وہ وہاں کی خوبصورتی سے ضرور متاثر ہو رہا تھا۔ ماہی کو بھی پارلر سے سیدھا شادی ہال کے برائڈل روم میں بٹھادیا گیا تھا۔ مہرون اور سلور کلر کے لہنگے میں وہ پرستان کی پری ہی لگ رہی تھی۔ بیوٹیشن نے اسکا میک اپ بھی اسکے فیس کٹ کو دیکھ کر ہی کیا تھا جس سے اسکے حسن کو چار چاند لگ گئے تھے۔ وہ اپنے آپ کو ایک نظر شیشے میں دیکھ کر شرما سی گئی تھی۔ فارا نے اسکی نظر اتاری تھی۔ وہ بلاشبہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

ہاں ماہی گبھرانا نہیں ہے۔ اور رونا بھی بلکل بھی نہیں ہے نہیں تو شیری بھائی کے پیسے ضائع ہو جائیں گیں۔''

فارا اسے سمجھا رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھاناں" ماہی نے منہ بسور کر کہا تھا۔فارا نے پھر سے اسے ایک نظر دیکھا تھا وہ بار بار تسلی کر رہی تھی کہ " کسی چیز کی کمی نہ رہ گئی ہو۔اچانک باہر سے شور شرابے کی آوازیں آنے لگیں تھیں۔روایتی بارات کا میوزک بجنے لگا تھا۔باہر سے ڈھول کی آوازیں آنے لگ گئیں تھیں۔

"ماہی۔۔۔۔لگتا ہے بارات آگئی ہے۔اوکے میں نے ذراانکا ویلکم بھی کرنا ہے یونو۔۔"

ساتھ ہی فارا نے ماہی کو آنکھ ماری تھی۔اور وہ ماہی کو بور ہونے کے لیے اکیلا چھوڑ کر باہر جا چکی تھی۔

سامنے سے آتے شیری پر جب فارا کی نظر پڑی تو وہ بھی سانس نہیں لے پائی تھی۔اسکی بہن جیسی دوست کا شوہر اور اسکا منہ بولا بھائی آج قیامت ڈھا رہا تھا۔جیسے اندر روم میں بیٹھی حسینہ کا دل چوری کرنے کی پوری تیاری ساتھ آیا ہو۔وہ شیروانی میں بہت دلکش لگ رہا تھا۔آج سبھی لوگ ماہی کی قسمت پر رشک کر رہے تھے۔شیری کی آنکھوں میں بھی ایک الگ قسم کی چمک تھی جو واضح دکھائی دے رہی تھی۔

"جی بھائی جان؟ پیسے نکالیں جلدی کریں کہاں کھوئے ہوئے ہیں؟"

وہ جو آج اپنی دولہن کو لینے آیا تھا نا جانے کس خیال میں کھو گیا تھا۔فارا اور مشی کی آواز اسے واپس لائی تھی۔جنہوں نے باراتیوں کا راستہ روکا ہوا تھا اور انکا اندر جانا منع تھا۔جب تک وہ دولھے صاحب کی جیب نہ ڈھیلی کر لیتیں۔

"کتنے چاہیے؟ چڑیلیں کہیں کی۔تم دونوں میری سائیڈ پر تھی ناں؟"

شیری نے منہ بنا کر کہا تھا۔

"اف۔۔۔شیری بھائی آج تو مسکرائیں آج آپکی پہلی اور آخری بارات کا فنکشن ہے"

فارا بولی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شیری بھائی آپ تو شاید ہمیں چھوڑ دیتے پر وہ جو اندر ہے ناں اس نے ساری زندگی ہمیں معاف نہیں کرنا" تھا اس لیے ہمیں ٹیم بدلنی پڑی۔پر فکر نہ کریں کل ہم آپ کے ساتھ ہی ہوں گیں۔" مشی ہنس کر بولی تھی۔

" اچھا اچھا پیسے بتاؤ؟ آج بہت سخی بنا ہوا ہوں میں۔"

شیری نے مسکرا کر کہا تھا۔

ہاں لڑکیوں اچھا موقع ہے لوٹ لو اس کنجوس کو۔" ولی پیچھے سے بولا تھا۔"

بیٹا میرے سے تو بس یہ کچھ ہزار نکلوائیں گیں۔مت بھول تیرا راستہ ماہی نے روکنا ہے۔اور اسکا تو تجھے پتا" "ہے نہ میرے بھائی۔

شیری نے اسے یاد دلایا تھا۔

" چلو بھئی لڑکیوں یہ تم دونوں کا معاملہ ہے میں درمیان میں نہیں بولوں گا"

ولی نے آرام سے اپنی جان چھڑوائی تھی۔

" شیری بھائی آپ تو پیسے نکال لیں"

مشی کی آواز آئی تھی۔

"! بولو بچہ! آج تمہیں کتنے پیسے چاہیے؟ آج جو مانگو گی ملے گا"

شہریار نے ان دونوں کو ان کے منہ مانگے پیسے دے دیے تھے کیونکہ اب اس سے مزید صبر نہیں ہو رہا تھا اپنی پیاری سی دلہن کو دیکھنے کا۔

☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فائنلی شہریار کو اندر جانے دیا گیا تھا لیکن پہلے پیسے پورے وصول کیے گئے تھے اپنی ڈیمانڈ کے مطابق۔ شہریار کو جا کر سٹیج میں بٹھا دیا گیا تھا۔ وہ وہاں پر کسی شہزادے کی شان میں بیٹھا تھا اور اپنی شہزادی کے آنے کا انتظار کر رہا تھا اور جلد ہی اس کا انتظار ختم ہونے والا تھا۔ کچھ دیر بعد ہی مہمانوں کی شکل سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ فنکشن کے سب سے اہم حصے کا انتظار کر رہے تھے۔ جی جی بالکل کھانے کھلنے کا۔ اس لئے فوراً تھوڑی دیر بعد ہی کھانا لگا دیا گیا تھا۔ سب مہمان جب کھانا کھا کر فارغ ہو چکے تھے تو ماہی کو ایک طرف سے فاراا اور دوسری طرف سے مشی تھامے ہوئے اسٹیج کی طرف لے کے آ رہی تھیں۔ شہریار کی جب اس کی طرف نظر پڑی تو جیسے پلٹنا ہی بھول گئی تھی۔ آج تو میڈم مجھے جان سے مارنے کا ارادہ کئے ہوئی ہے۔ اس نے لمبا سانس لے کر دل میں سوچا تھا۔ کچھ ہی پلوں میں وہ سٹیج کے بالکل سامنے آ گئی تھیں اب مووی میکر شہریار کو ماہی کا ہاتھ تھامنے کو کہہ رہا تھا شہریار کا تو پہلے سے ہی ایسا ارادہ بن رہا تھا لیکن سب کا سوچ کر وہ چپ کر گیا تھا۔ پر اب تو اسے خود دعوت دی جا رہی تھی بھلا وہ کیسے پیچھے رہتا۔ اس نے فوراً آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ پھیلا لیا تھا جسے ماہی نے ایک تسکین آمیز مسکراہٹ سے تھاما تھا۔ یہ بلاشبہ ان دونوں کی زندگی کا سب سے خوبصورت ترین پل تھا جب دونوں نے ایک دوسرے کو دل سے اپنا ہمسفر مان لیا تھا۔

اب وہ دونوں مل کر بڑی شان سے بیٹھے تھے۔ جیسے کوئی شہزادہ اور شہزادی اپنے تمام تر شان و شوکت کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے شاید وہ بھی اسی طرح سے بیٹھا کرتے ہوں گے جیسے اس وقت یہ دونوں تشریف فرما تھے۔ وہ دونوں ساتھ بہت ہی خوبصورت لگ رہے تھے ہال میں موجود کچھ لوگ ان کی زندگی کی خوشیوں کی دعا کر رہے تھے اور کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو ان دونوں کی قسمت پر رشک کر رہے تھے ماہی کے لئے شہریار جیسا شوہر اور شیری کے لیے ماہی جیسی خوبصورت اور اچھے اخلاق کی لڑکی ان دونوں کی قسمت میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لکھا گیا تھا اور قسمت کے ہونے کو کون ٹال سکتا ہے۔اب باری تھی سب سے مزے کی رسم کی دودھ پلائی کی۔خوبصورتی سے سجے گلاس میں دودھ پلائی والا دودھ لیے فارا اور مشال دونوں آرہی تھیں۔

بھائی ابھی بھی بھاگ جائیں۔انہوں نے پھر سے آپ کو لوٹ لینا ہے پہلے ہی انٹری کے وقت بھی انہوں "
" نے اتنے پیسے لے لیے اب پھر سے ان لوگوں کا یہی ارادہ لگ رہا ہے

ارحان نے پیچھے سے ہمدردانہ لہجے میں کہا تھا۔

تو فکر ہی نہ کر میرے بھائی میں نے بھی ان دونوں کے لئے بہت اچھا انتظام کیا ہوا ہے "شہریار نے مسکرا کر " پیچھے دیکھا تھا جبکہ ماہی بھی حیرانی سے دیکھ رہی تھی کیونکہ اس کی الفاظ سے ظاہر ہو رہا تھا کہ اس نے واقعی کوئی نہ کوئی ڈرامہ ضرور سوچا تھا۔

چلیں بھائی پیسے نکالیں اور دودھ پیئے ہیں اب تو آپ کو 50 ہزار روپے دینے ہی پڑیں گے پہلے بھی آپ نے '
" صرف دس ہزار دیئے تھے ہم دونوں کو

فارا نے آتے ساتھ ہی اسے کہا تھا سٹیج میں اس وقت بہت رش ہو گیا تھا شہریار اور ماہی کے پیچھے ارمان ،ارحان اور ولی کھڑے تھے جنھوں نے ان کے ساتھ معاملہ طے کرنا تھا پر شہریار ان تینوں پہ بھاری تھا۔

" ہاں لڑکیوں پچاس ہزار ؟ بس ؟سوچ لو پھر بھی۔"

فارا اور مشی نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا جو کبھی دس روپے تک نہیں نکالتا تھا اور آج پچاس ہزار دینے کی بات کر رہا تھا۔

شہریار بھائی آپ 50 ہزار دے دیں یہی بڑی بات ہے۔بس دے دیں آپ۔"مشی بولی تھی۔"

"ہاں ضرور میری بہنوں۔آج سے میرا یہ وولٹ تمہارا ہوا۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہریار واقعی سخی ہوا تھا۔

" شہریار بھائی وولٹ نہیں پچاس ہزار روپے چاہیے"

فارا نے کہا تھا۔

فارا اس میں پورے پچاس ہزار روپے موجود ہیں۔مجھے آپ دونوں کا پہلے ہی پتہ تھا آپ لوگوں نے کچھ "اتنے ہی مانگنے تھے۔اس لیے میں نے پہلے ہی رکھ لیے۔لو عیش کرو۔"

شیری نے مسکرا کر ان دونوں کو دیکھا تھا۔اور ساتھ ہی اپنا وولٹ فارا کے ہاتھ میں رکھ دیا تھا وہ دونوں خوشی خوشی سٹیج سے اتریں اور اسٹیج سے تھوڑا سا دور کرسیوں پر بیٹھ کر وولٹ کے اندر دیکھنے لگی۔وولٹ دیکھنے میں ہی بہت بھاری لگ رہا تھا اس لئے ان دونوں کو یقین ہو گیا کہ اس میں پیسے موجود ہیں اسی وجہ سے انہوں نے سٹیج میں بغیر دیکھے واپس آ گئی تھی اور دودھ شیری کو تھما دیا تھا لیکن اب آ کر وولٹ کے اندر دیکھ کر فارا اور مشی کا منہ حیرت سے پورا کھلا تھا۔ان کے چہرے پر پہلے شدید حیرت اور پھر غصے کے آثار نمایاں ہوئے تھے کیونکہ وولٹ بھاری تو بلاشبہ تھا۔پر وولٹ کے اندر بہت سارے ایک اور دو روپے کے سکے جمع کیے گئے تھے۔اور اسی وجہ سے وولٹ بھاری تھا۔فارا وولٹ لئے جلدی سے اسٹیج پر پہنچ گئی تھی جبکہ شیری اور ولی مسکرا کر اسی کو دیکھ رہے تھے کیونکہ انہیں دونوں نے مل کر یہ پلاننگ کی تھی۔

"کیا ہوا؟ایسے غصے میں کیوں ہو؟"

شہریار نے مسکرا کر معصوم بن کر پوچھا تھا۔

"شہریار بھائی یہ سب کیا ہے؟"

فارا غصے سے بولی تھی۔جبکہ ماہی بھی اب حیران ہو کر ان دونوں کو ہی دیکھ رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"شیری بھائی اس میں صرف اور صرف سکے ہیں پچاس ہزار روپے کہاں ہیں؟"

فارا سچ میں اس میں، میں نے چھپا کے پانچ ہزار روپے کا نوٹ بھی رکھا ہے۔وہ آپ خود ہی ڈھونڈ لینا"

"۔ٹھیک ہے؟اور دو تین سو سکوں میں سے ہو جائیں گے۔ٹھیک ہے نا؟فکر نہ کرنا میری پیاری بہن۔

شہریار نے معصوم بننے کے سارے ریکارڈ توڑ دیے تھے۔

فاراان کو کچھ بھی کہے بغیر سٹیج سے نیچے اتر آئی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی شہریار کو کچھ سمجھانا جیسے پتھر سے سر ٹکرانا تھا

☆☆☆☆☆☆☆

رخصتی کے حوالے سے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ دولہا دلہن گاڑی میں ایک چکر لگا کر واپس گھر میں آئیں گے اور انکے ساتھ ولی اور فارا بھی شامل ہوں گے اور پھر واپس جب گھر میں آئیں گے تو ان کا دوبارہ ویلکم کیا جائے گا۔ماہی کو گھر کی بہو کے طور پر ویلکم کیا جائے گا۔رخصتی کا وقت آ پہنچا تھا ماہی کو منع کرنے کے باوجود بھی وہ اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ پائی تھی حالانکہ اسے رخصت ہو کر دوبارہ اپنی گھر جانا تھا لیکن یہ فیلنگ سب کو آتی ہے۔کسی بھی لڑکی کے لیے اپنے ماں باپ کا گھر وہ گھر جس میں اس نے اپنا سارا بچپن گزارا ہو وہ چھوڑنا آسان نہیں ہوتا۔

بیوقوف لڑکی تم نے واپس ادھر ہی جانا ہے اس لئے رونا بند کرو"فارا نے اسے ڈانٹا تھا۔"

ماہی نے منہ بنا کر اسے دیکھا تھا اور پھر ماہی کو گاڑی میں بٹھا دیا گیا تھا وہ گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی ابھی فی الحال وہ گاڑی میں اکیلی تھی ایک دم سے گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھلا تھا اور شیری اندر بیٹھ گیا تھا۔شہریار نے بیٹھتے ساتھ ہی گاڑی لاک کی تھی تاکہ کوئی اندر نا آسکے جب کہ باہر سے ولی اور فارا اس

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی اس حرکت پر حیرانی سے دیکھ رہے تھے اور زور زور سے گاڑی کا شیشہ بجا رہے تھے کیونکہ یہ طے ہوا تھا کہ یہ چاروں اکٹھے آئیں گے اس وقت صرف وہ چاروں ہی ہال کے باہر موجود تھے کیونکہ باقی سارے گھر واپس جا چکے تھے۔شہریار نے ان پر ترس کھا کر اپنی سائیڈ کا شیشہ ڈاؤن کیا تھا۔

جی ولی بھائی جان کیا بات ہے؟"وہ شریر مسکراہٹ لئے پوچھ رہا تھا"

شیری کے بچے دروازہ کھول!ہم چاروں نے اکٹھے جانا تھانا؟یہ کیا بدتمیزی ہے!"ولی غصے سے بولا تھا فارا بھی اسے غصے کی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

دیکھ یار ولی ابھی میرا اپنی نئی نویلی دلہن کے ساتھ لانگ ڈرائیو کا پلان بن گیا ہے اس لیے فی الحال تو میں " جا رہا ہوں تم لوگ ٹیکسی کروا کے آجانا۔اوکے اللہ حافظ "

شہریار نے اتنا کہہ کر گاڑی آگے بڑھادی تھی پیچھے سے وہ آوازیں دیتے رہ گئے تھے۔تھوڑی دور جانے کے بعد شہریار نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔

ماہی اپنا منہ تو بند کرلو" ماہی جو اس کی حرکت پر حیرت سے ابھی تک نکل نا پائی تھی ابھی تک اس کا منہ " ویسے ہی کھلا ہوا تھا۔اس نے اپنا منہ بند کیا اور پھر گھور کر شہریار کو دیکھا تھا۔

شیری کیا بدتمیزی ہے؟"ماہی نے غصے سے پوچھا تھا"

کونسی بدتمیزی؟"شیری بھی اسی کے اسٹائل میں بولا تھا"

تم یہ بتاؤ آئس کریم کھانے کا کیا پلان ہے؟اور شکر ہے تمہاری آواز تو سنی وہاں پر کب سے تم چپ ہی تھی"
"

شہریار نے آئس کریم کھانے کی آفر کی تھی اور ساتھ ہی اسے چڑایا بھی تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آئسکریم ڈن کرو اور شیری تمہیں پتا ہے مجھے امی کی ڈانٹ کی وجہ سے وہاں پر تمام دیر چپ رہنا پڑا۔ مجھے تو "
" اتنی گھبراہٹ ہو رہی تھی اتنی دیر میں چپ کیسے بیٹھی رہی

ماہی کی آواز آئی تھی۔

چلو بس آج آخری دفعہ ہی تمہیں چپ بیٹھنا پڑا اب کل بالکل اپنے پرانے انداز میں سب سے ملنا اور باتیں کرنا"۔

باتیں کرتے کرتے وہ لوگ آئسکریم پالر پر پہنچ چکے تھے۔

چلیں اندر؟"شیری نے پوچھا تھا"

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا؟میں ایسے کپڑوں میں اندر جا کے آئس کریم کھاؤں گی؟"

ماہی نے اپنے ہیوی لہنگے کی طرف اشارہ کیا تھا۔

تو کیا ہے دنیا کو پتا چلے کہ میری دلہن کتنی خوبصورت لگ رہی ہے"شیری نے ستائشی نظروں سے دیکھا تھا"
۔

"!شیری تم سکون سے یہیں پر آئس کریم منگواؤ"

شیری نے اس کے کہنے پر گاڑی پہ ہی آئسکریم کا آرڈر دے دیا تھا۔

ویسے تعریف کے لئے شکریہ"ماہی نے مسکرا کر کہا تھا"

"!شکریہ کو گولی مارو پیسے نکالو آئسکریم کے لئے"

شہریار نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا شیری تمہیں شرم نہیں آتی؟آج میں دلہن بنی ہوئی ہوں۔اور آج مجھ سے پیسے مانگ رہے ہو تم مجھے "
"! ایک دن بھی اپنے پیسوں سے آئسکریم نہیں کھلا سکتے

ماہی اس سے ناراض ہو کر بیٹھ گئی تھی شہریار نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔

ہاں میں تمہیں آئسکریم نہیں کھلا سکتا اور تمہاری برتھ ڈے پر تمہیں اتنا بڑا سرپرائز اور اتنے خرچ کر "
"!! سکتا ہوں ہے ناں؟ ناشکری عورت

شہریار نے جان بوجھ کر اس کو عورت کہا تھا اور ماہی اب خطرناک ارادوں سے اسے گھور رہی تھی۔

شیری ہزار دفعہ کہا ہے میں ابھی لڑکی ہوں ابھی میں عورت نہیں بنی "ماہی غصے سے بولی تھی۔"

تو کیا ہوا؟ جس کی شادی ہو جاتی ہے وہ عورت بن جاتی ہے۔ تمہاری تو ابھی ابھی رخصتی ہوئی ہے مطلب "
کہ شادی ہوئی ہے!" شہریار اسے تنگ کر رہا تھا۔اتنی دیر میں آئسکریم آگئی تھی شیری نے ایک آئسکریم خود رکھی اور دوسری ماہی کو پکڑا دی تھی۔ ماہی آئسکریم کھانے لگ گئی تھی اور اس نے شیری کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا اور یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ وہ اس شیری سے شدید ناراض ہے۔

" اچھا ناں۔ سوری اب آئس کریم تو سہی طرح کھاؤ"

شیری نے اس کے آگے ہار مان لی تھی۔ماہی بھی اب مسکرا کر اپنی آئس کریم کھانے لگی تھی

☆☆☆☆☆☆☆

گھر پہنچ کر ان کا استقبال اس طرح کیا گیا تھا جیسے وہ پہلی دفعہ گھر آئے ہوں۔ماہی کو بالکل گھر آنے والی نئی نویلی بہو کی طرح ٹریٹ کیا جا رہا تھا۔تھوڑی سی محفل سجا کر اور رونق لگا کر سب لوگ سونے جا چکے تھے ماہی کو بھی شہریار کے کمرے میں بٹھا دیا گیا تھا۔ماہی کو شدید گھبراہٹ ہو رہی تھی کیونکہ شیری کے کمرے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں وہ پہلے بھی آتی جاتی رہتی تھی لیکن اب وہ ایک الگ حیثیت سے اس کمرے میں آئی تھی اور اب یہ کمرہ اس کا ہو چکا تھا۔ تھوڑے سے انتظار کے بعد کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور شیری ایک بہت ہی خوبصورت مسکراہٹ لیے اندر داخل ہوا تھا۔ ماہی اسے دیکھ کر فوراً سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی۔ شیری کمرے میں تھوڑا ہی آگے آیا تھا کہ اس کا فون بجا تھا اس نے اپنی جیب سے فون نکال کر دیکھا تو کرنل جہانگیر شاہ کالنگ لکھا نظر آرہا تھا اس نے فون رسیو کیا اور ٹیرس میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ ماہی کو اسکی بہت تھوڑی سی آواز آرہی تھی

۔

" اسلام علیکم سر شہریار سکندر اسپیکنگ "

دوسری جانب سے سلام کا جواب دیا گیا تھا۔ جو اطلاع دی گئی تھی اس کے جواب میں شیری نے بس اتنا ہی کہا تھا۔

یس سر کب کی ٹکٹس کنفرم ہوئی ہیں؟۔۔۔اوکے اوکے یس سر میں ریڈی رہوں گا۔۔۔۔یس سر آپ" فکر نہیں کریں انشاءاللہ ہم اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ میں اپنی پوری طاقت اور جان لگادونگا " اس مشن میں۔۔۔۔تھینک یو سو مچ سر فار یور فیور۔۔۔۔اوکے اللہ حافظ

وہ کال کر کے واپس آیا تو ماہی ایسے ہی کھڑی دیکھ رہی تھی اور بالکل ٹیرس کے دروازے کے ساتھ لگی اس کی باتیں سننے کی کوشش کر رہی تھی۔ شیری کے چہرے پر جو تاثرات واضح تھے ماہی انہیں سمجھنے میں بالکل ناکام ہوئی تھی نہ جانے وہ پریشانی تھی فکر تھی یا ایک نیا مشن ملنے کی خوشی تھی۔

"اڑے ماہی تم! کیا بات ہے پریشان کیوں ہو؟"

شیری نے اسے دیکھ کر نرمی سے پوچھا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" شیری پلیز مجھے سچ سچ بتاؤ تم کیا کہیں جا رہے ہو؟ شیری پلیز اب پھر سے مت جاؤ پلیز "

شیری اس کی بات سن کر مسکرا دیا اور اس کا ہاتھ تھام کر اس کو بیڈ تک لے آیا تھا۔ اسے بٹھا کر خود ایک کرسی کھینچ کر قریب لایا تھا اور اس پر بیٹھ گیا تھا اب شیری نے ماہی کے دونوں ہاتھ تھامے ہوئے تھے اور اسے مسکرا کر سمجھا رہا تھا۔

دیکھو ماہی میں جو جاب کرتا ہوں وہ بہت کم مرد کرتے ہیں اور جو اصل معنی میں مرد ہوتے ہیں وہی یہ "

" جاب کر سکتے ہیں تم مجھے روکو گی نہیں۔ نہیں ناں؟

شیری میں تمہیں روک نہیں رہی میں بس تمہیں دور نا جانے کا کہہ رہی ہوں بس اتنی سی گزارش ہے تم "

پلیز اب پھر سے کہیں دور مت جاؤ" وہ رو دی تھی۔

ماہی میری بات دھیان سے سنو میں یہ بات کل بابا سے کرنے والا ہوں اس کے علاوہ گھر میں کسی کو بھی "

اس کے بارے میں علم نہیں ہونا چاہیے۔ تم میری بیوی ہو، میری ہمسفر ہو، تمہارا مجھ پر حق ہے۔ اس لئے میں صرف تمہیں اور بابا کو یہ بات بتاؤں گا امید کرتا ہوں تم دونوں گھر میں اور کسی کو بھی اس کے بارے

" میں علم نہیں ہونے دو گے

وہ بہت نرمی سے سمجھا رہا تھا

دراصل کل میں بہت لیٹ ہو گیا تھا اور سب سے ہی مجھے بہت ڈانٹ پڑی لیکن لیٹ ہونے کی وجہ کسی نے "

" نہیں پوچھی تھی شاید کسی کا دھیان نہ ہو لیکن میں تمہیں آج سب بتاتا ہوں۔

ماہی بڑے غور سے سن رہی تھی جب شیری دوبارہ بولنا شروع ہوا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دراصل کل جب میں سو کے اٹھایا یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ مجھے کال کی وجہ سے اٹھنا پڑا۔ تو وہ کال جہانگیر شاہ"
کی تھی وہ ہمارے سینئر ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستان آرمی میں کرنل کے رینک پر فائز ہیں۔ ان سے
"ہونے والی میری گفتگو کچھ یوں تھی۔۔۔۔

شیری کو وہاں بیٹھے ہوئے دس منٹ ہو گئے تھے۔ کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اسے اندر بلا لیا گیا

" السلام علیکم تشریف رکھیے شہریار سکندر"

وہ سلام کا جواب دیتا سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے سامنے چائے دیگر لوازمات کے ساتھ رکھ دی گئی تھی۔

جی تو میری انفارمیشن کے مطابق آپ اب تک اپنے سارے مشن میں کامیاب رہے ہیں۔ اور یہی بات"
" آپ کی شہرت کی وجہ بنی

سامنے بیٹھے کرنل جہانگیر شاہ کافی وقفے کے بعد بولے تھے۔ انہوں نے ساتھ ہی شہریار کو سامنے رکھے لوازمات کی طرف اشارہ کیا جسے شیری نے سہولت سے انکار کر دیا تھا۔

"جی الحمدللہ۔ آپ بتایئے مجھے یہاں بلانے کی وجہ؟"

شیری بہت پر تکلف گفتگو کر رہا تھا۔

دراصل ایک نیا مشن ہے آپ کے پہلے مشن کی کامیابی کی اطلاعات مجھے بھی بر وقت ملتی رہی ہیں۔ آپ"
"کی قابلیت کی وجہ سے آپ کو ایک نیا مشن دیا جا رہا ہے کیا آپ اس کے لیے تیار ہیں؟

کرنل صاحب نے اپنے بلانے کا مقصد بتایا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی بالکل اگر آپ مجھے اس مشن کے بارے میں تھوڑی سی معلومات دے دیں تو یہ مجھے دماغی طور پر اس" " کے لئے تیار ہونے میں مددگار ثابت ہوگا

شیری نے اپنے خیالات سے آگاہ کیا تھا۔

دراصل ایک بہت بڑا گروہ دہشتگردی کے ارادے سے ہمارے ملک میں چھپا بیٹھا ہے ان کے لیڈر تک" پہنچنا ہمارا مقصد ہے اور یہ ایک بہت بڑا مشن ہے اور یہ آپ کے حوالے کیا جارہا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ آپ کے ساتھ ایک فوجیوں کی ٹیم بھی بھیجی جائے گی۔آپ کے ساتھ ہمارا ہر وقت کونیکشن رہے گا کوئی بھی مسئلے کی صورت میں آپ ہم سے فوری رابطہ کریں گے اور یہ مشن آپ کو اس امید پہ دیا جارہا ہے کہ " آپ اپنے پرانے مشنز کی طرح اس مشن میں بھی کامیاب ہوکر لوٹیں گے

جی انشاءاللہ اس گروپ کے بارے میں مجھے مزید تفصیلات چاہیے" شیری نے کہا تھا۔"

ٹھیک ہے آپ کو ای میل کردی جائیگی۔ایک اور بات آپ کو اس مشن کے لیے دوسرے ملک روانہ کیا" جائے گا کیونکہ دہشت گرد گروپ تو پاکستان میں موجود ہے۔ لیکن اس کا سربراہ باہر بیٹھا ہمارے لیے مشکلات کھڑی کررہا ہے۔آپ کو افغانستان بھیجا جائے گا اور وہاں پر ہی دہشت گرد گروپ کا سربراہ موجود ہے۔وہ ہمارے ملک کے مستقبل کو یعنی کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو نشے کا عادی بنارہے ہیں اور انکی یوں تربیت کردیتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے خلاف ہوجاتے ہیں اور بہت سے غلط کاموں میں ملوث ہوجاتے ہیں.وہ یہاں اپنے دوسرے ساتھیوں کو اپنے پیغامات اور احکامات پہنچادیتا ہے جو آگے اس کے حکم کی تکمیل " کرتے ہیں

سامنے بیٹھا شخص بولا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یس سر اس مشن کے لیے میں اپنی جان تک لگا دوں گا انشاءاللہ فتح ہماری ہی ہو گی اوکے اب میں چلتا"

" ہوں۔۔

شیری نے جانے کی اجازت چاہی تھی۔

ماہی دم سادھے اسے ہی سن رہی تھی اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سانس نہیں لے سکے گی شیری کے دور جانے کا خیال ہی اتنا اذیت ناک تھا کہ اس سے آگے کچھ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

"ماہی؟؟؟"

شیری نے نرمی سے اسے بلایا تھا۔

تم اپنے شوہر کو نہیں روکو گی ناں؟ ان لوگوں سے لڑنے کے لیے جو ہمارے ملک کو نقصان پہنچا رہے ہیں" اور بے قصور شہریوں اور بچوں کو نشے کی لت لگا رہے ہیں. اس ملک کو تباہ کر رہے ہیں تم مجھے اس محاذ پر لڑنے دو گی نہ ماہی؟" شیری نے پوچھا تھا۔

شہریار میں نہیں چاہتی کوئی بھی ہمارے ملک کو نقصان پہنچائے یہ ملک ہمارے آباؤاجداد نے بہت سی" قربانیوں سے حاصل کیا ہے۔ ہم اسے یوں تباہ و برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتے تم جاؤ ضرور جاؤ اور ان سے جیت کر آؤ۔۔ میری، بی جان کی ہم سب گھر والوں کی دعائیں اور سب پاکستانیوں کی دعائیں تمہارے ساتھ ہیں "انشاءاللہ آپ سب جیت کر ہی آئیں گے۔۔

ماہی کی آنکھوں میں آنسو اور اس کا لہجہ بہت مضبوط تھا۔ شیری نے بڑے پیار سے اسکے آنسو صاف کیے تھے اور مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔

" فلائٹ کب کی ہے تمہاری؟ میں پیکنگ کر دوں؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کل رات کی فلائٹ ہے اور تیاری کچھ اتنی خاص نہیں کرنی بس تھوڑے سے کپڑے رکھنے ہوں گے اور" ضروری فائلز ہیں جو میں کل آفس سے لے لوں گا تمہیں فکر کی ضرورت نہیں ہے۔ماہی ایک بات کہوں؟ " امید ہے تمہیں بری نہیں لگے گی۔

ہاں ضرور؟" ماہی نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔"

"دراصل میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنی نئ زندگی کی شروعات میرے اس مشن کے بعد کریں۔۔؟"

مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے انشاءاللہ تم کامیاب ہو کر ہی لوٹو گے۔اور تب تک ذہنی طور پر پر سکون بھی" "ہو گے۔۔

" ہاں جی انشاءاللہ"

شیری نے مسکرا کر اس کو دیکھا تھا

☆☆☆☆☆☆☆

آج تھا ماہی اور شیری کا ولیمہ اس لیے سبھی لوگ بہت ایکسائیڈ تھے کیوں کے یہ شادی کا آخری فنکشن ہوتا ہے۔شام کو ہی ماہی اور شیری کو تیار ہونے بھیج دیا گیا تھا ماہی کو تو پارلر بھیج دیا گیا تھا جبکہ شیری کو اس کے کمرے میں زبردستی تیار ہونے بھیجا گیا تھا۔ماہی آج بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی پیچ کلر کی فراک میں چھوٹی سی بچی ہی لگ رہی تھی۔کوئی اسے دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ ولیمہ کی دلہن ہے دوسری طرف شیری بھی بلیک کلر کے پینٹ کوٹ میں بہت شاندار لگ رہا تھا۔سب لوگ ہال میں پہنچ چکے تھے بس انتظار تھا دولہا اور دلہن کا وہ دونوں بھی اب ہال کے مین دروازے تک پہنچ چکے تھے۔مووی میکر کے کہنے پر شیری نے ماہی کا ہاتھ تھاما تھا اور اس نے یہ ہدایت دی تھی کہ دولہا اور دلہن جب آئیں گے تو دروازے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کھلیں گے اور اس وقت حال کی ساری لائٹس بند کر دی جائیں گی لائٹس ہو نگی تو صرف دولہا دلہن کے چہروں پر جس سے ایک خوبصورت منظر پیدا ہو جائے گا۔ مووی میکر کے کہنے پر ایسا ہی کیا گیا تھا۔ پر ارمان سے کچھ بھی توقع کیا جا سکتا تھا۔ اس نے ابھی اپنے وولٹ والا بدلہ بھی تو شیری سے لینا تھا یہ اس کے لئے بہترین موقع تھا۔ حال کی ساری لائٹس بند کر دی گئی تھیں. ایک دم سے دروازہ کھلا تھا۔ شیری ماہی کا ہاتھ تھامے ہوئے جان لیوا مسکراہٹ کے ساتھ اندر داخل ہوا تھا ماہی بھی اس کے ساتھ قدم ملا کر چل رہی تھی۔ ابھی ان لوگوں نے پہلا قدم ہی ہال کے اندر رکھا تھا جب میوزک زوردار آواز سے بجنا شروع ہوا تھا

اے راہ حق کے شہیدوں۔۔۔

وفا کی تصویروں۔۔۔

تمہیں وطن کی ہوائیں سلام کہتی ہیں۔۔۔

اے راہ حق کے شہیدوں۔۔۔

وفا کی تصویروں۔۔۔

تمہیں وطن کی ہوائیں سلام کہتی ہیں۔۔۔۔

اس میوزک کے بجنے سارا حال قہقہوں کی آوازوں سے گونج رہا تھا۔ شیری اور ماہی بھی حیران ہوئے تھے کہ بجائے "تو نے ماری اینٹریاں" جیسے گانے کے انہوں نے اس طرح کا ترانہ لگا دیا تھا۔۔ شیری نے سب سے نگاہ بچا کر ارمان کو بچ کے رہنے کا اشارہ کیا تھا اور ارمان اس کے بعد ہال میں دوبارہ دکھائی نہیں دیا تھا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہریار رات کو ہی بابا سے وقت نکال کر بات کر چکا تھا۔ صرف اس نے گھر میں ماہی اور اپنے بابا کے کسی کو بھی اپنے مشن پر جانے کی اطلاع نہیں دی تھی۔

ولیمہ سے وہ کافی لیٹ فارغ ہوئے تھے جب گھر آئے تو گھر میں صرف سارے گھر والے ہی موجود تھے ۔شیری کی فلائٹ رات کو تین بجے کی تھی اس لئے اب جتنا بھی وقت تھا سارے مل کر گزارنا چاہتے تھے کیونکہ ماہی اور سکندر صاحب کو تو اس بات کا علم تھا لیکن باقیوں کو بھی تھوڑی سی سرسری اطلاع دینی تھی ۔اس وقت سب بی جان کے کمرے میں موجود تھے۔

"امی جان آپ سے بات کرنی تھی؟"

شیری نے موقع دیکھ کر بات کا آغاز کیا تھا۔

ہاں بولو بیٹا کیا بات ہے؟"فرزانہ بیگم بولی تھیں۔"

وہ دراصل میں آپ سب کو بتانا چاہتا تھا کافی دنوں سے لیکن شادی کی مصروفیت کی وجہ سے ٹائم ہی نہیں" "ملتا رہا اس لیے دراصل بات یہ ہے کہ۔۔۔۔

شیری نے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔

"بولو بیٹا کیوں پریشان کر رہے ہو؟"

بی جان کی آواز آئی تھی وہ اس کے لب و لہجے سے ہی پریشان ہو گئی تھیں۔

جی بی جان دراصل بات یہ ہے کہ مجھے ایک نیا مشن دیا جا رہا ہے اور اس مشن کے لیے مجھے جلد ہی روانہ" "ہونا ہے۔آج رات تین بجے مجھے اس کے لیے نکل جانا ہے۔ انشاءاللہ ہماری جلد ہی ملاقات ہو گی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شیری نے بالآخرانہیں تھوڑی سی بات بتادی تھی کیونکہ اسے ساری بات بتانے کی اجازت نہیں تھی وہ محض کچھ ہی بھروسہ مندوں کو بتاسکتا تھا کیونکہ خواتین کے منہ سے اکثر باتیں نکل جایا کرتی ہیں لیکن اس نے صرف ماہی پر بھروسہ کیا تھاابوجان کو تواس نے بتاناہی بتانا تھالیکن ماہی اس کی ہمسفر تھی اوراس کے لیے بہت پریشان ہوجاتی تھی اس لئے اس نے اسے ساری معلومات بتادیں تھیں۔۔تاکہ اگراسے واپس گھر لوٹتے ہوئے زیادہ دیر بھی ہوجائے توماہی پریشان نہ ہوں بلکہ ثابت قدم رہے۔۔کمرے میں کچھ دیر کے لیے خاموشی رہی تھی

"پربیٹاماہی کا بھی توسوچوابھی کل ہی توتم لوگوں کی رخصتی ہوئی ہے اس کے دل میں بھی تو ارمان ہوں گے ناں۔تم تھوڑی دیر کے لیے پینڈنگ کردونایہ مشن "

فرزانہ بیگم بولی تھی انہیں اپنی بہوکا بہت خیال تھا۔

"شیری بیٹادیکھومیں تمھیں روکوں گی ہرگزنہیں پرتم تھوڑے دن کے لیے اسے ٹال نہیں سکتے کیا؟"

سعدیہ بیگم نے بھی اس گفتگومیں حصہ لیا تھاجبکہ سکندرصاحب اورماہی خاموش تماشائی بن کریہ سارامنظر دیکھ رہے تھے۔ماہی اس وقت کن ضبط کے مراحل سے گزررہی تھی یہ اس کے اوراس کے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا۔پروہ بھی شہریار سکندرعلی خان کی بیوی تھی وہ بھی اپنے جذبات چھپانے میں ماہر ہوگئی تھی اب اس کے چہرے سے اس کے جذبات کا کوئی دوسرابالکل بھی اندازہ نہیں لگاسکتا تھا۔باقی سب لوگ خاموشی سے ان کی گفتگوسن رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امی جان چچی جان میرا فرض میرے لیے سب سے اہم ہے۔اور رہی بات ماہی کی تو ماہی کو میں سمجھا چکا ہوں وہ ان شاءاللہ بلکل بھی پریشان نہیں ہو گی اور اس کو میرے مشن پر جانے سے کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ بھی انشاءاللہ میری سلامتی کے لیے دعا گو رہیں۔۔"

شہریار نے بڑے پیار سے ان دونوں کے ہاتھ تھام کر ان دونوں کو سمجھایا تھا۔۔

"انشاءاللہ اس مشن میں بھی فتح ہماری پاکستان فوج کی ہی ہو گی۔۔"

وہ اپنی آنکھوں میں پختہ عزم کی چمک لیے بولا تھا۔۔

" انشاءاللہ بیٹا خدا تمہارا حامی و ناصر ہو"

بی جان، سعدیہ بیگم اور فرزانہ بیگم تینوں ایک ساتھ بولی تھیں۔۔۔

باقی سب حاضرین نے انشاءاللہ بولا تھا شہریار نے مسکرا کر ایک دفعہ اپنی فیملی کو دیکھا تھا وہ نہیں جانتا تھا اب وہ دوبارہ اپنی فیملی کو دیکھ سکے گا بھی یا نہیں۔۔ کچھ ہی دیر بعد اسکی فلائٹ کا ٹائم ہو گیا تھا سکندر صاحب خود اس کو ایئرپورٹ میں چھوڑ آئے تھے کیونکہ باقی سب گھر والوں کو یہی پتا تھا کہ وہ اپنا یہ مشن بھی پاکستان میں ہی کمپلیٹ کرے گا لیکن کسی کو بھی اس مشن کی ساری تفصیلات نہیں معلوم تھیں۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

شہریار کو خدا حافظ کہنے کے بعد وہ سیدھا اپنے کمرے میں آئی تھی کمرے میں آکر اس کا ضبط ایک دفعہ پھر سے ٹوٹ گیا تھا لیکن اس نے جلدی خود پر قابو پا لیا تھا۔کیونکہ شہریار جانے سے پہلے ماہی کو بہت سی ہدایات دے کر کے گیا تھا اسے سمجھا کے گیا تھا کہ فوجی کی بیوی ہونے کے ناطے اسے اب بہت مضبوط

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور ثابت قدم رہنا تھا۔پر کون جانے ابھی اسے کتنی آزمائشوں سے گزرنا ہے۔۔زندگی امتحانات اور آزمائشوں کا نام ہے اور ماہی نے اپنی اصل زندگی تو اب گزارنی تھی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

شہریار نے وہاں پہنچ کر سارے انتظامات خود سنبھال لیے تھے۔وہ اس سنجیدہ معاملے میں کسی کی بھی مداخلت نہیں چاہتا تھا۔وہ ابھی اپنے آفس کے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا جب اس کا ماتحت آیا

السلام علیکم سر "حمزہ نے آتے ہی سلام کیا تھا۔"

"وعلیکم السلام جی بتائیں ابھی تک آپ کو کتنی انفارمیشن ملی؟"

شہریار ان سب سے بہت ہی فارمل لہجے میں بات کرتا تھا۔

سر ابھی تک اس گروپ کے سربراہ کا اتنا ہی پتہ چلا کہ اس کو بگ باس کے نام سے جانا جاتا ہے لیکن اس "کے ٹھکانہ کا ابھی کچھ علم نہیں ہو سکا۔باقی معلومات حاصل کر رہے ہیں۔۔"

حمزہ نے ساری معلومات جو ابھی تک اس کو معلوم تھی وہ شیری تک پہنچا دی تھیں۔۔

بہت خوب! میں چاہتا ہوں کہ ہم جلد از جلد اس کے بارے میں ساری معلومات اکٹھی کر لیں میں جانتا" ہوں کہ اس میں بہت وقت لگے گا لیکن ہمیں ثابت قدم رہنا ہے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر ہی واپس "اپنے وطن لوٹنا ہے

جی سر انشاءاللہ "حمزہ نے اسے سلیوٹ کیا تھا اور واپسی کی راہ لی تھی۔"

☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہی اب اسپتال میں جاب کرنے لگی تھی وہ اپنی زندگی میں کافی مصروف ہوگئی تھی اسے اکثر رات کو نائٹ ڈیوٹی کے لیے بھی بلا لیا جاتا تھا۔اور شاید یہ مصروفیت اس کے لیے اچھی تھی کیونکہ ویسے وہ شیری سے بہت اداس ہو جایا کرتی تھی۔آج بھی اس کی نائیٹ ڈیوٹی تھی وہ ڈیوٹی کر کے فارغ ہوئی تو پھر اسے گھر جانے کا خیال آیا تھا۔اس نے اپنے بیگ سے فون نکالا اور ارمان کو کال ملائی تھی۔

ہیلو؟"ارمان کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز آئی تھی یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ بہت گہری نیند سویا ہوا تھا" اور اس فون کال نے اس کی نیند میں خلل ڈال دیا تھا۔

ہیلو ارمان میں فارغ ہوگئی ہوں۔تم پلیز مجھے ہسپتال سے واپس لے آؤ"ماہی نے اپنا فون کرنے کا مقصد" بتایا تھا۔

"اوکے بھابھی آرہا ہوں۔۔"

ارمان نے اتنا کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔

ماہی اب وہاں بیٹھی انتظار کر رہی تھی وہ ویٹنگ روم میں بیٹھی ہوئی تھی اور وہاں سے بالکل سامنے اسے ایک آئسکریم کی شاپ نظر آرہی تھی۔آئسکریم کی شاپ کو دیکھ کر بہت سی خوبصورت یادوں نے اسے آگھیرا تھا۔وہ وقت جب شیری اسے دلہن کی روپ میں آئس کریم کھانے کے لئے لے گیا تھا۔وہ بے اختیار اٹھی تھی اور نہ جانے کب اس نے اپنے لئے وہاں پر ایک آئسکریم کا آرڈر بھی دے دیا تھا۔وہ آئس کریم کھاتے ہوئے بہت سے خوشگوار پلوں میں کھوئی ہوئی تھی جب اسے زور سے کسی نے بازو سے ہلایا تھا۔اس نے گھبرا کر نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے ارمان غصے سے اسی کو ہی گھور رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارمان نے ماہی کا فون بند کیا اور فریش ہو کے گاڑی نکال کر ماہی کو لینے چلا گیا تھا لیکن وہاں جا کر اس کا دماغ گھوم گیا تھا جب پورے ہوسپٹل میں ڈھونڈنے کے بعد بھی اسے کہیں بھی اپنی بھابھی نظر نہ آئی۔ آدھے گھنٹے بعد جب اسے ماہی نظر نہ آئی تو وہ گھر جانے کے لیے واپس گاڑی میں آیا تھا گاڑی میں بیٹھ کر اس کی نظر سامنے موجود آئسکریم پالر پر پڑی تھی۔ وہاں پر پہلی ہی ٹیبل میں اس کی بھابھی بڑے مزے سے آئس کریم کھانے میں مصروف تھی۔ وہ اپنا سر پکڑ کر رہ گیا تھا۔ وہ فوراً وہاں گیا اور جا کر ماہی کو زور سے ہلایا تھا۔

بھابھی کیا کرتی ہیں آپ! یہ صبح صبح آئسکریم کون کھاتا ہے؟؟ میں آدھے گھنٹے سے آپ کو ڈھونڈ کر خوار "
" ہو رہا ہوں اور آپ یہاں ہیں

ارمان غصے لیکن مدھم لہجے میں بولا تھا کیونکہ اس وقت آئسکریم پالر میں صرف وہی ایک آئس کریم کھانے کے لیے موجود تھی۔

" اوسوری مجھے بالکل بھی ٹائم گزرنے کا پتا ہی نہیں چلا چلو چلتے ہیں"

ماہی نے فوراً شرمندہ ہوئی تھی کیونکہ وہ واقعی ہی بے خبری کے عالم میں اتنا ٹائم وہیں گزار چکی تھی۔۔

جی بھابھی چلیں۔ ورنہ لوگ یہاں آپ کو صبح صبح آئس کریم کھانے کے چکر میں مشکوک نظروں سے "
" دیکھ رہے ہیں

ارمان نے اسے اطلاع دی تھی۔

مجھے یہ لوگ مشکوک نظروں سے دیکھ کر بھی دکھائیں! منہ توڑ دوں گی سب کا۔ انھیں نہیں پتا کیا میں "
" فوجی کی بیوی ہوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہی کی آنکھوں میں اس وقت چمک آئی تھی وہ ارمان نے تو نہیں دیکھی تھی پر اگر شیری ہوتا وہ ضرور اسے دیکھ کر خوش ہو جاتا۔۔

" بھابھی ایسا کرتے ہیں گھر بعد میں جائیں گے پہلے میں آپ کو ادھر مائیک اور سپیکر لا دیتا ہوں آپ پہلے اعلان کر لیں کہ آپ فوجی کی بیوی ہیں۔ پھر بعد میں آرام سے گھر چلے جائیں گے ٹھیک ہے ؟"

"ہاں بہت اچھا آئیڈیا ہے ارمان جلدی کرو۔"

ماہی فوراً خوش ہوتے ہوئے بولی تھی۔

" اف۔۔۔۔بھابھی میں مذاق کر رہا ہوں چلیں گھر اب۔"

ارمان جل کر بولا تھا۔۔

" اوکے چلو میں بھی تو کب سے یہی کہہ رہی ہوں کہ گھر چلتے ہیں۔ تم ہی اعلان کروانے کے چکر میں پڑ رہے ہو "

ماہی اپنے سٹائل میں بول کر آگے بڑھ گئی تھی جبکہ پیچھے ارمان نے شکر کیا تھا کہ ماہی کو بلآخر بات سمجھ میں آ گئی تھی ۔

☆☆☆☆☆☆☆

السلام علیکم شیری سر" فون حمزہ کا تھا۔"

"وعلیکم سلام بتاؤ حمزہ کیا خبر ہے ابھی تک؟"

شیری نے ساتھ ہی پوچھا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی سر ابھی ابھی خبر ملی ہے کہ بگ باس نے پاکستان سے کچھ بچے مزید منگوائے ہیں اور وہ ہر دفعہ مختلف "
" نمبرز سے اپنے بندوں سے رابطہ کرتا ہے تاکہ کسی دوسرے کو اس کے نمبرز کا علم نہ ہو سکے

اوکے اوکے بس یہ آخری دفعہ ہے جب اس نے یہ بچے منگوائے ہیں اب وہ کسی کو بھی اپنے مقصد کے لئے "
استعمال نہیں کر سکے گا۔۔۔"شہریار کی آواز ابھری تھی۔

"یس سر اور معلومات ملتے ہی آپ کو انفارم کرتا ہوں میں۔۔"

حمزہ کی آواز آئی تھی۔

اوکے اللہ حافظ" یہ کہہ کر اس نے فون ڈسکنیکٹ کر دیا تھا۔"

☆☆☆☆☆☆☆

شیری اپنے آفس میں بیٹھا کچھ دیر پہلے بھیجی جانے والی ای میل پڑھ رہا تھا جب اسے اس کے ماتحت حمزہ کی کال آنے لگی۔

السلام علیکم سر۔"حمزہ کی آواز ابھری تھی۔"

"وعلیکم سلام ہاں بولو میں ابھی تمہاری بھیجی ہوئی ای میل آئی ہی چیک کر رہا تھا۔"

جی سر بڑی مشکل سے بگ باس کی کال کی ریکارڈنگ ملی تھی وہ اپنے کسی بھی بندے سے دس سیکنڈ سے "
زیادہ بات نہیں کرتا اس بار اس نے اپنے سارے ساتھیوں کو بہت سختی سے احکامات دیے ہیں جس کی وجہ
"سے میں یہ کال ریکارڈ کرنے کے قابل ہو سکا۔۔

حمزہ تمہیں اس کے بارے میں جتنی بھی معلومات ملیں تم نے مجھے فوراً انفارم کرنا ہے اس کے بارے میں "
" ہمیں ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کا علم ہونا لازمی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یس سر میں دن رات اسی کے بارے میں انفارمیشن ڈھونڈنے میں لگا ہوا ہوں انشاءاللہ اس کے ٹھکانے " کے بارے میں بھی جلد ہی ہمیں علم ہو جائے گا

"ویری گڈ مجھے تم سے ایسی ہی امید تھی۔۔"

"Thank you sir. I'll do my best"

☆☆☆☆☆☆☆

ماہی آج اپنے ہوسپٹل کے وارڈ میں راونڈ لگا رہی تھی تبھی ایک پیشنٹ کے بیڈ کے قریب اسے شور شرابا سنائی دیا۔

وہ آگے بڑھی اور بیڈ کے پاس جا کر رک گئی۔بیڈ پر ایک بیس سے پچیس سال کی خوبصورت سے لیڈی تھی۔وہ اپنی بیماری کی وجہ سے بالکل زرد رنگ کی دکھائی دے رہی تھی۔تکلیف کے آثار اس کے چہرے پر نمایاں تھے وہ بہت مایوس لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔۔

بس اب زندگی مجھے اور مہلت نہیں دینا چاہتی۔میں چاہتی تھی میں بھی لوگوں کی طرح اپنی زندگی کو" جیوں۔اس کی رنگینیوں کو دیکھوں۔پر میں کیا کروں؟اس بیماری کی وجہ سے میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھوں گی۔مجھے تمہارے اس بڑے وسیع و عریض ہسپتال کا ایک بھی ماہر سے ماہر ڈاکٹر نہیں بچا سکتا بس اب زندگی ختم ہونے والی ہے میری ۔۔انسان کی ساری خواہشیں لامحدود ہیں اور وہ لاحاصل ہی رہتی ہیں وہ "کچھ بھی کر لے۔۔۔

ماہی کو اسکی مایوس باتیں سن کر ماضی کا ایک واقعہ یاد آیا تھا جب وہ اپنے ٹیسٹ میں پہلی دفعہ فیل ہو گئی تھی وہ ہمیشہ سے ہی اپنے تمام ٹیسٹ اور امتحانات میں اے پلس گریڈ لے کر پاس ہوتی تھی۔زندگی میں پہلی دفعہ وہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنے ٹیسٹ میں فیل ہوئی تھی اسے ناکامی ہوئی تھی اس وقت وہ بہت مایوسی سے اپنے گھر کے لان میں بیٹھی ہوئی تھی اور آنسو بہا رہی تھی۔ گھر کے اندر جاتا شیری اسے دیکھ کر واپس مڑا تھا اور لان کی طرف اس کے ساتھ آ کے بیٹھ گیا تھا۔ ماہی کے تیزی سے بہتے ہوئے آنسو اس کی نگاہوں سے چھپ نہ سکے تھے۔

"کیا ہوا ہے ماہی رو کیوں رہی ہو؟"

" کچھ نہیں ہوا تم جاؤ یہاں سے"

شہریار نے اس کی سرخ ہوتی ناک اور سرخ آنکھوں کو دیکھا تھا۔

"چلو بتاؤ شاباش مجھے نہیں بتاؤ گی تو اور کس کو بتا کے اپنا دل ہلکا کرو گی؟"

"میں آج فرسٹ ٹائم ان مائی لائف اپنے ٹیسٹ میں فیل ہو گئی ہوں۔۔"

وہ رونی صورت بنائے کہہ رہی تھی

"تو اس میں رونے والی کونسی بات ہے؟ ایک ٹیسٹ ہی تو تھا۔۔"

نہیں شیری وہ صرف ایک ٹیسٹ نہیں تھا۔ اب میں کبھی یہ نہیں کہہ سکوں گی کہ میں ہمیشہ ٹیسٹ میں "

"اے پلس گریڈ لے کر پاس ہوتی ہوں۔۔

"تو اس میں کیا ہے نا کہنا۔۔"

"شیری تمہیں مزاق لگ رہا ہے.. میں نہیں بولتی۔ مجھے تم سے بات نہیں کرنی۔۔"

" اف ماہی اچھا چلو میری بات سنو۔"

" ہاں بولو؟"

" کیا تم ٹائم ریورس کر کے دوبارہ سے جا کر ٹیسٹ میں اے پلس گریڈ لے کر آ سکتی ہو؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"نہیں۔ بھلا یہ کوئی کیسے کر سکتا ہے۔۔!"

ہاں تو یہی بات تمھیں سمجھ نہیں آ رہی۔۔؟ اگر انسان اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کو وقت پیچھے کر کے صحیح کر سکتا ہوتا تو آج ہر انسان پرفیٹ ہوتا۔ پر دنیا کے واحد پرفیکٹ انسان حضرت محمدؐ ہی تھے۔ اس لیے اس بات پر افسوس کرنے سے اچھا ہے کہ ہم آنے والے وقت کے لیے بہتر طور پر تیار ہو سکیں۔۔"

"ہاں تم سچ کہہ رہے ہو۔۔"

"اور ویسے بھی ماضی کو سوچ کر اپنا حال اور مستقبل خراب نہیں کرتے۔۔"

"پر مجھے اب ایسا لگ رہا کہ کبھی بھی اپنے ٹیسٹ میں اچھے نمبرز نہیں لے سکوں گی۔۔"

ماہی بیوقوف لڑکی کبھی بھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔۔"

"اللہ کی رحمت سے مایوسی کفر ہے۔۔

"پر میں کیا کروں؟ میں آج محنت کرنے کے باوجود فیل ہوئی ہوں۔۔"

"تو اسکا مطلب یہ تو نہیں کہ تم محنت کرنا ہی چھوڑ دو۔"

"شیری تم نہیں سمجھو گے کیونکہ تمہارے ساتھ کبھی یوں ہوا نہیں ہوا۔۔"

نہیں ماہی ضروری نہیں کہ جو آپ کے ساتھ ہوا نہ ہو وہ آپ سمجھ نہ سکیں۔۔ تم مایوس نہ ہو کیونکہ " ضروری نہیں کہ اگر ایک ٹیسٹ خراب ہو گیا تو آگے کے بھی سارے خراب ہوں گے اب دیکھو۔ ایک کسان سارا سال محنت کرتا ہے لیکن اگر اس کے کھیت پانی یا کسی دوسری چیز کی کمی کے باعث تباہ ہو جائے تو وہ کیا کر سکتا ہے سوائے پریشان ہونے کے۔ پر وہ بھی بے بس ہوتا ہے وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا اس معاملے میں. یہ سب اللہ تعالی کی مرضی ہوتی ہے وہ جو چاہتے ہیں ویسا ہی ہوتا ہے انسان ایک بے بس مخلوق ہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔اس لیے ہمیں وہ چیزیں جن کو اب ہم دوبارہ سے صحیح نہیں کر سکتے ان پر افسوس کرنے کی بجائے آگے

" آنے والے وقت کے لئے بہتر طور پر تیار ہونا چاہیے

ہاں شیری تم صحیح کہہ رہے ہو ہمیں بالکل بھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔تم تو بہت عقل مند ہو گئے ہو۔۔"

" مجھے سمجھ آگیا۔۔کیا بادام کھانے شروع کر دیے ہیں؟

نہیں گوڈ گفٹڈ صلاحیتیں بھی ہوتی ہیں کچھ۔اور تم اب آنسو صاف کرو۔ کچھ آنسو سنبھال کر"

" رکھو۔۔لڑکی کیا اپنی رخصتی پر رونا نہیں تم نے؟

"تم کبھی نہیں سدھر سکتے۔ میری رخصتی کی فکر تم نہ ہی کرو۔۔جا رہی ہوں میں۔۔"

"اڑے میرا انعام تو دیتی جاؤ۔"

کونسا انعام؟"ماہی نے اسے حیرت سے دیکھا تھا۔۔"

"!!اڑے تمھیں کچھ سمجھانا کوئی آسان کام نہیں ہے"

شیری تم نا کبھی بھی نہیں سدھر سکتے۔۔"ماہی منہ بنا کر کہہ کر اندر بھاگ گئی تھی۔"

☆☆☆☆☆☆☆

ماہی نے آگے بڑھ کر اس خاتون کا ہاتھ پکڑا اور ساتھ رکھے سٹول پر بیٹھ گئی۔

آپ اپنی زندگی سے مایوس اس قدر ہو چکی ہیں کہ اب آپ کو یہ نظر نہیں آرہا کہ آگے آپ کے لئے اللہ "

تعالیٰ نے بہت سی خوشیاں لکھی ہیں آپ اس بیماری سے اس قدر مایوس ہیں کہ آپ کے لیے آنے والے

"وقت کے لئے کوئی چارم نہیں رہ گیا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ خاتون حیرت سے ماہی کا چہرہ تک رہی تھی جبکہ ماہی نے مسکرا کر ان کو دیکھا تھا اور شیری کی ساری باتیں بہت پیار اور نرمی سے انہیں سمجھائی تھیں اور وہ بھی سمجھ گئی تھی کہ اللہ تعالی کا نظام سب سے بہترین ہے اور بے شک وہ جانتا ہے کہ ہمارے لئے کیا بہتر ہے اور اس نے ہماری قسمت میں سب سے بہترین ہی لکھا ہے۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

شہریار ابھی اپنے سیف ہاؤس میں پہنچا تھا جب اس کے فون میں کال آنے لگی۔کال حمزہ کی تھی۔وہ صوفے پر بیٹھا اور کال رسیو کی۔

"ہاں حمزہ بتاؤ کیا خبر ہے؟"

سر جو میں نے آپ کو اس دن کہا تھا کہ بگ باس نے پاکستان سے مزید بچے منگوائے ہیں۔اس کی کال ریکارڈنگ سے ثابت ہو رہا ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو یہ آرڈرز دیئے ہیں کہ وہ جلد از جلد بلکہ کل ہی ان بچوں کو اپنے یہاں والے مخصوص اڈے پر بلا لے گا۔اس کے لیے ہمیں جلد ہی کوئی کاروائی کرنی پڑے گی"

حمزہ نے اسے تمام معلومات سے آگاہ کیا تھا۔

"ٹھیک ہے اس کا بھی کوئی بندوبست کرتا ہوں میں ابھی۔۔"

حمزہ سے بات کرنے کے بعد اس نے فوراً کرنل جہانگیر شاہ کو کال ملائی تھی جو کچھ ہی سیکنڈز میں اٹھالی گئی تھی۔۔حال احوال پوچھنے کے بعد وہ سیدھا اصل بات پر آئے تھے

"جی بتائیں آپ کی پروگریس کہاں تک پہنچی؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر وہ بگ باس پاکستان سے بچے منگوانے کے چکروں میں اور اس نے کل کا دن ہی ڈسائیڈ کیا ہے مشکوک" جگہوں کے نام میں نے آپ کو ای میل کر دی ہے آپ وہاں کی چیک پوسٹ کو مزید سخت کروا دیں وہاں پر ڈیوٹی پر موجود تمام افسران کو مزید سخت ہدایت دیں اور انہیں محتاط ہونے کا کہہ دیں۔ انشاءاللہ وہ

"اب اپنے بدترین مقاصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکے گا۔۔۔

انشاللہ میں سب کو ہدایت دے دیتا ہوں تم لوگ بھی اپنی ڈیوٹی مزید محتاط ہو کر کرو۔ وہ کوئی عام بندہ نہیں" ہے وہ بہت سے دہشت گرد تنظیموں میں ساتھ کام کر رہا ہے اور وہ تم لوگوں کے بارے میں بھی جلد ہی "معلومات حاصل کر لے گا اس لئے مزید محتاط رہو۔۔

"او کے سر میں اب فون رکھتا ہوں۔۔"

الوداعی کلمات کہہ کر فون بند کر دیا گیا تھا

☆☆☆☆☆☆☆

رات کے آخری پہر ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔ سوائے چھوٹی چھوٹی مخلوقات کی آوازوں کے اور کوئی بھی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی ایسے میں ایک ٹرک جو باہر سے کافی خستہ حال دکھائی دے رہا تھا وہ چیک پوسٹ کے قریب جا رہا تھا۔ اس کے آگے کی ڈرائیونگ سیٹ پر ڈرائیور اور اس کے ساتھ ایک آدمی بیٹھا تھا جو سگریٹ پی رہا تھا۔ وہ لوگ اب چیک پوسٹ کے قریب پہنچ چکے تھے چیک پوسٹ پر ڈیوٹی پر سات افراد موجود تھے جنھوں نے انہیں روک لیا تھا۔

"! صاحب باہر نکلیں آپ کی گاڑی کی تلاشی لینی ہے"

ایک افسران کے قریب آیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اگر میں نہ کرنے دوں تو؟"

ان میں سے ایک آدمی انتہائی بدتمیزی سے بولا تھا۔

"دیکھیے مسٹر شرافت سے چیکنگ کروالیں ہمیں زبردستی کرنے پر مجبور نہ کریں۔۔"

افسر پھر بھی ان کا لحاظ کر رہا تھا ۔وہ سب افسرزان کو مشکوک نگاہوں سے دیکھ رہے تھے ان میں سے دو افراد ان دونوں آدمیوں سے نگاہ بچاکر ٹرک کے پیچھے کے حصے پر جا پہنچے تھے۔اور چھان بین شروع کردی تھی بظاہر تو وہاں صرف سامان پڑا ہوا تھا پر تلاشی لیتے ہوئے ایک افسر کو سامان کے پیچھے ایک کمزور سا انسانی بازو دکھائی دیا تھا۔جسے بہت اچھی طرح چھپانے کی کوشش کی گئی تھی۔بس یہ دیکھ کر تمام سامان نیچے اتار دیا گیا تھا۔اب جو منظر سب کے سامنے تھا اسے دیکھ کر انسانیت بھی شرمندہ ہو گئی تھی۔اندر بیس سے پچیس بچے تھے جن میں بچیاں بھی شامل تھیں اور ان سب کی حالت نہایت ابتر تھی انہوں نے بڑی احتیاط سے تمام بچوں کو نیچے نکالا۔وہ سبھی بچے بہت سہمے ہوئے تھے۔ایک افسر باقی کے افسران کو اشارہ کر چکا تھا۔یہ وہی ٹرک تھا جس میں پاکستانی معصوم بچے سمگل کر کے افغانستان بھیجے جانے تھے۔

" چلو تم دونوں اب باہر نکلو تمہارا کھیل اب ختم ہوا"

ایک افسر غضب ناک آواز میں بولا تھا۔وہ دونوں آدمی باہر نکل آئے تھے اور اپنے بندوق افسرز کی طرف کی۔

اوئے(گالی) اگر اپنی اور اپنے ان بندوں کی جان سلامت چاہتا ہے تو ہمیں جانے دے ورنہ انجام کا تو خود ذمہ دار ہوگا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی جیسا آپ کہیں "ایک افسر بولا تھا جبکہ پیچھے کے تمام افسران ہلکے سے مسکرا دیے تھے۔ جو اندر" بیٹھتے ہوئے وہ دو آدمی نہیں دیکھ سکے تھے۔ ٹرک کو آگے جانے دیا گیا تھا وہ آدمی حیرت سے انہیں دیکھ رہے تھے۔ پھر وہ آگے بڑھ گئے کوئی پانچ منٹ ہی گزرے ہوں گے جب ایک زوردار دھماکے کی آواز آئی تھی اور سب بھی آفسرز سجدہ ریز ہو گئے تھے وہ آج اپنے مشن میں کامیاب ہو چکے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

"السلام علیکم کرنل سر"

"وعلیکم سلام کیا خبر ہے جوان؟ چیک پوسٹ پر صحیح طرح ڈیوٹی کی؟ اور ٹرک پکڑا گیا؟"

وہ شاید ایک اچھی خبر ہی سننا چاہتے تھے اور افسر نے ان کی یہ چاہت پوری کی تھی۔

جی سر ابھی دس منٹ پہلے ہی ٹرک آیا تھا اور وہاں سے ہم نے سب بچوں کو زندہ سلامت باہر نکال لیا تھا۔" ان میں بیس سے پچیس کی تعداد میں بچے شامل ہیں جن کی حالت بہت ہی خراب ہے وہ دو آدمی تھے اور اس بات کا یقین کر لینے کے بعد کہ یہ وہی گروپ ہے ہم نے انکی ٹرک کے نیچے ایک Time Bomb فکس کر دیا تھا اور انہیں جانے کی اجازت دی تھی اور خوشی خوشی گئے اور پورے پانچ منٹ بعد ایک زوردار دھماکے کی آواز آئی تھی۔۔ "

"Good Job Officers"

کرنل جہانگیر کی آواز سے خوشی ظاہر ہو رہی تھی۔

" تھینک یو سر "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھوڑی سی مزید بات کر کے کرنل نے فون بند کر دیا تھا اور ساتھ ہی شہریار کو فون ملا کر خوشخبری سنائی تھی

۔

" بہت مبارک ہو سر آپ کو ہم اپنے پہلے قدم میں کامیاب ہوئے ہیں"

"ہاں اگر تم بروقت اطلاع نہ دیتے تو یہ کبھی بھی ممکن نہ ہوتا شاباش جوان مجھے تم پر فخر ہے۔۔"

" تھینک یو سر"

☆☆☆☆☆☆☆

"Sir Hamza Ali speaking. Pick up the call It's urgent"

شہریار ابھی اپنے بیڈ پر لیٹا ہی تھا جب اسے واٹس ایپ پر ایک وائس میسج رسیو ہوا۔اس نے فوراً حمزہ کو کال ملائی تھی۔

"ہاں حمزہ بولو کیا خبر ہے؟"

سر ایک گڈ نیوز ہے کہ بگ باس کو اطلاع مل گئی ہے کہ اس کے آدمیوں کو مار دیا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ کہ "

" جو بچے اس نے منگوائے تھے وہ اب اس تک نہیں پہنچ سکیں گے اور ایک اور بری خبر ہے

وہ تو اس کو جلد یا بدیر علم ہو ہی جانا تھا خیر تم بری خبر بتاؤ" شیری نے پرسکون لہجے میں پوچھا تھا۔"

سر وہ یہ کہ اس کو آپ کے بارے میں علم ہو گیا ہے کہ یہاں پر آپ کے انڈر پاکستانی ٹیم موجود ہے جو کہ "

"بگ باس کے مقاصد کو ناکام بنانا چاہتی ہے۔

حمزہ کی آواز گھبرائی ہوئی تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حمزہ میرے بھائی اس میں گھبرانے کی بات نہیں ہے اسے اس بات کا علم ہو ہی جانا تھا خیر اب مجھے زیادہ "
"مزہ آئے گا۔ کیونکہ میرے دشمن کو میرے بارے میں علم ہو چکا ہے۔۔

"سر آپ اتنی آسانی سے یہ بات کیسے کہہ سکتے ہیں آپ کو پتا ہے وہ بہت خطرناک بندہ ہے۔"

حمزہ اب بھی پریشان تھا۔

کوئی بات نہیں حمزہ مجھے پتا ہے کہ وہ بہت سی انٹرنیشنل دہشت گرد تنظیموں کے لیے کام کرتا ہے اور منہ "
"مانگا معاوضہ کماتا ہے۔۔

آپ یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی اتنے پر سکون ہیں کہ آپ کے اتنے بڑے دشمن کو آپ کے بارے میں "
"! علم ہو چکا ہے کہ آپ ان سب کے پیچھے ہیں

ہاں میں بالکل پر سکون ہوں کیونکہ میرے ساتھ میرے ماں باپ میرے گھر والوں اور میری پوری قوم "
" کی دعائیں ہیں انشاءاللہ ہم کامیاب ہو کر ہی لوٹیں گے

" انشاءاللہ سر "

" اوکے میں اب تھوڑی دیر آرام کرنا چاہتا ہوں تم سے کل بات ہو گی۔اللہ حافظ "

شیری نے اتنا کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔اس کے فون بند کرتے ساتھ ہی ایک اور فون ریسیو ہوا تھا جو اس نے حمزہ کی کال سمجھتے ہوئے اٹینڈ کر لی تھی۔

"ہیلو ہاں حمزہ کیا بات ہے اب؟"

"حمزہ نہیں تیرا باپ بول رہا ہوں (گالی)"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شیری فوراً سیدھا ہو کر بیٹھا تھا اس نے ایک نظر موبائل پر دیکھا جہاں ان نون نمبر نظر آ رہا تھا اس نے پھر فون کو کان کے ساتھ لگایا۔

"کون بات کر رہا ہے؟"

وہی جس کے کام میں تو بار بار ٹانگ اڑا رہا ہے تجھے میں کب سے اگنور کر رہا ہوں لیکن تیری عقل ٹھکانے "لگانی پڑے گی "

" اوا چھا تو ہے! تو اپنا نام تو بتا کیونکہ تجھے بگ باس کہنا مجھے بالکل بھی پسند نہیں"

شہریار یوں بولا تھا جیسے اپنے کسی پرانے دوست سے بات کر رہا ہو دوسری طرف بگ باس اس کے اس لہجے پر جھلا کر رہ گیا تھا۔

تو مجھے سنجیدہ نہیں لے رہا؟ تو مجھے عام بندہ سمجھ رہا ہے؟ تجھے پتا بھی ہے میں تیرے ساتھ کیا کچھ کروا سکتا"

ہوں؟"

بگ باس نے جیسے شہریار کو دھمکی دی تھی۔

مسٹر جب تک میں تمہیں اجازت نہ دوں تم میرے ساتھ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔اور رہی بات کہ میں" تمہیں عام بندہ سمجھ رہا ہوں تو ہاں میں تمہیں عام بندہ ہی سمجھ رہا ہوں۔بہت جلد تم اپنے انجام کو پہنچ جاؤ " گے اور تم اپنے انجام کو میرے ہی ہاتھوں سے پہنچو گے انشاءاللہ

" یہ منہ اور مسور کی دال!! (گالی) اپنی اوقات سے اونچے خواب نہ دیکھ! منہ کے بل گرے گا تو"

" چل دیکھ لیتے ہیں تجھ جیسا بدمعاش جیتے گا یا مجھ جیسا خدا کا مجاہد"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہریار کے اتنا کہتے ساتھ ہی فون بند ہو چکا تھا شہریار نے فون پر دیکھا تو پورے بیس سیکنڈ کی کال ہوئی تھی تاکہ شہریار کال سینٹر سے اس کے بارے میں معلومات نہ نکلوا سکے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

"بلال کو فوراً اندر بلاؤ مجھے اس سے بہت ضروری کام ہے۔"

بگ باس نے اپنے ایک آدمی کو بولا تھا۔

"جی باس آپ نے بلایا؟"

بلال نے بگ باس کے عالیشان کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا تھا اس کمرے میں صرف اس کے بھروسہ بندوں کو آنے کی اجازت تھی۔

" ہاں بلال تم سے ایک بہت ضروری کام تھا۔ آؤ بیٹھو"

بگ باس نے اسے ایک طرف بیٹھنے کی اجازت دی۔

یہ لو نمبر۔ یہ نمبر جس کسی کا بھی ہے مجھے اس کے بارے میں تمام معلومات چاہیے سمجھ گئے؟ اس کا نام" شہریار سکندر ہے اور پاکستان آرمی میں بہت شہرت رکھتا ہے نیا ہی بندہ ہے مجھے اس کے بارے میں ساری کی ساری انفارمیشن چاہیے۔۔"

"جی بالکل۔۔ میں ساری معلومات اکٹھی کر کر آپ کو فوراً انفارم کرتا ہوں۔"

بلال یہ کہتے ساتھ کمرے سے باہر جا چکا تھا کیونکہ بگ باس کو اپنے کاموں میں تاخیر پسند نہیں تھی .

☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہریار آرام کی غرض سے لیٹا تھا۔پر اسے کب سے بے چینی نے گھیرا ہوا تھا وہ عجیب قسم کی سوچوں کا شکار تھا اسے بار بار ماہی کی یاد ستا رہی تھی آخر کار دل و دماغ کی جنگ سے جان چھڑا کر اس نے ماہی کے نمبر پر کال ملائی۔

ماہی اس وقت عشاء کی نماز پڑھ کر جائے نماز پر بیٹھی اپنی اور اپنے گھر والوں کی،اپنے اور شیری کی آنے والی زندگیوں کے لیے دعائیں مانگنے میں مصروف تھی۔اکثر اوقات اسے جائے نماز پر بیٹھے بیٹھے وقت گزرنے کا پتا ہی نہیں چلتا تھا۔وہ ابھی بھی دعائیں مانگنے میں مگن تھی جب اسے فون کی آواز آئی جائے نماز کو سنبھال کر رکھتی وہ فون کی طرف مڑی تھی۔۔

"السلام علیکم۔"

"وعلیکم السلام کیسی ہو؟"

" اللہ کا شکر ہے تم بتاؤ کیسے ہو؟کام کیسا جا رہا ہے؟"

شہریار کی وہاں جانے کے بعد یہ پہلی فون کال تھی۔۔

"سب ٹھیک جا رہا ہے تم بتاؤ کیا کر رہی تھی؟"

"ہاں میں ابھی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تم نے نماز پڑھ لی؟"

"نہیں یار ابھی پڑھنے لگا تھا لیکن تھکن بہت زیادہ تھی اس لیے لیٹ گیا۔۔"

مسٹر شہریار سکندر آپ کو اس بات کا علم ہے نہ کہ نماز پڑھنے سے دل و دماغ کو سکون ملتا ہے اور ساری "

" تھکن اتر جاتی ہے؟؟؟؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہریار سکندر مجھے اس بات کا بخوبی علم ہے اور میں ابھی آپ سے بات کرنے کے بعد نماز Mrs . جی"

" بھی پڑھ لونگا۔ فکر نہیں کریں نماز پڑھ کر ہی دوسرا کوئی کام کروں گا۔

"یہ تو اچھی بات ہے۔۔"

وہ اتنا کہہ کر خاموش ہو گئی تھی۔

"ماہی ایک بات تو بتاؤ؟"

" ہاں پوچھو بندر؟"

"! یہ کیا بد تمیزی ہے ماہی ابھی تو تم نے تمیز سے میرے نام لیا تھا اور اب ساتھ ہی بندر کہہ رہی ہو"

ہاں تو پہلے تو تمہیں خوش کرنا تھا نہ میں نے کہا اتنے دن ہو گئے ہیں تو تمہیں خوش کر دیا جائے اب زیادہ"

"فری نہ ہو اور بات پوچھو کیا پوچھ رہے تھے۔۔

"تم کبھی نہیں سدھر سکتی بندر کی بندری۔۔"

" تم نے مجھے بندری کہا شیری کے بچے تمہیں چھوڑوں گی نہیں میں"

"بچوں کے بارے میں ہم بعد میں سوچیں گے ابھی فی الحال تو یہ بتاؤ کہ۔۔۔۔"

"کہ کیا اب پوچھ بھی لو اب۔۔۔"

"تم مجھے یاد تو نہیں کر رہی غلطی سے؟"

"شیری دیکھو میں بہت اچھی بچی ہوں۔ اور غلطیاں کم ہی کرنے کی کوشش کرتی ہوں

" پتا تھا مجھے تم ایک نمبر کی بد تمیز لڑکی ہو"

" تھینک یو پر اب لائف ٹائم تمہاری ذمہ داری ہوں۔ بولو نبھالو گے بد تمیز لڑکی کی ذمہ داری؟؟؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"باخوشی نبھاؤں گا۔۔"

وہ یہ سن کر مسکرادی تھی اور پھر اس نے فون بند کر دیا۔۔شہریار نے مسکرا کر ایک نظر بند ہوئی فون کال کو دیکھا اور پھر وضو کرنے کے لیے اٹھ گیا

☆☆☆☆☆☆☆

سر یہ کال والا نمبر کسی شہریار سکندر کے نام پر ہے یہ پاکستانی ہے۔ اور پاکستان آرمی میں جیسا کہ آپ نے" بتایا تھا کام کرتا ہے۔اس کی ابھی نئی نئی شادی ہوئی ہے اپنی نئی نویلی دلہن کو ایک دن بعد ہی چھوڑ کر یہاں آگیا ہے یہاں پر آپ کو پکڑنے کے چکروں میں ہے۔۔ چھوٹی سی فیملی میں رہتا ہے گھر میں سب کا لاڈلا ہے "۔اس کے دو بھائی ہیں جو کہ جڑواں ہیں۔

اونئی نئی شادی بس اس کی کوئی نہ کوئی کمزوری پکڑنی تھی۔اب دیکھ میں اس (گالی) کا کیا حشر کرتا ہوں۔۔"

" تم ایسا کرو نمبر ملاؤ اس کا

بلال نے اس کے کہنے پر نمبر ملا دیا تھا اب بگ باس اپنے آرام دے صوفے پر بڑی شان سے بیٹھ کر شہریار کے فون اٹھانے کا انتظار کر رہا تھا۔۔

ہیلو؟"اس دفعہ بھی بگ باس نے ایک نئے نمبر سے کال ملائی تھی۔۔"

سنا ہے تیری (گالی) بیوی تجھے بڑا یاد کرتی ہے۔۔تو اپنے پیارے (گالی) گھر والوں کا لاڈلا ہے۔ہو سکتا ہے" انتظار کرتے کرتے تیری بیوی اپنا دم توڑ جائے۔۔ہو سکتا ہے اس کے مرنے کا وقت قریب آگیا ہو اور اس "کی موت کا یہ مبارک کام میرے ہی ہاتھوں ہو۔۔

"!!بکواس بند کر اپنی !میری بیوی اور گھر والوں کا نام اپنی ناپاک زبان سے مت نکال"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہریار اس وقت ضبط کی انتہا پر تھا۔

دیکھ لڑکے تو ابھی نیا نیا اس فیلڈ میں آیا ہے میں تجھے بڑی دفعہ محتاط رہنے کا کہہ چکا ہوں لیکن تیری عقل" میں کوئی بات نہیں جلدی آرہی۔۔ابھی بھی تجھے آفر دیتا ہوں پانچ کروڑ لے لے اور میرے کاموں میں "ٹانگ اڑانا چھوڑ دے

تونے پاکستان کو اور پاکستان کی افواج کو سمجھا کیا ہوا ہے؟ ہم اپنے ملک کی سلامتی اور تحفظ کے عوض پانچ" "!! کروڑ روپے لیں گے

شہریار غصے سے دھاڑا تھا۔

" اچھا میری جان غصہ کیوں کر رہا ہے چل دس کروڑ لے لے اور جان چھوڑ اب میری"

تم ڈرو اس وقت سے جب تمہارا گریبان میرے ہاتھ میں ہوگا اور تم اپنی آخری سانسیں لے رہے ہوگے"
"

" بیٹا بگ باس مجھے ایسے ہی نہیں سارے کہتے تو ابھی بچہ ہے جانتا نہیں مجھے"

" مجھے تیرے بارے میں جاننے کی ضرورت بھی نہیں"

اور ساتھ ہی شہریار نے فون بند کر دیا تھا کیوں کے اس نے آج کال 30 سیکنڈ سے زیادہ کر لی تھی اور شاید بگ باس کو بھی غصے میں باتیں کرتے اس بات کا علم ہی نہیں ہو سکا تھا۔اب شہریار کا کام اور بھی آسان ہو گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہریار فون کال بند کر کے گرنے کے سے انداز میں بیڈ پر بیٹھا تھا اور پھر غصے میں سارے تکیے نیچے پھینک دیے تھے۔۔اس غلیظ آدمی کی اتنی ہمت بھی کیسے ہوئی کہ اس نے اپنی ناپاک زبان سے شہریار کے پیارے گھر والوں،اس کے اپنوں کا نام لیا تھا اور انہیں کے بارے میں گندے الفاظ بولے تھے۔۔

اس نے حمزہ کو کال ملائی تھی۔۔

"حمزہ کل مجھے ہر حال میں بگ باس کے بارے میں ساری تفصیلات چاہیے اس کے انڈر کتنے آدمی کام کر رہے ہیں اور وہ آگے کا کیا پلان کر رہے ہیں اور اس کے ٹھکانے کے متعلق مجھے ساری معلومات چاہیے۔کل صبح مجھے میرے ٹیبل پر رپورٹ مل جانی چاہیے اور میں تمہیں یہ نمبر سینڈ کر رہا ہوں اس کی مکمل تفصیل نکلواؤ "

اس نے یہ کہہ کر حمزہ کی کوئی بھی بات سنے بغیر ہی سارے احکامات دے دیئے تھے اور ساتھ ہی بگ باس کا نمبر بھی دیا تھا جس سے اس نے تھوڑی دیر پہلے کال کی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

تپتی دھوپ میں دوپہر کے وقت جب مخلوقِ خدا اپنے کام کاج سے وقفہ لے کر آرام کرنے میں مصروف تھی۔اس وقت خدا کے چند مجاہد ایسے بھی تھے جو وطن عزیز کی حفاظت و سلامتی کے لیے اپنا آرام بھلائے بیٹھے تھے۔ شہریار سکندر اس وقت اپنے دفتر میں موجود تھا اور حمزہ سمیت باقی ٹیم بھی اس کے ساتھ خصوصی میٹنگ میں شریک تھی۔

"ہاں حمزہ میں نے تمہیں کل بگ باس کے بارے میں تمام معلومات اکٹھی کرنے کا کہا تھا۔بولو کیا خبر ہے؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"جی سر میں نے پتا کروایا ہے بگ باس نوشاخ کے پہاڑی سلسلوں کے درمیان ایک سنسان سے گھر میں رہتا ہے جو باہر سے کھنڈر نما لگتا ہے۔پر اندر سے وہ گھر جدید آرائشوں سے بھرا پڑا ہے بگ باس اپنے خاص بندوں کے ساتھ رہ رہا ہے اس کے دو سب سے پرانے اور بھروسہ مند بندے پاکستان میں ٹرک والے دھماکے میں مارے جا چکے ہیں۔"

حمزہ نے اب تک کی تمام معلومات سے آگاہ کیا تھا۔

" ویری گڈ۔ اور اس کی فیملی؟؟"

"اس کی فیملی امریکہ میں مقیم ہے۔ جن میں اس کی بیوی اور دو بچے شامل ہیں"

"خیر اس کی فیملی کا اس کے جرائم سے کوئی تعلق نہیں اس لئے ہماری لڑائی میں صرف بگ باس اور اس کے ساتھیوں سے ہے جو ان جرائم میں اس کے ساتھ پیش پیش ہوتے ہیں۔۔"

"یس سر۔ اس کے علاوہ کل پاکستان میں زہریلی منشیات بھجوا رہا ہے۔اس کے پانچ بندے ایک سنسان سے علاقے میں باقی ساتھیوں کو مال دیں گے۔جو کہ اسے لے کر پاکستان روانہ ہو جائیں گے۔

اور یوں وہ پاکستان میں معصوم شہریوں کو اس کی لت لگائیں گے۔۔"

"سر پھر تو ہمیں کل ہی کوئی اہم قدم اٹھانا ہو گا ہم اس کو اس کے خطرناک مقاصد میں کامیاب نہیں ہونے دے سکتے۔"

فہد جو کہ انکی ٹیم کا ایک اہم حصہ تھا۔ وہ پر جوش ہو کر بولا تھا۔

"بالکل فہد پر اس وقت ہمیں جوش سے نہیں بلکہ ہوش سے کام لینا ہے ہمیں ایک انتہائی عمدہ منصوبہ بنانا ہو گا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہریار بولا تھا۔

"سر آپ کے پاس کوئی آئیڈیا ہے؟"

" جی میری بات آپ سبھی غور سے سنیے انشاءاللہ کل ہم اپنے مقصد میں ہر حال میں کامیاب ہونگے "

شہریار نے سب کو کل کئیے جانے والے آپریشن کے بارے میں سمجھا دیا تھا اور اب سب کل سرخرو ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

آج فارا اور مشی کا آف تھا۔ اس لئے انہوں نے مل کر ماہی کے گھر جانے کا پلان بنایا تھا۔اب وہ دونوں ماہی کمرے میں بیٹھ کر ماہی کا سر کھا رہی تھیں۔فارا اور مشی اپنی طرف سے موجودہ حال کے سب سے دکھی ترین گانے گا کر ماہی کو پریشان کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھیں۔۔

دوریاں وو گئیاں"

"پلک نوں جھپک دیاں۔۔۔۔

مشی نے اپنی طرف سے بہترین گایا تھا۔۔جبکہ ماہی نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لئے تھے۔

میرے حالات ایسے ہیں کہ میں کچھ کر نہیں سکتا"

"تڑپتا ہے یہ دل لیکن یہ آہیں بھر نہیں سکتا۔۔۔۔

اس دفعہ فارا نے گایا تھا۔وہ بھلا مشی سے کیسے پیچھے رہ سکتی تھی۔

" چپ کر جاؤ تم دونوں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہی غصے سے چیخی تھی کیونکہ اگر وہ آرام سے بولتی تو ان دونوں کی اونچی آوازوں کے سامنے اس کی آواز دب جاتی تھی۔

کیوں جی؟ آج اتنے دنوں بعد تو موقع ملا ہے تمہیں تنگ کرنے کا۔ ویسے بھی تمہاری شادی میں تو" تمہارے دولہا صاحب نے ہمیں ہماری ڈیمانڈ کے مطابق پیسے بھی نہیں دیئے اور وہ سکوں والا بدلہ بھی تو "پورا کرنا ہے ابھی ہیں ناں مشی؟

" تو شیری کے بدلے اسی سے لیناجب وہ آئے گا ابھی میری جان چھوڑو"

ماہی غصے سے بولی تھی۔

"ناجی نا آج ہی تو موقع ملا ہے اب اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے"

"شرم تو نہیں آرہی نہ تم دونوں کو؟"

بالکل بھی نہیں!" فارا اور مشی ایک ساتھ بولی تھیں۔ اور ساتھ ہی اگلا گانا شروع کردیا تھا"

"اگر تم ساتھ ہو۔۔۔۔۔"

مسی کے باقی حصہ اس کے منہ میں ہی رہ گئے تھے کیونکہ ماہی نے ایک تکیہ زور سے اس کے منہ پر مارا تھا اور نشانہ بالکل صحیح سے لگا تھا۔

"رکو تمہیں میں بتاتی ہوں۔۔۔"

مشی بھی اپنا بدلہ لینے کے لئے ماہی کی طرف بھاگی تھی پر افسوس۔۔۔ فارا پہلے ہی موقع دیکھ کر مشی کی محنت سے کی ہوئی فش ٹیل کو ماہی کے بیڈ کے سائڈ ٹیبل کے دراز کے ساتھ جو کہ لاک تھا باندھ چکی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھی۔بھاگنے کی کوشش کرتے ہوئے مشی کا سر بری طرح سے پیچھے کو جھٹکا کھا گیا تھا۔اور اس کے بال کھینچے گئے تھے۔

"آہ!!!!!!!بچو تم دونوں اب"

ماہی اور فارا قہقہہ لگاتی ہوئیں بھاگ کر لان میں چلی گئیں تھیں۔کوئی دس منٹ کے بعد مشی بھی وہاں آگئی تھی اور ان دونوں سے کوئی بھی بات کئے بغیر لان میں رکھے ہوئے بینچ پر بیٹھ گئی تھی۔اس کی شکل سے اندازہ کیا جاسکتا تھا کہ آپ اس کا موڈ سخت آف ہے کیونکہ دو گھنٹوں کی محنت کے بعد اس نے وہ فش ٹیل بنائی تھی اور اس شرارت کی وجہ سے اس کے سارے بال خراب ہو گئے تھے۔اب اپنی دوست کو منانا بھی تو تھا اس لئے ماہی اور فارا اس کے دائیں بائیں آ گے بیٹھ گئیں تھیں۔

"سب سے مہنگی ہے۔۔

چلتی رہتی ہے۔۔۔رکتی نہیں۔۔۔۔

!!دوستی۔۔۔۔

!!تیری میری ایسی دوستی۔۔۔

ہاتھ تیرے لیے۔۔میرے لیے۔۔

سب کے لئے۔۔۔۔

!!دوستی۔۔۔۔۔

"!!ہو ہر جگہ ایسی دوستی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس دفعہ ماہی اور فارا نے مل کر یہ گانا گایا تھا اور گانا گاتے ہوئے یہ مشی کو برابر تنگ بھی کرتی رہیں تھیں۔ مشی بھی پہلے منہ بنا کر ان دونوں کو دیکھتی رہی اور پھر ہنس پڑی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

آج وہ سب ایک انتہائی اہم مقصد کو پورا کرنے جا رہے تھے۔ ان سب نے مل کر ایک ایسے شخص کا کام تمام کرنا تھا جس کی مثال ایک ایسے شخص کی سی تھی جو خود گندگی پسند ہونے کی وجہ سے گندا رہتا ہے پر دوسروں کا صاف دامن دیکھ کر ان پر بھی گندا کیچڑ اچھال دیتا ہے۔۔ وہ خود تو جرم والے کاموں میں ملوث تھا ہی پر دوسرے نوجوانوں کو بھی اپنی طرف متوجہ کر کے انہیں بھی ایسے ہی کاموں میں ملوث کر دیتا تھا۔۔

"جی میرے عزیز ساتھیوں؟ کیا آپ سب آج کے اہم مشن کے لئے ریڈی ہیں؟"

شہریار نے پرجوش ہو کر پوچھا تھا۔

"یس سر"

سب یک آواز ہو کر بولے تھے۔

یاد رکھیے آج ہم دس افراد پر ہماری پوری قوم کے تحفظ کی ذمہ داری ہے۔ ہمیں ہر حال میں کامیاب ہونا"

"ہے چاہے اس کے لئے ہمیں اپنی جان ہی کیوں نہ گنوانی پڑے۔۔

"یس سر"

"اوکے ٹیم بی آپ پہلے نکلیں گے کیونکہ آپ کا راستہ زیادہ مشکل ہے۔۔"

شہریار کے آرڈر دیتے ساتھ ہی ٹیم بی نکل چکی تھی جبکہ ٹیم اے نہیں تھوڑے وقفے کے بعد نکلنا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا جہاں بھی نظر گھمائی جاتی تھی کھنڈرات کے سوا کچھ بھی نظر نہ آتا تھا ایسے میں دو گاڑیاں آپس میں کچھ فاصلے پہ آ کر رکی تھیں۔اور ایک گاڑی میں سے سامان دوسری گاڑی میں منتقل کرنا شروع کر دیا گیا تھا۔

باس نے سخت تاکید کی ہے کہ اس دفعہ کوئی بھی غلطی نہیں ہونی چاہیے پہلے ہی بہت نقصان ہوا ہے مال کا۔" گاڑی کے ڈرائیور باہر نکل آئے تھے اور آپس میں بات چیت کر رہے تھے۔۔

ہاں یار امیں نے سنا ہے کہ چُن کے بچے منگوائے تھے انہوں نے اور ہاتھ کچھ نہ آیا نہ بچے آئے اور وہ "دونوں ساتھی بھی مارے گئے۔۔

" ہاں اس لیے بگ باس آج کل بہت غضب ناک ہوا ہے"

"چل یار ہم تو صحیح سے کر رہے ہیں نہ کام ہمیں اس سے کیا۔۔"

وہ اطمینان سے باتیں کر رہے تھے پر انہیں کیا خبر تھی کہ وہ آج کے بعد اپنا ایسا گھٹیا کام دوبارہ نہیں کر سکیں گے۔۔

باتیں کرتے شخص کی نظر سامنے سے آتے چھ افراد پر پڑی جو کہ بڑے اطمینان سے چلتے ہوئے ان کے قریب آتے جا رہے تھے۔۔

اوئے کون ہو تم لوگ؟ اور جانتے بھی ہو کدھر قدم رکھ لیا ہے؟ اپنی موت کو خود آواز دے رہے ہو تم "لوگ! ابھی بھی وقت ہے چلے جاؤ یہاں سے۔۔

ان میں سے ایک آدمی نے جیسے انہیں نصیحت کی تھی پر وہ چھ افراد ان کی باتوں پر کان نہیں دھر رہے تھے اور اپنی پیش قدمی جاری رکھی تھی۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"حاکم۔۔۔ایوب۔۔۔فیضان۔۔۔"

وہ اپنے باقی ساتھیوں کو آواز دے رہے تھے پر کوئی بھی ان کی پکار پر نہیں آیا تھا۔۔ڈرتے ڈرتے انہوں نے نظر گھما کے پیچھے دیکھا تو انکے سارے ساتھی خون میں لت پت پڑے تھے۔۔

اسی لمحے ان میں سے ایک شخص نے اپنے گن نکالی تھی پر پاکستانی سپاہیوں نے پہلے ہی ان کے سر پے اپنی اپنی بندوق تان دی تھی۔

" ! خبردار تم لوگوں کے یہ کام اب ختم"

"یار کتنے پیسے کھو گے دیں گے پر ایسے نہیں کرو۔۔۔"

ان کے ایسے کہتے ہی پاکستانی سپاہی غضبناک تاثرات لیے کھڑے ہو گئے تھے انہوں نے ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر پانچ چھ فائر کیے تھے اور وہ دونوں شخص نیچے گر پڑے تھے۔۔

ان سب مجاہدین نے ایک نظر ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھا اور ہائی فائو دیتے ہوئے آگے بڑھ گئے تھے۔۔

اسی ایک لمحے میں کراہ کر گرتے ہوئے ایک شخص نے اپنی گن سے ایک سپاہی کی طرف فائر کر دیا تھا۔۔وہ سپاہی موقع پر ہی دم توڑ گیا تھا اس کی خوبصورتی سے بنے یونیفارم پر شہریار سکندر کے نام کا ٹیگ لگا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

اس وقت پاکستان آرمی کی افغانستان بھیجی ہوئی ٹیم خصوصی میٹنگ میں شریک تھی۔

جی میرے پلان کے حساب سے ہمیں دو ٹیمیں بنانی ہوں گی" شہریار اپنی ٹیم سے مخاطب تھا۔"

سر ہم پہلے ہی تھوڑی تعداد میں ہیں اور اگر ہم دو حصوں میں تقسیم ہو گئے تو آپریشن میں مشکل پیش آسکتی ہے" فہد نے اسے اپنے خیالات سے آگاہ کیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے تمام پہلوؤں پر غور کیا ہے اور مجھے یہ تجویز ہی بہترین لگی ہے۔اب آپ سب بھی اس پلین کو غور"
سے سنیں اور اپنی رائے ضرور دیں "

اب سب ممبران ہمہ تن گوش ہو کر اسے سن رہے تھے۔

ہم دو ٹیمیں بنائیں گے ٹیم اے اور ٹیم بی.. ٹیم اے میں میں شامل ہوں گا جبکہ ٹیم بی کو حمزہ تم لیڈ کرو گے"
"

کیا سر میں ؟؟؟"حمزہ حیرت سے اسے تک رہا تھا۔"

کیونکہ یہ اس کی زندگی کا سب سے پہلا مشن تھا اور شہریار اس کو ایک اہم ذمہ داری سونپ رہا تھا۔

ہاں تم اس کے لئے بہترین ہو میں نے اپنی طرف سے بہترین ہوم ورک تیار کیا ہے مگر اس کے باوجود"
" اگر آپ کو کوئی بھی بات ناگزیر لگے یا میرے کسی بھی فیصلے کو بدلنا چاہے تو آپ کو اس کا حق حاصل ہے

جی تو ٹیم بی پہلے نکلے گی اور پاکستان میں مال بھیجنے کے بگ باس کے مشن کو ناکام بنائے گی ۔یاد رکھیں"
آپ کو اس مشن میں انتہائی ہوشیاری سے کام لینا ہو گا اور بگ باس کے اس مشن میں سارے بندے مارے
" جانے چاہیے

" جی سر"

ٹیم بی کے منتخب کردہ تمام ممبران یک آواز ہو کر بولے تھے۔

اور ٹیم بی آپ لوگ اس مشن میں اپنے کامیاب ہونے کی اطلاع مجھے دیں گے تو اسی وقت ٹیم اے بھی"
اپنے مشن میں نکل جائے گی اور ان کا مشن یہ ہو گا کہ ہم سب بگ باس کے ٹھکانے پر پہنچ جائیں گے اور
اس ناپاک آدمی کی چمڑی ادھیڑ کر رکھ دیں گے اس نے ہماری قوم کے بہت سے نوجوانوں کا جینا حرام کیا ہوا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہے۔ہم اس پر اس کی زندگی تنگ کر دیں گے۔انشاءاللہ آج ہی شام کو ہم کرنل سر کو اپنے اس مشن میں کامیابی کی اطلاع دیں گے۔۔"

"یس سر آج ہم سارے بگ باس کو جہنم واصل کر کے ہی رہیں گے۔۔"

دونوں ٹیمیں یک آواز ہو کر بولی تھیں۔۔

"I wish you all the best my dear teams "

شہریار مسکرا کر بولا تھا۔۔

"تھینک یو سر۔"

☆☆☆☆☆☆☆

" حیدر فون اٹھاؤ"

بگ باس اس وقت اپنے ناشتے سے انصاف کر رہا تھا جب مسلسل بجتی ہوئی فون کال کو حیدر کو اٹھانے کے لئے کہا۔

کال بند ہو جانے کے بعد حیدر خوفناک تاثرات سے بگ باس کو دیکھ رہا تھا۔اس وقت تک وہ بھی اپنے ناشتے سے فارغ ہو چکا تھا۔

"ہاں بولو کس کا فون تھا اور کیا کہہ رہا تھا؟"

بگ باس گلاس میں پانی ڈالتے ہوئے بولا تھا۔

"سر وہ بلال کی کال تھی ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اسے بولنے میں کافی دقت محسوس ہو رہی ہے"

حیدر نے ڈرتے ڈرتے بتایا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیوں خیر ہے کیا ہوا ہے؟ میرا سارا مال تو بخیریت اس نے وہاں تک پہنچا دیا تھا کہ نہیں؟"

بگ باس غضب ناک تاثرات لئے بولا تھا۔۔

سر وہ کہہ رہا تھا کہ وہ لوگ مال لوڈ کروا رہے تھے کہ اچانک سے کہیں سے چھے افراد آئے اور انہوں نے سب کو گولیاں مار دیں۔ سارے ساتھی مارے گئے ہیں اور مال بھی کہیں چھپا دیا گیا ہے ہمیں نہیں معلوم ہو سکا کے مال کہاں گیا۔۔ مجھے بھی تین گولیاں لگی ہیں پر اس کے باوجود آپ کے لئے ایک خوشخبری ہے ۔۔۔"

بگ باس اس وقت شدید غصے کی حالت میں تھا اس کے ہاتھ میں موجود شیشے کا گلاس اس کے غصے کا شکار ہوا تھا اور کرچی کرچی ہو گیا تھا وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ اس کا اپنا ہاتھ بھی زخمی ہو چکا ہے۔

"خوشخبری بتاؤ؟؟"

" سر وہ یہ کہ اس نے مرتے مرتے شہریار سکندر کو گولی ماردی ہے اور وہ شہید ہو چکا ہے"

آہا!!! یہ ہوئی نہ بات یقین کرو اتنا غصہ مجھے اپنے ساتھیوں کے مر جانے اور مال کے نقصان پر نہیں آیا جتنا "اس (گالی) کی موت پر مجھے خوشی ملی ہے۔۔

" پر سر پورے دو مہینے کا جمع کیا گیا مال جو اتنا مہنگا تھا وہ سارا ضائع ہو چکا ہے"

چھوڑو تم مال کو میں اور منگوا لوں گا۔۔"

" آج رات جشن کا انتظام کرو میرا وہ دشمن بھی مارا گیا ہے جس نے دو دنوں سے میرا سکون حرام کیا ہوا تھا

" تیرا سکون تو کیا تیری زندگی بھی آج میں تجھ پر حرام کردوں گا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچانک سے دروازہ زور سے ٹوٹا تھا اور اندر چھ کمانڈوز داخل ہوئے تھے۔اور گولیاں چلنے لگیں تھیں۔ سب سے آگے شہریار سکندر تھا۔ ان سبھی کمانڈوز کے چہروں پر کالی سیاہیوں کے نشان تھے جو کہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت تھے کہ یہ پاکستان آرمی کے بہادر سپاہی ہیں۔۔

"تم سبھی کون ہو اور یہاں تک کیسے پہنچے؟"

بگ باس خوفزدہ ہو کر بولا تھا۔

ایک دفعہ تو نے مجھے کال کر کے کہا تھا کہ میں تیرا باپ بول رہا ہوں پر آج میں تیرے سامنے آ کر کہہ رہا"

" ہوں کہ میں تیرا باپ آیا ہوں

"شہریار سکندر؟؟؟؟؟"

" ہاں!!! شہریار سکندر"

" پر ایسے کیسے ہو سکتا ہے اس کا تو میرے ماتحت بلال نے مار دیا ہے"

شہریار کے چہرے پر ایک سایہ آ کے گزرا تھا پر اسے ابھی کمزور نہیں ہونا تھا اسے اس دشمن کا کام تمام کرنا تھا

۔۔

"یہ ہو چکا ہے اب تو بچ کر کہاں جائے گا؟"

اتنی دیر میں حیدر جو کہ گولی لگ جانے کے ڈر سے چھپا بیٹھا تھا کہیں سے نکل کر اس نے بڑی ہوشیاری سے اپنی گن نکال کر شہریار کے کندھے پر رکھی تھی۔ جبکہ اس گھر میں موجود بگ باس کے باقی ساتھی مارے جا چکے تھے۔۔

" اپنی اور اپنے ساتھیوں کی سلامتی چاہتا ہے تو باس کو جانے دے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بگ باس نے فاتحانہ نظروں سے شہریار کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اگر میں ایسا نہ کروں تو؟"شہریار سختی سے بولا تھا۔"

اتنی دیر میں پیچھے سے فہد نے دو گولیاں سید ھا حیدر کے سینے میں اتاری تھیں اور وہ اسی لمحے زمین پر گر گیا تھا۔

"اب بتا؟؟"

"! معاف کردو شہریار بھائی آئندہ ایسا کوئی کام نہیں کروں گا"

بگ باس گڑگڑاتے ہوئے بولا تھا۔۔

" !بیٹا معافی غلطیوں کی مانگی جاتی ہے گناہوں کی نہیں"

اور ساتھ ہی شہریار نے بگ باس کے سینے میں اپنی گن کا فائر کھول دیا تھا۔اور اسے شکست سے دوچار کیا تھا۔آخر کار بگ باس "انسانیت کا دشمن" شہریار سکندر کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچ چکا تھا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

شہریار اس وقت اپنا ہوم ورک تیار کر رہا تھا جب اس کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔

"آجائیں؟"

"السلام علیکم سر آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی؟"

آنے والا شخص حمزہ تھا۔

"ہاں بولو حمزہ؟؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر دراصل میری آپ سے ایک ریکویسٹ ہے اگر آپ مان لیں تو میں زندگی بھر آپ کا شکر گزار رہوں گا"
"

"اڑے حمزہ ایسی بھی کیا ریکویسٹ ہے تمہاری؟ بتاؤ ذرا۔۔۔۔"

"سر ایکچولی میں چاہتا ہوں کہ کل ٹیم بی کے ساتھ آپ مجھے بھیجیں پر۔۔۔"

"ٹیم بی کے سربراہ کے طور پر تو میں نے تمہیں ڈسائیڈ کیا ہے لیکن پر کیا؟؟"

پر یہ کہ میں چاہتا ہوں کہ کل کے دن آپ مجھے اپنے نام کا ٹیگ دے دیں کیونکہ اگر آپ کو کوئی بھی" نقصان ہوتا ہے تو بگ باس ریلیکس ہو جائے گا اور پھر وہ اپنے حفاظت کے لیے کوئی بھی قدم نہیں اٹھائے گا ۔۔وہ آپ کو کچھ ہو جانے کی صورت میں جشن ضرور منائے گا اور اس طرح وہ بالکل اپنی حفاظت سے غافل ہو جائے گا اور اس کے گھر کے سیکیورٹی انتظامات بھی اتنے سخت نہیں ہوں گیں۔کیونکہ اس کے سارے ساتھی تو اس کے ساتھ جشن منانے میں مصروف ہوں گے اس طرح سے وہ اپنے انجام کو "بہت آسانی سے پہنچ جائے گا۔۔۔

پر میں اپنی وجہ سے تمہاری جان مشکل میں کیوں ڈالوں اور ویسے بھی وہ میرا سب سے بڑا دشمن ہے اگر" " اس نے میرے شک میں تمہیں کوئی نقصان پہنچا دیا تو میں کبھی بھی خود کو معاف نہیں کر پاؤں گا

"نہیں سر میں اپنی پوری خوشی اور رضامندی سے ایسا کرنا چاہتا ہوں۔۔"

"پر حمزہ اگر واقعی تمہیں کوئی نقصان پہنچ گیا تو کیا ہو گا؟"

"سر میری آرمی میں آنے کی وجہ یہی تھی کہ میری زندگی کا سب سے بڑا مقصد شہید ہونا ہے۔۔

"لیکن ابھی تم بہت ینگ ہو۔گھر میں تمہاری واپسی کا بے صبری سے انتظار ہو رہا ہو گا میری تو خیر ہے۔۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"نہیں سر آپ کی تو ابھی کچھ عدصہ پہلے ہی شادی ہوئی ہے اور ویسے بھی آپ اپنے گھر کے سب سے

لاڈلے بیٹے ہیں پر میرے تو اور بھی دو بھائی ہیں۔۔"

" یوں تو میرے بھی دو بھائی ہیں"

" سر پلیز میری بات مان جائیں مجھے جانے دیں پلیز سر"

" حمزہ تم بات کو سمجھنے کی کوشش کرو"

"سر میں خود اپنے ہاتھوں سے ایک لیٹر لکھ کر آپ کو دیتا ہوں جس میں یہ اقرار کروں گا کہ میں خود اپنی

مرضی سے گیا تھا اور میں نے خود اپنی مرضی سے آپ کے نام کا ٹیگ اپنے یونیفارم پر لگایا تھا۔۔"

حمزہ نے بہت منتیں کرنے کے بعد شہریار کو بالآخر رضامند کرا ہی لیا تھا۔۔

"! ٹھیک ہے جنٹلمین بیسٹ آف لک فور ٹو مورو"

" تھینک یو سر"

حمزہ یہ کہہ کر چلا گیا تھا اس کی آنکھوں میں خوشی کی چمک تھی کیونکہ اس کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہی یہی تھا شہید ہو جانا اور خدا نے اس کی سن لی تھی۔۔جب بلال اور اس کے باقی ساتھیوں کو ٹیم بی نے ان کے انجام تک پہنچایا تھا تو بلال نے جس کو شہریار سکندر سمجھ کر گولی ماری تھی وہ حمزہ علی تھا اور وہ اپنے مقصد حیات کو پورا کر گیا تھا۔۔۔

کبھی پرچم میں لپٹے ہیں۔۔۔۔

کبھی ہم غازی ہوتے ہیں۔۔

جو ہو جاتی ہے ماں راضی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو بیٹے راضی ہوتے ہیں۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

شہریار نے سیف ہاؤس پہنچتے ساتھ ہی کرنل جہانگیر شاہ کو کال ملائی تھی۔ کرنل صاحب مشن میں کامیابی کی اطلاع سن کر بہت خوش ہوئے تھے۔

" شاباش شہریار مجھے یقین تھا کہ تمہیں بھیجنے کا میرا یہ فیصلہ کبھی غلط ثابت نہیں ہو گا"

"تھینک یو سر مجھے آپ کے یقین کو بھی تو قائم رکھنا تھا"

"ہاں شاباش لیکن میں حمزہ کے لئے بہت دکھ محسوس کرتا ہوں۔۔"

" سر اس کے لئے دکھ نہیں بلکہ فخر محسوس کریں"

" ہاں تم نے ایک بہت اچھا کام کیا ہے اور حمزہ کی قربانی کو ضائع نہیں جانے دیا تم سب نے "

"Yes sir. It was our duty.."

" اوکے جینٹلمین میں آپ کی آج کی ٹکٹس کنفرم کروا رہا ہوں۔ وطن لوٹو پھر ملاقات ہو گی انشاءاللہ"

" اوکے سر انشاءاللہ"

☆☆☆☆☆☆☆

شہریار نے کرنل شاہ کا فون بند کر کے فہد کو اپنے کمرے میں بلایا تھا۔۔

"ہاں فہد باڈی کو پاکستان بھیجنے کا انتظام ہو گیا؟"

یس سر" وہ غمگیں لہجے میں بولا تھا۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فہد اداس مت ہو۔وہ ہم سب کا بھائی تھا۔اور ہمیں اس پر فخر ہونا چاہیے۔۔اور اس بات سے ہمیں مطمئن "ہونا چاہیے کہ ہم نے اپنے بھائی کی قربانی کو ضائع نہیں جانے دیا"

"جی سر آپ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں۔۔"

اچھا سنو اس کی باڈی کے ساتھ یہ لیٹر بھی بھجوا دینا یہ اس نے اپنے جانے سے پہلے خود اپنے ہاتھوں سے لکھا "تھا اپنی فیملی کے لیے"

اوکے سر"اور ساتھ ہی اس نے شیری کے ہاتھوں سے وہ لیٹر تھام لیا تھا۔۔"

"فہد بات سنو؟"

اس نے کمرے سے باہر جاتے ہوئے فہد کو آواز دے کر روکا تھا۔

"جی سر؟"

کرنل سر نے ہم سب کی رات کی ٹکٹس بک کروادی ہیں تم لوگ سارے پاسپورٹ وغیرہ اور سامان تیار "رکھنا"

اوکے سر"یہ کہہ کر فہد روم سے باہر جا چکا تھا۔"

☆☆☆☆☆☆☆

شہریار نے اپنے روم میں بیٹھ کر اپنے موبائل کا انٹرنیٹ آن کیا تھا۔انٹرنیٹ کونیکٹ ہوتے ساتھ ہی اسے واٹس ایپ پر میسجز آنا شروع ہو گئے تھے۔سب سے پہلے آنے والا میسج ماہی کا تھا اس نے کوئی غزل بھیجی تھی۔۔

تمھیں اک بات کہنی ہے۔۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر ناراض مت ہونا۔۔۔

کہ تم جو ہر گھڑی مجھ کو۔۔

اتنا یاد آتے ہو۔۔۔

ہمیں اتنا ستاتے ہو۔۔۔

کہ ہم تم دور ہیں دونوں۔۔

بہت مجبور ہیں دونوں۔۔۔

نہ اتنا یاد آو تم۔۔

نہ یوں اتنا ستاو تم۔۔

کہ اتنا یاد آ کے تم۔۔

ہمیں اتنا پاگل بنا کے تم۔۔

فقط اتنا بتا دو۔۔

ہماری جان لو گے کیا؟؟

مگر یہ بھی حقیقت ہے۔۔

اک تمہاری یاد ہی تو ہے۔۔

جو ہر پل ساتھ رہتی ہے۔۔

خوشی میں بھی ۔۔ غموں میں بھی۔۔

اداسی کے پلوں میں بھی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہاری یاد ہی تو ہے۔۔۔

جو ہمیں یہ بتاتی ہے۔۔۔

مجھے ہر پر احساس دلاتی ہے کہ۔۔۔

"!!!! ہم تم بن ادھورے ہیں۔۔۔۔

شہریار نے غزل پڑھ کر ایک لمبا سانس کھینچا تھا۔

" تمہیں تو میں آکر بتاؤں گا ماہی میری جان"

اس نے دل میں سوچ کر اگلا میسج پڑھا تھا۔۔ جسے پڑھ کر اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے ہی رہ گیا تھا۔وہ میسج دراصل ایک ویڈیو تھی جو ان نون نمبر سے بھیجی گئی تھی اس ویڈیو میں بگ باس کا چہرہ دکھائی دے رہا تھا اس میں وہ بڑی شاطرانہ مسکراہٹ لیے بیٹھا تھا۔شیری جیسے جیسے ویڈیو آگے دیکھتا جارہا تھا اس کا غصے سے برا حال ہوتا جارہا تھا۔اس نے شدید غصے کی حالت میں سائیڈ ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارا تھا اور وہاں رکھا پانی کا گلاس ٹوٹ کر نیچے گر گیا تھا۔یہ ویڈیو دو دن پہلے بھیجی گئی تھی شہریار نے مصروفیت کے باعث چار دن کے بعد آج اپنے موبائل کا انٹرنیٹ چلایا تھا اور اسی وجہ سے یہ ویڈیو وہ اب دیکھ رہا تھا۔اس ویڈیو میں بگ باس ایک ایک کر کے ان سارے پاکستانی جوانوں کے پاسپورٹ ایک جگہ جمع کر رہا تھا اور پھر جب سارے پاسپورٹس اس نے رکھ دیے تو اس نے پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی تھی اس نے ان سب کے پاسپورٹ ضائع کر دیے تھے۔اور پھر بگ باس مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا

"اب تو (گالی) واپس کیسے جائے گا اپنی ملکہ رانی کے پاس؟"

شہریار کو اپنا دماغ ماؤف ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے جلدی سے باقی سارے ساتھیوں کو آواز دی تھی جو اگلے ہی لمحے اس کے کمرے میں موجود تھے ۔شہریار نے ان سب کو وہ ویڈیو دکھائی تھی ویڈیو دیکھنے کے بعد سب کے تاثرات تقریباً ایک جیسے تھے۔۔

"سر اب ہم کیا کریں گے؟ واپس کیسے جائیں گے؟ اور آج کی ٹکٹس جو کرنل سر نے کروائی ہیں اس کا کیا ہو گا؟"

شعیب نے سول کیا تھا۔

" ابھی فی الحال میرے پاس تم سب کے کسی بھی سوال کا جواب نہیں ہے"

وہ پریشانی کے عالم میں بولا تھا۔۔

"فہد ایک دفعہ اچھی طرح جا کر دیکھو کہ پاسپورٹ پڑے ہیں یا نہیں؟"

سر میں دو دفعہ سارا سیف ہاؤس چیک کر چکا ہوں لیکن مجھے پاسپورٹ کہیں دکھائی نہیں دیے۔ "حقیقت یہی ہے کہ بگ باس نے ہمارے پاسپورٹ ضائع کر دیے ہیں۔۔"

وہ بھی پریشان ہو کر بولا تھا۔

شہریار نے لمبا سانس لیتے ہوئے بس اتنا ہی کہا تھا۔

"تم لوگ ہمت بالکل بھی نہیں ہارو گے انشااللہ ہم جلد ہی کوئی نہ کوئی راستہ ضرور ڈھونڈ لیں گے۔۔"

انشاءاللہ "سب یک آواز ہو کر بولے تھے اور پھر شہریار نے سب کو تھوڑی دیر آرام کرنے کے لئے بھیج دیا تھا وہ علیحدہ بات تھی کہ آج رات نیند کسی کو بھی نہیں آنے والی تھی۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پاسپورٹ والی بات کو ہوئے آج ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔وہ لوگ اب بہت ہی پریشان تھے تبھی فہد نے سب کو مشورہ دیا تھا

"آپ سب میری بات سنیں۔ یہاں بیٹھے رہنے سے کچھ نہیں ہو گا تھوڑی دیر باہر چلتے ہیں واک کر کے آتے ہیں فریش ہوا میں سانس لیں گے تو خوشگوار محسوس کریں گے۔۔۔"

"نہیں فہد موڈ نہیں ہے"شہریار سمیت سب کا ایک ہی جواب تھا۔

"میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں یہاں سارا دن اور رات سیف ہاؤس میں بند رہنے سے ہم مسئلے کا حل نہیں نکال پائیں گے تھوڑی دیر اگر فریش ہوا میں سانس لیں گے تو تھوڑی گھٹن کم ہو گی اور زیادہ معقول انداز میں ہم سوچ بھی سکیں گے کہ آگے کیا کرنا ہے "

فہد نے ان کو بہت نرمی سے اور پیار سے سمجھایا تھا اور جلد ہی سب کی سمجھ میں یہ بات آگئی تھی اور وہ دس منٹ میں باہر نکل چکے تھے۔انہوں نے تقریباً ایک گھنٹہ واک کی واپسی پر آتے ہوئے شہریار نے کان کے ساتھ موبائل لگایا ہوا تھا وہ کرنل سر سے بات کرنے میں مصروف تھا جب اچانک ایک بائک تیزی سے آئی اور بائیک والا شہریار کے کان کے ساتھ لگا ہوا فون کھینچ کر لے گیا تھا۔شہریار اور اسکے باقی ساتھی جتنا آگے تک ہو سکتا تھا اس کے پیچھے دوڑے تھے لیکن وہ آگے نکل چکا تھا

☆☆☆☆☆☆☆

شہریار کو گھر سے گئے ہوئے دو سال گزر چکے تھے اس تمام عرصے میں سب کچھ بدل چکا تھا۔ماہی کے لئے زندگی بہت مشکل ہو گئی تھی اس کے لیے زندگی ایک آزمائش بن چکی تھی۔اب اس کا زیادہ تر وقت نماز پڑھنے اور اللہ سے باتیں کرتے ہوئے گزرتا تھا۔تمام گھر والوں کا رویہ اس کے ساتھ ایک دم سے بدل سا گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھا صرف اس کی امی جان ہی تھی جو اسے پہلے جیسا ہی پیار کرتی تھیں بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ پہلے سے بھر کر اس کا خیال رکھتی تھیں۔سب اسے شہریار کے واپس نہ آنے کی وجہ سمجھ رہے تھے اور یہ سب کچھ تب سے شروع ہوا تھا جب شہریار کے وہاں جانے کے چھ ماہ بعد فائقہ پھپھوان کے گھر آئی تھیں۔اس وقت سب گھر والے اپنے اپنے کمروں میں موجود تھے جب فائقہ فرزانہ کے کمرے میں بیٹھ کر ان سے گفتگو کر رہی تھیں۔

"اور بتاؤ فرزانہ شہریار کب واپس آ رہا ہے ؟"

"انشاءاللہ جلدی آجائے گا فائقہ باجی۔۔"

"پر اب تو دو سال ہونے والے ہیں۔ نئی نویلی دلہن کو چھوڑ کر گیا ہے خیر ہوا ابھی تک آیا نہیں۔"

کوئی بات نہیں ماہی نے بخوشی اسے جانے کی اجازت دی تھی اور رہی بات دو سال کی تو یہ اس کی جاب کا"

"حصہ ہے انشاءاللہ جلدی آجائے گا۔۔

فرزانہ بیگم نے پر سکون لہجے میں کہا تھا۔

"ہاں انشاءاللہ آتو جائے گا لیکن اس نے تم لوگوں سے کوئی رابطہ بھی تو نہیں رکھا۔۔"

"جی باجی ہو سکتا ہے مصروفیت زیادہ ہو اس وجہ سے نہ کر سکا ہو۔"

"دیکھو بھئی فرزانہ برا مت ماننا پر مجھے تو کوئی اور ہی بات لگتی ہے۔۔"

فائقہ نے اس انداز سے کہا تھا جیسے کوئی بڑی راز کی بات بتانے جا رہی ہوں۔

"کیا بات ہے باجی؟ کھل کر کہیں۔۔"

" دیکھو وہ دراصل مجھے تو لگتا ہے کہ شہریار کے واپس نہ آنے کی وجہ ماہی ہے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں! ماہی اور شہریار تو بچپن سے ہی ایک دوسرے کے بہترین دوست رہے ہیں"

ہاں پر ایک دوسرے کے دوست ہی رہے ہیں ناں نکاح کے اتنے عرصے تک بھی ان کی لڑائیاں ختم نہیں ہوئی تھیں۔ "

"اوہو باجی کیا ہو گیا ہے آپ کو؟ کیا آپ کو ان کی لڑائیوں میں چھپا ہوا ان کا پیار نظر نہیں آیا؟"

فرزانہ بیگم نے مسکرا کر کہا تھا۔

"پر بہن جو میں دیکھ رہی ہوں وہ شاید تم دیکھنا نہیں چاہ رہی۔"

"کیا مطلب ہے آپ کا؟"

اس بار فرزانہ بھی کافی الجھ گئیں تھیں۔

" مطلب یہ کہ ماہی کے کہنے پر شہریار اب تک واپس نہیں آیا"

فائقہ نے بڑی آسانی سے اتنی تلخ بات کہہ دی تھی۔

"یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں؟"

فرزانہ بیگم پریشانی سے بولی تھیں۔

صحیح تو کہہ رہی ہوں میں۔ شہریار نے کتنی دفعہ عملی طور پر اپنی محبت کا اظہار کیا ہے ماہی سے۔ پر ماہی نے کبھی بھی اس رشتے کے حوالے سے اپنی دلی رضامندی ظاہر نہیں کی۔ تم ہی بتاو اب کیا میں غلط کہہ رہی ہو؟"

باجی یہ سچ تو ہے مگر مجھے یقین نہیں آرہا ماہی ایسے کیسے کر سکتی ہے کیا اسی کی وجہ سے میرا بیٹا ابھی تک واپس نہیں آیا؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزانہ بیگم نم آنکھوں سے پوچھ رہی تھیں۔

ارے میں کیا کہہ سکتی ہوں اب خود سوچو کہ شادی کے اگلے دن ہی دلہن کو چھوڑ کر وہ کیوں جائے گا"

"ضرور ماہی نے اسے یہ سب کرنے پر مجبور کیا ہوگا۔

"پر شیری تو ماہی کا بہت خیال رکھتا ہے پھر بھی اس نے ایسا کیا؟"

"ہاں ہو سکتا ہے کہ ماہی کو کوئی اور پسند ہو اور اسی وجہ سے اس نے ایسا کیا ہو۔"

فائقہ اس وقت اپنی بھتیجی کے کردار پر انگلی اٹھاتے وقت یہ بالکل بھول گئیں تھیں کہ وہ خود بھی ایک بیٹی کی ماں ہیں۔

"مجھے تو یہ یقین نہیں آرہا۔۔"

وہ غم و غصے سے بولی تھیں۔

چلو چھوڑو میں بھی کیا باتیں لے کر بیٹھ گئی۔ایسے ہی تمہیں بھی پریشان کر دیا۔خیر تم یہ بتاؤ ارمان کی "

"نوکری کیسی جارہی ہے؟

فائقہ نے جب یہ محسوس کیا کہ اس کا تیر بالکل نشانے پر لگا تھا تو انہوں نے موضوع بدل دیا۔

جی الحمدللہ اللہ کا شکر ہے" فرزانہ بیگم نے مسکرانے کی کوشش کی تھی پر وہ ایسا نہیں کر پائی تھیں ان کے " دماغ میں اب فائقہ کی کی جانے والی زہریلی باتیں گھوم رہی تھیں اور وہ کچھ حد تک ان پر یقین بھی کر چکی تھیں۔ جبکہ ان کے کمرے کے باہر کھڑی ماہی اپنی آنکھوں میں آنسو لیے واپس اپنے کمرے کی جانب بھاگ گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تائی امی کے کمرے سے بھاگتی ہوئی سیدھا اپنے کمرے میں آئی تھی۔واشروم سے وضو کر کے آنے کے بعد جائے نماز بچھا کر بیٹھ گئی تھی ۔اس کا ضبط آج ٹوٹ گیا تھا ۔وہ بہت بری طرح روئی تھی ۔اس کے ہاتھ دعا کے لیے اٹھے تھے۔

اللہ تعالی۔۔۔آپ تو جانتے ہیں۔۔۔نہ کہ اس میں میری کوئی غلطی نہیں میں۔۔۔تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتی آپ ہی نے تو میرے دل میں شہریار کے لیے محبت ڈالی ہے اور یقیناً میں نے یہ محبت نکاح کے بعد محسوس کی۔ یا اللہ شہریار کے واپس نہ آنے کی وجہ میں نہیں ہوں۔۔۔آپ تو جانتے ہیں نہ اس میں میرا " کوئی قصور نہیں۔۔۔میں تو خود شدت سے اس کے واپس آجانے کی منتظر ہوں

اللہ تعالی پلیز شیری کو واپس بھیج دیں۔بس وہ آجائے۔۔۔وہ جلدی آجائے۔۔۔وہ آکر سب کو بتادے کہ " اس میں میری کوئی غلطی نہیں۔۔۔میں نے اس کو نہیں بھیجا۔۔۔میں کسی اور سے محبت نہیں کرتی۔۔۔میں کبھی کوئی غلط کام نہیں کیا۔۔۔میرا کردار صاف ہے۔۔اس پر کوئی داغ نہیں۔۔۔۔اللہ تعالی پلیز میری " ہمت آج ختم ہو رہی ہے

وہ اللہ تعالی سے رو رو کر گڑگڑا کر دعا کرتے ہوئے وہیں سو گئی تھی اس کی آنکھ تب کھلی جب فجر کی اذان ہو رہی تھی۔

وہ اٹھی اور جا کر وضو کر کے آئی فجر کی نماز ادا کی۔وہ خود کو اب پہلے کی نسبت کافی پر سکون محسوس کر رہی تھی اس کا دل اب پہلے کی نسبت ہلکا ہو گیا تھا بے شک اس نے سب سے بہترین جگہ پر اپنا دل کھول دیا تھا اور پھر تھوڑی دیر آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس دن کے بعد آج تک ڈیڑھ سال گزر چکا تھا سب لوگوں کا رویہ اس کے ساتھ دن بدن بدلتا جا رہا تھا ۔صرف ایک اس کی امی جان ہی تھیں جو اس کا ساتھ دیتی تھیں۔وہ کچن میں چائے بنا رہی تھی آج صبح سے ہی اس کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔شام کا وقت تھا اور اس وقت سب گھر والے لاؤنج میں موجود ہوتے تھے اور چائے پیا کرتے تھے۔وہ چائے کے کپ ٹرے میں رکھتے ہوئے لاونج کی جانب بڑھی تھی۔

وہ تائی امی کے پاس سے گزر رہی تھی جب اسے زور کا چکر آیا تھا اور اس سے غلطی سے ٹرے نیچے گر گئی سارے کپ نیچے گر کر ٹوٹ گئے تھے۔بھاپ اڑاتی چائے کی کچھ چھینٹیں فرزانہ بیگم کے اوپر گری تھیں جب کے زیادہ تر ماہی کے اپنے اوپر ہی گری تھیں۔وہ شدید غصے کے عالم میں کھڑی ہو گئی تھیں۔

"ہوش میں ہو تم؟؟دھیان کہاں غائب ہوتے ہیں لڑکی تمہارے؟؟تمیز نہیں سکھائی تمہیں کسی نے؟" وہ غصے سے انتہائی اونچی آواز میں بولی تھیں۔

"تائی جان۔۔۔۔وہ۔۔۔میں۔۔۔"

فرزانہ بیگم نے اسے کچھ بولنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا اور پھر بولی تھیں۔

"مجھے پتا ہے تم نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔جس طرح میرے بیٹے کو مجھ سے دور بھیج دیا اسی طرح اب مجھے بھی کچھ کرنا چاہتی ہو۔۔مجھے سب پتا ہے تم مجھے بے وقوف مت سمجھو۔۔۔اڑے جس کے ساتھ جانا چاہتی تھی چلی جاتی میرے بیٹے کو تو مجھ سے اتنا دور نہ بھیجتی۔دو سال ہونے کو آئے ہیں لیکن وہ اب تک واپس نہیں آیا "

"تائی جان !!!"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پہلے تو فرزانہ بیگم صرف اپنے رویے سے اسے احساس دلایا کرتی تھیں کہ اب ماہی کی وہ جگہ نہیں رہی ان کے دل میں۔پر اب تو انہوں نے حد ہی کر دی تھی سب گھر والوں کے سامنے اس کے کردار پر انگلی اٹھائی تھی۔سب لوگ خاموش تھے کوئی بھی اس کی صفائی میں نہیں بولا تھا۔ہاں اگر آج شیری یہاں ہوتا تو کسی کی بھی اتنی ہمت نہ ہوتی کہ کوئی اس کی بیوی کے کردار پر انگلی اٹھا سکتا لیکن یہی تو سارا مسئلہ تھا کہ شہریار آج ان کے درمیان موجود نہیں تھا۔۔

ماہی سے اب مزید برداشت نہیں ہو سکا تھا وہ بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔اور اپنے بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی شدت سے رو رہی تھی۔۔

"شہریار پلیز واپس آجاؤ پلیز۔۔۔۔"

وہ بار بار اونچی آواز سے یہی بول رہی تھی جب اس کے کمرے کا دروازہ کھلا اور سعدیہ بیگم اندر داخل ہوئیں۔وہ انہیں دیکھ کر بھاگ کر ان کے گلے لگی تھی۔سعدیہ بیگم نے اس کی کمر کو تھپکا تھا۔۔

امی جان۔۔۔آپ تو جانتی ہیں نا میرا اس میں کوئی قصور نہیں۔۔میں نے کچھ نہیں کیا امی جان۔۔میں نے " کبھی کسی کو نہیں چاہا۔۔۔۔میں نے تو کبھی کسی لڑکے سے بات بھی نہیں کی۔۔"

وہ ہچکیاں لیتے ہوئے بولی تھی۔

"بس کر جاؤ میری جان مجھے پتا ہے تم نے کچھ نہیں کیا تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے"

تو پھر امی جان تائی جان نے اتنا برا کیوں کہا مجھے ؟ وہ تو جانتی ہیں نہ. شروع سے ہم لوگ ساتھ ہی تو رہے " "ہیں۔وہ میرے بارے میں سب کچھ جانتی ہیں پھر ایسا کیوں کہا انہوں نے امی جان ؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹا شہریار اتنے عرصے سے آیا نہیں اس لیے وہ پریشان ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ تم سے بھی کبھی کبھی خفا ہو جاتی ہیں تم ان کی باتوں کا غصہ نہ کیا کرو "

سعدیہ بیگم نے اسے سمجھایا تھا۔

پر امی جان یقین مانیں میری اس میں کوئی غلطی نہیں میں نے شیری کو نہیں بھیجا وہ اپنے مشن پر گیا ہے۔۔" دیکھ لیجیے گا وہ انشاءاللہ جلدی ہی آئے گا پھر سب کو بتائے گا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ میں غلط نہیں ہوں "۔ میں بد کردار نہیں ہوں۔

ماہی روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

" ہاں میری جان وہ انشاءاللہ جلد ہی آئے گا"

ساتھ ہی انہوں نے روتی ہوئی ماہی کا سر اپنے کندھے کے ساتھ لگایا تھا اور اسے تسلی دینے لگی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

اب تو یہ روز کا کام تھا روز ہی ماہی کی کسی چھوٹی سی غلطی پر فرزانہ بیگم اس کے ساتھ ایسا اور اس سے بد تر سلوک کرتی تھیں۔ اور کوئی بھی ان کے سامنے کچھ نہ کہتا تھا جب کہ سبھی جانتے تھے کہ ماہی کی اس میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ وہ ابھی تھکی ہوئی ہسپتال سے واپس آئی تھی۔ دروازہ کھول کر لاونج میں آئی تو سعدیہ بیگم کو اپنا ہی منتظر پایا۔ آج کل صرف وہی تو تھیں جو اس کے ساتھ تھیں. جو اس کا خیال رکھا کرتی تھیں۔

آگئی ہو سیر سپاٹے کر کے ؟ نہ جانے یہ لڑکی کہاں گھوم کے آتی ہے روز اور یہاں اس سے کوئی کچھ پوچھتا بھی تو نہیں۔۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزانہ بیگم اپنے کمرے سے نکل آئی تھیں اور آتے ہی غصے سے بولنا شروع کر دیا تھا۔

" مگر تائی جان میں تو ابھی ہسپتال سے واپس آئی ہوں "

ماہی نے اپنی صفائی پیش کی تھی۔ گزشتہ دو سالوں سے اس کے ساتھ ان کا یہی سلوک تھا لیکن اب اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اپنے کردار پر کسی کو بھی بولنے کا حق نہیں دے گی۔

باقی سب گھر والوں کو تم یہ ہسپتال کا ناٹک کر کے بے وقوف بنا سکتی ہو پر مجھے نہیں۔ سچ سچ بتاؤ لڑکی کہاں سے ہو کر آ رہی ہو ؟"

"تائی جان میں نے آپ سے کہا نہ میں ہسپتال سے واپس آ رہی ہوں۔۔"

" لگتا ہے تم ایسے نہیں بتاؤں گی مجھے دوسرا طریقہ استعمال کرنا پڑے گا"

فرزانہ بیگم انتہائی غصے میں بولی تھیں اور ان کی اونچی آواز سن کر باقی سب گھر والے بھی حتٰی کہ بی جان بھی لاونج میں آ گئی تھیں۔

" کیا تماشا لگا رکھا ہے فرزانہ تم نے ؟ روز بیچاری ماہی کو پریشان کرتی ہو۔"

بی جان بھی روز روز کے ان جھگڑوں سے تنگ آ گئی تھیں۔ وہ بالکل نہیں چاہتی تھیں کہ فرزانہ ماہی کے ساتھ اس طرح کا سلوک رکھیں۔ روز وہ ماہی کو ذلیل کیا کرتی تھیں اور ماہی خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی جایا کرتی تھی۔

" بی جان آپ میرے معاملے میں مت بولیں۔"

وہ جیسے اس وقت اپنا ہوش کھو بیٹھی تھیں۔

"فرزانہ ہوش کے ناخن لو۔۔ بی جان سے اس طرح مخاطب ہونے کا تمہیں کوئی حق نہیں۔۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"آپ تو چپ ہی رہیے۔ کوئی اس لڑکی سے کچھ پوچھتا ہی نہیں اس نے کہا بھیج دیا ہے میرے بیٹے کو"

وہ غصے سے بولی تھیں۔

بی جان تایا جان میرا یقین کریں مجھے بس اتنا ہی معلوم ہے کہ شہریار اپنے مشن پر گیا ہے اور وہ انشاء اللہ" جلدی آجائے گا اس میں میری کوئی غلطی نہیں میں نے اسے کہیں نہیں بھیجا میرے یقین کریں آپ "سب ۔۔

بیٹا ہمیں تمہارا یقین ہے تم جاؤ اپنے کمرے میں" سکندر صاحب بولے تھے"

نہیں تم کہیں نہیں جاسکتی تمہیں تو میں بتاتی ہوں میرے بیٹے کو پتا نہیں کہاں بھیج دیا ہے اس نے۔اسی کی" " وجہ سے وہ واپس نہیں آرہا

فرزانہ بیگم پھر سے شدید غصے سے بولی تھیں۔

امی جان بس کریں۔۔آپ کیوں بھابی سے اس طرح سے بات کرتی ہیں؟ان کے دل پر کیا گزرتی ہوگی" " کبھی ان کا بھی تو خیال کریں۔۔

فرزانہ بیگم کی روز روز کی لڑائی اور ماہی پر طنز کرنے سے اب ارمان ارحان بھی تنگ آگئے تھے اس لیے ارمان ماہی کی طرف داری میں بولا تھا۔

"تم دونوں میرے معاملے سے دور ہی رہو۔۔اور تم بتاؤ مجھے میرا بیٹا کہاں ہے؟؟؟"

تائی جان میرا یقین کریں میں نے شہریار کو کہیں نہیں بھیجا۔وہ اپنے مشن پر گیا ہے جیسا کہ اس نے آپ" "سب کو بتایا تھا۔

ماہی روتے ہوئے بولی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تم ایسے نہیں بتاؤں گی نا! رکو ابھی بتاتی ہوں۔۔۔"

فرزانہ بیگم غصے سے بولی تھیں اور ساتھ ہی ان کا ہاتھ ماہی کے چہرے کی طرف بڑھا تھا پر ماہی کو چھونے سے پہلے ہی ان کا ہاتھ کسی کی مضبوط گرفت میں تھا۔ماہی بھی اس وقت اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی تھی اور نیچے گری تھی۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

"بس میں نے سوچ لیا ہے۔اس کے بارے میں مزید سوچنا نہیں چاہتا۔آپ سب آج رات کے لئے ریڈی رہیے۔"

شہریار نے دوٹوک لہجے میں کہا تھا۔

"پر سر ہمیں لگتا ہے کہ آپ کو اس کے بارے میں دوبارہ سوچنا چاہیے۔ بارڈر کراس کرنے کا فیصلہ کوئی عام بات نہیں ہے۔۔"

سب ساتھیوں میں سے فہد نے بولنے کی ہمت کی تھی کیونکہ اس وقت شہریار کے چہرے کے تاثرات غضبناک ہو رہے تھے۔وہ سبھی شہریار کے کمرے میں موجود تھے اور شہریار نے انہیں ارجنٹ بلایا تھا۔۔

"پر مجھے نہیں لگتا کہ اس کے بارے میں دوبارہ سوچنے کی ضرورت ہے۔۔دو سال ہو گئے ہیں ہم لوگ سوچ ہی تو رہے ہیں"

"پر سر آپ کو لگتا ہے کہ ایسے غیر قانونی طریقے سے ہم اپنے ملک واپس پہنچ جائیں گے؟"

ان کا ایک ساتھی بولا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پہلی بات تو یہ کہ ہم لوگ غیر قانونی طریقے سے اپنے ملک واپس نہیں جارہے۔۔ہم لوگ پاکستان کے محافظ ہیں اور وہاں ہم کسی غلط مقصد کے لیے بالکل نہیں جارہے اس لیے اس کو غیر قانونی سوچنا چھوڑ دیجئے آپ سب۔۔"

"سر آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن اگر اس میں ہم سب میں سے کسی کو بھی کوئی نقصان پہنچ گیا تو؟"

دیکھو فیضان ہم سب خطروں کے کھلاڑی ہیں۔ہماری جانوں کی کوئی گیرنٹی نہیں ہوتی۔کسی بھی مشن میں کچھ بھی ہو سکتا ہے اس لئے ساری زندگی یہ سوچ کر جینا کہ ہم لوگ اپنے لیے کچھ نہیں کر سکے اس سے بہتر ہے کہ ہم لوگ اپنے لئے ایک کوشش ضرور کریں۔۔"

جی بالکل ساری عمر حسرت لیے جینے سے اچھا ہے کہ ہم لوگ ایک کوشش ضرور کریں۔۔کم سے کم کوئی افسوس نہیں ہوگا۔۔"

فہد بولا تھا۔

"تو پھر آپ سب آج رات ریڈی رہیے گا آج ہمیں یہ کر گزرنا ہے۔۔"

یس سر"سب لوگ یک آواز ہو کر بولے تھے۔"

"تو کیا آج آپ سب اس نئے امتحان میں میرا ساتھ دیں گے گے؟"

یس سر"سب نے اس کی پکار پر لبیک کہا تھا۔"

☆☆☆☆☆☆☆

رات کے کوئی ڈھائی بج رہے تھے اس وقت یہ سارا علاقہ بہت سنسان ہو رہا تھا۔۔پاک افغان سرحد پر موجود افغانی سپاہی اس وقت کسی کی آمد کی توقع نہیں کر رہے تھے پر ان کی توقع کے بر عکس اچانک ان کے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پاس تین چھوٹے چھوٹے گیند کسی نے اچھالے تھے۔ابھی وہ لوگ اسی افتاد میں گم تھے کہ اچانک سے وہ تمام چھوٹے چھوٹے گیند کی طرح دکھنے والی عجیب سی چیز پھٹ گئی تھی اور ہر طرف دھواں چھا گیا تھا اور وہ تمام سپاہی نیچے زمین پر گرے تھے۔۔کوئی دو منٹ کے بعد شہریار سکندر اپنے ساتھیوں کو لیڈ کرتا ہوا بارڈر کراس کر گیا تھا۔آگے ایک اور امتحان اس کا منتظر تھا۔۔

"جی بھائی لوگ کہاں آتے جا رہے ہیں آپ؟؟؟"

پاکستانی سرحد پر موجود فوجیوں نے ان کے آگے آ کر گھیرا تنگ کیا تھا اور ان کے سروں پر بندوق تان دی تھی۔

شہریار نے بات کا آغاز کیا تھا۔

"Sir I myself belong to Pakistan Army. These are also brave soldiers of Pakistan Army."

اور ساتھ ہی شہریار نے ان کو اپنا آرمی کارڈ دکھایا اور باقی کی مختصر سی ضروری معلومات فراہم کر کے پاکستان کی حدود کے اندر جانے کی اجازت چاہی۔سرحد پر موجود تمام فوجیوں کا سینئر شہریار کے قریب آیا تھا اور اتنے خطرناک مشن پر کامیابی حاصل کرنے پر شہریار کو گلے مل کر داد دی تھی جسے شہریار نے سر کو خم دے کر وصول کر لی تھی۔اور یوں دیگر امتحانات سے گزر کر انہیں بارڈر کراس کرنے دیا گیا تھا۔پر شہریار یقیناً بے خبر تھا کہ ابھی ایک اور امتحان اس کا منتظر تھا

☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہر یار اپنے اندر بے تحاشا سکون اور اطمینان محسوس کر رہا تھا بالآخر ڈھائی سال کے بعد وہ پاکستان آیا تھا اور اپنے گھر والوں سے ملنے کے لیے بے چین تھا۔ آج اتفاق سے ہفتہ تھا اور ہفتے کو ویک اینڈ ہونے کی وجہ سے سب گھر والے دیر رات تک جاگا کرتے تھے اسی لئے وہ زیادہ خوش تھا کہ گھر جا کر سبھی تقریباً جاگتے ہوں گے اور سب اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوں گے پر اسے کیا خبر تھی کہ آگے کیا ہونے والا تھا۔۔ گھر کے قریب پہنچتے پہنچتے اس کا جوش اور بھی بڑھ گیا تھا۔ اتنے عرصے کے بعد گھر والوں سے ملنے کی خوشی کیا ہوتی ہے یہ صرف وہی جان سکتے ہیں جو اپنے ملک کی حفاظت و سلامتی کے لیے اتنے عرصے تک ملک سے اور اپنے گھر والوں سے دور رہتے ہیں۔۔ وہ گیٹ کے قریب پہنچا تو چوکیدار نے دروازہ فوراً ہی کھول دیا تھا۔ وہ ان سے ملنے اور ان کا حال چال پوچھنے کے بعد اندر کی جانب بڑھا تھا لاونج کی طرف جاتے ہوئے اس کے قدم وہیں تھم گئے تھے جب اس نے اپنی ماں کا اٹھتا ہوا ہاتھ دیکھا اور آگے ماہی کی آنکھوں میں روانی سے بہتے ہوئے آنسو دیکھے۔ اسے ان کے قریب جانے اور اپنی ماں کا ہاتھ پکڑنے میں صرف دو سیکنڈ لگے تھے ۔۔ پر اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا ماہی ایک دم سے نیچے گری تھی اور شہر یار نے فوراً اسے تھام لیا تھا اور گرنے سے بچا لیا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

شہر یار کے جانے کے کچھ عرصے بعد ہی تائی جان کا رویہ اس کے ساتھ بہت برا ہو گیا تھا لیکن وہ سب برداشت کر لیا کرتی تھی کہ یہ بھی اس کی زندگی کی آزمائش اور امتحان ہے پر آج تائی جان کے طنز اور بلاوجہ کے اتنے شدید غصے کی وجہ سے وہ بالکل ہمت ہار بیٹھی تھی اس نے اپنا ضبط کھو دیا تھا اور تائی جان کے اپنی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

طرف اٹھتے ہوئے ہاتھ کو دیکھ کر وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہو گئی تھی اسے بس اتنا یاد تھا کہ وہ ایک مضبوط بازو کے حصار میں ہے۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

شہریار نے ماہی کی حالت کو دیکھ کر ایک غضبناک نگاہ سب پر ڈالی تھی لیکن وہ جانتا تھا کہ یہ وقت غصہ کرنے کا نہیں تھا اس نے ضبط کر کے ارمان کو گاڑی نکالنے کو کہا تھا۔

"ارمان گاڑی نکالو فوراً"

اس وقت کوئی بھی شہریار کی آمد کی توقع نہیں کر رہا تھا اسی لیے سب ساکت ہو کر شیری کو دیکھ رہے تھے۔

"شیری میرے بچے۔۔۔"

فرزانہ بیگم اسے پیار کرنے کے لیے آگے بڑھیں تھیں۔ لیکن شہریار نے ایک ہاتھ اٹھا کر انہیں ایسا کرنے سے روک دیا تھا۔

اسی دوران ارمان بھی گاڑی لے کر آ گیا تھا اور لاؤنج میں آ کر شہریار کو کہا

" شیری بھائی گاڑی تیار ہے آ جائیں۔"

اتنا سننے کی دیر تھی کہ شہریار نے ماہی کو اپنے مضبوط بازو میں اٹھایا اور گاڑی کی طرف چل دیا۔ وہ دس منٹ میں ہسپتال کے اندر تھے ماہی کو فوراً ایمرجنسی وارڈ میں لے جایا گیا تھا۔۔

شہریار، ارمان اور سکندر صاحب ساتھ آئے تھے جبکہ حمدان صاحب سعدیہ بیگم کو بڑی مشکل سے گھر میں روکا ہوا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ سب اب ویٹنگ ایریا میں ڈاکٹر کے آنے کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ آئیں اور ماہی کی حالت کے بارے میں بتائیں۔۔

آدھے گھنٹے کے بعد ڈاکٹر ایمرجنسی روم سے نکل کر باہر آئے تھے شہریار بے چینی کے عالم میں ان کے قریب کیا تھا۔

Doctor , Is Everything OK ?"

"کیا ہوا ہے میری وائف کو؟؟

ڈاکٹر کو ان کی طرف آتے دیکھ کر ارمان اور سکندر صاحب بھی ان کے قریب آ گئے تھے۔۔۔

آپ کی وائف کو نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا ان کو تھوڑے عرصے میں بہت زیادہ ٹینشن دی گئی ہیں۔ اگلے " چوبیس گھنٹے ان کے لئے بہت اہم ہیں آپ دعا کیجئے کہ ان کو 24 گھنٹوں کے اندر اندر ہوش آ جائے۔ انشاء "اللہ، اللہ تعالی بہتر کرے گا۔

ڈاکٹر نے جیسے ان کے سر پر بم پھوڑا تھا۔ ڈاکٹر کے الفاظ سن کر وہ سب ساکت ہو گئے تھے۔ سکندر صاحب اور ارمان نے شاک کی کیفیت میں ایک دوسرے کو دیکھا تھا جب کہ شہریار نے ان دونوں سے دو قدم آ گے آ کر دیوار کا سہارا لیا تھا۔

کیا دو سالوں میں ماہی کے ساتھ اسی طرح کا رویہ رکھا گیا تھا جس طرح کا آج اس نے عملی مظاہرہ دیکھا تھا ؟۔۔۔ کیا وہ روزانہ اتنی تکالیف کا سامنا کیا کرتی تھی ؟۔۔۔ کیا اس کے گھر سے تھوڑی دیر کے لئے غائب ہو جانے کے دوران اس کی بیوی کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ کیا جاتا رہا تھا۔۔۔؟ اس کی بیوی نہیں تو اس کے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھر والے اپنے گھر کی بیٹی سمجھ کر ہی اس کا خیال کر لیتے۔۔۔کیا گھر والوں نے مل کر ماہی کو اتنی اذیت پہنچائی کے اسکا نروس بریک ڈاؤن (Nervous Breakdown) ہو گیا۔۔؟"

اس طرح کی دیگر سوچیں اس کے دماغ میں آ رہی تھیں۔ اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔

"کیا ہم اس سے مل سکتے ہیں؟"

شہریار ڈاکٹر کے قریب جا کر پوچھ رہا تھا۔

" ابھی تو دواؤں کے زیر اثر سو رہی ہیں آپ تھوڑی دیر کے بعد ان سے مل سکتے ہیں"

" ڈاکٹر وہ ٹھیک تو ہو جائے گی ناں؟"

" جی انشاءاللہ آپ دعا کیجیے"

ڈاکٹر یہ کہہ کر شیری کا کندھا تھپک کر چلے گئے تھے لیکن وہ وہیں کا وہیں کھڑا رہ گیا تھا۔وہ تو آتے ہوئے کتنے خوبصورت خیال دیکھتے ہوئے آیا تھا کہ وہ گھر جائے گا سارے کتنا خوش ہوں گے۔ماہی کا اس کو دیکھ کر رد عمل کیسا ہو گا؟وہ اس کا استقبال کیسے کرے گی؟پر جو آج ہوا تھا وہ تو اسکے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔وہ ان سب سوچوں کو جھٹک کر ایک لمبا سانس لیتا ہوا نماز پڑھنے کے ارادے سے چلا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ارمان نے فون کر کے گھر میں اطلاع دے دی تھی۔گھر میں ایک دم سے پریشانی چھا گئی تھی۔۔سب لوگ اپنی اپنی طرف سے اس کے لئے دعائیں مانگ رہے تھے جبکہ فرزانہ بیگم کا شرمندگی کے باعث برا حال تھا۔آج جو کچھ بھی ہوا تھا اس کی سب سے بڑی وجہ فرزانہ بیگم خود ہی تھیں۔وہ کسی کی بھی نظروں کا سامنا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں کر پارہی تھیں۔ حقیقت تو یہ تھی کہ شہریار کے واپس نہ آنے کی وجہ وہ ماہی کو ہی سمجھ رہی تھیں اور اسی وجہ سے وہ غصے میں ماہی کو نہ جانے کیا کچھ کہہ جایا کرتی تھیں۔اور آج ان کو اپنے دل کی گہرائیوں سے اپنی غلطیوں کا احساس ہو رہا تھا۔آج ان کی وجہ سے ماہی، وہ لڑکی جس کو انہوں نے اپنی بیٹیوں سے بڑھ کر پیار کیا تھا اس کو پالا تھا اس کو بہو کم بیٹی زیادہ سمجھا تھا وہ ہسپتال میں پڑی تھی اور ڈاکٹرز نے اس کی زندگی کے لئے دعا کرنے کو کہہ دیا تھا وہ موت اور زندگی کی کشمکش میں تھی اور ان سب کی وجہ فرزانہ بیگم تھیں۔ ان کی زہریلی باتوں کی وجہ سے ماہی آج ہسپتال میں تھی۔۔وہ جانتی تھیں کہ اب اپنی خطاؤں پر شرمندہ ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اب اگر وقت ہے تو ماہی کے لیے دعا کرنے کا وقت تھا۔اللہ سے اس کی زندگی کی بھیک مانگنے کا وقت تھا۔۔

اسی لیے وہ تمام سوچوں کو فلوقت اپنے دماغ سے جھٹک کر جائے نماز پر جا کر بیٹھ گئی تھیں اور اللہ سے اپنی خطاؤں کی معافی مانگنے لگی تھیں اور ساتھ ہی ماہی کے لیے زندگی مانگنے لگی تھی کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ ان کے بیٹے کی سانسیں بھی اسی لڑکی کے حیات ہونے کی وجہ سے ہیں خدانہ خواستہ وہ اپنی غلطیوں کی وجہ سے اپنے بیٹے کو ہی کھونا دیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

ماہی کو ہسپتال میں پوری رات گزر چکی تھی۔اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔سکندر صاحب نے بڑی مشکل سے شہریار کو تھوڑی دیر آرام کرنے کی غرض سے گھر جانے کے لیے بھیجا تھا۔شہریار گھر پہنچا تو سب سے پہلا چہرہ فرزانہ بیگم کا تھا جو اسے اندر داخل ہوتے ساتھ ہی نظر آیا تھا۔ان کو دیکھ کر ان کی کل والی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حرکت یاد آگئی تھی جس کی وجہ سے اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کی اپنی ماں ہی اس کی بیوی کے ساتھ ایسا سلوک کریں گی۔

"شہریار میرے بچے میری بات تو سنو؟؟"

وہ پیار سے اس کی طرف لپکی تھیں۔ لیکن شہریار ان کی ایک بھی سنے بغیر آگے بڑھ گیا تھا۔گھر کے اندر داخل ہوتے ساتھ اس نے جو منظر دیکھا وہ کچھ اس طرح سے تھا۔ایک طرف بی جان بیٹھی ہوئی تسبیح کرنے میں مصروف تھیں جبکہ دوسری طرف سعدیہ بیگم اپنی جوان بیٹی کے اس طرح سے ہسپتال جانے پر رو رہی تھیں اور ان کے قریب ارحان اور حمدان صاحب بیٹھے ان کو تسلیاں دے رہے تھے۔شہریار بھی چچی جان کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا

چچی جان آپ ماہی کی فکر نہیں کریں وہ ان شاءاللہ بہت جلد ٹھیک ہو کر دوبارہ سے ہنستی مسکراتی ہوئی آپ" سے ملے گی "

وہ خود یہ نہیں جان سکا تھا کہ وہ سب کو تسلیاں کیسے دے رہا تھا جبکہ ماہی کی اتنی سیریس کنڈیشن پر وہ خود بہت پریشان تھا۔۔

"نہیں بیٹا وہ کیسے اتنی سیریس بیمار ہو گئی مجھے یقین نہیں آ رہا۔۔"

سعدیہ بیگم روتی ہوئی بولی تھیں۔

"چچی جان وہ بہت جلد ٹھیک ہو جائے گی"

شہریار اپنے دل کی حالت صرف خود ہی جانتا تھا باقی سب پر اس نے بھنک بھی نہیں پڑنے دی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر میری پیاری بیٹی جو خود دوسروں کے علاج کیا کرتی ہے انکی مسیحائی کرتی ہے آج خود بستر پر پڑی ہے۔بیٹا"

"میری ہمت ختم ہو رہی ہے۔مجھے اس کے پاس لے چلو۔۔پلیز۔۔

وہ ماہی کی ٹینشن لے لے کر خود کو ہلکان کر رہی تھیں۔جو ان کی اپنی صحت کے لیے بالکل بھی ٹھیک نہ تھا۔۔

چچی جان آپ بلکل فکر نہ کریں۔شیری بھائی بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ماہی بھابھی انشاءاللہ بہت جلد ہم "

"سب کے درمیان ہنستی مسکراتی ہوئیں موجود ہوں گیں۔۔

ارحان نے بھی انہیں حوصلہ دیا تھا۔اور پھر شہریار کے اشارہ کرنے پر انہیں انکے روم میں لے گیا تھا۔

بی جان سے ملنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں گیا تھا۔کمرا اپنی اسی حالت میں موجود تھا جس حالت میں وہ ڈھائی سال پہلے چھوڑ کر گیا تھا۔وہ اپنے کمرے کا جائزہ لے رہا تھا جب ڈریسنگ کے پاس سائیڈ ٹیبل پر ایک ڈائری اسے نظر آئی۔اس نے حیرت سے اس ڈائری کو دیکھا۔وہ آگے بڑھا اور اس ڈائری کو کھول کے دیکھا ۔ڈائری کے بالکل درمیان میں ایک قلم رکھا گیا تھا جس کی وجہ سے ڈائری پوری بند نہیں ہو رہی تھی۔

شہریار تم پلیز آ جاؤ اب میں تھک چکی ہوں۔۔لوگوں کو اپنے کردار کی صفائیاں دے دے کر۔۔میں نے " تمہیں نہیں بھیجا۔۔تم سب کو یہ حقیقت بتا دو شہریار پلیز۔۔۔میری ہمت ختم ہو رہی ہے پلیز واپس آ جاؤ "۔۔۔

اس کھلے ہوئے صفحے کے عین درمیان میں یہ سطر لکھی ہوئی تھی۔۔

شہریار نے یہ پڑھ کر کرب سے اپنی آنکھیں بند کی تھیں۔اور نڈھال انداز میں بیٹھ کر گرا تھا۔ڈھائی سالوں سے اس کی بیوی کو اس طرح کی طنز و تنسیخ کی باتیں سننی پڑی تھیں۔ اور اس کو اذیت میں مبتلا کر دیا تھا۔

یہ سب ماہی کے ڈھائی سال کے صبر کا نتیجہ تھا جس کا پیمانہ آج لبریز ہو گیا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہریار پیچھے کو لیٹ گیا تھا لیکن نینداس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔جب جان سے پیاری ہستی زندگی اور موت کی کشمکش میں ہو تو نیند ویسے بھی کہاں آتی ہے ۔۔

وہ تھوڑی دیر یوں ہی بے معنی لیٹا رہا اور پھر فریش ہو کر ہسپتال کی طرف نکل پڑا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

شہریار نے ہسپتال آکر سکندر صاحب اور ارمان کو گھر واپس بھیج دیا تھا تا کہ وہ کچھ دیر آرام کرلیں اور رات کو ماہی کے پاس وہ خود ہی ہسپتال میں رکا تھا۔۔رات کے ایک بج رہے تھے جب ماہی کے بیڈ کے پاس کرسی پر بیٹھا ہوا وہ ماہی کو اس تمام عرصے میں گزری ہوئیں اذیتوں کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔اس نے ماہی کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔۔اور اس کے زرد اور کمزور چہرے کو دیکھ رہا تھا جو اس عرصے میں مرجھا سا گیا تھا۔۔تب ہی اس نے ماہی کے ہاتھ میں ہلکی سی جنبش محسوس کی تھی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

آہستہ آہستہ اندھیرا کم ہوتا جا رہا تھا۔پھر ایک دم سے بہت تیز روشنی نے اس کی آنکھوں کو آگھیرا تھا ۔۔اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولی تھیں۔ جس جگہ وہ موجود تھی وہ اس کے لئے بالکل انجام تھی۔۔اس نے پھر سے آنکھیں بند کر لی تھیں۔

تھوڑی دیر کے بعد اس نے دوبارہ آنکھیں کھولیں۔ اب اسے سارا منظر واضح دکھائی دے رہا تھا وہ کسی ہسپتال کے کمرے میں موجود تھی اور اس کے دونوں ہاتھ میں ڈرپ لگی ہوئی تھی۔اس نے اپنے ہاتھ کو ہلانا چاہا مگر اس کا ہاتھ کس کی مضبوط گرفت میں تھا۔اس نے نظر گھما کر دیکھا تو اس کے پاس اس کے بالکل قریب اس کا ہمسفر،اس کی زندگی،اس کا شوہر موجود تھا وہ اس کو ہی مسکراتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔ماہی نے دو تین

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دفعہ آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھولیں جیسے یقین کر رہی ہو کہ یہ شیری ہی موجود تھا یا پھر سے اسکا کوئی خیال تھا ۔۔۔

گزشتہ دو سالوں سے اس کے ساتھ اسی طرح سے ہوتا آیا تھا اسے ہر جگہ شہریار کی موجودگی کا احساس ہوتا تھا ۔۔اپنے گھر میں، باہر ہسپتال میں، کسی ہوٹل میں، ہر جگہ اسے یوں لگتا جیسے شہریار کہیں سے آئے گا اور مسکرا کر اس کو تنگ کرے گا۔۔پر ہمیشہ سے یہ اس کے وہم ہی رہے تھے کبھی بھی وہ سامنے نہیں آیا تھا ۔۔پھر وہ مایوس نگاہوں سے سب کچھ دیکھا کرتی تھی پر آج اس کے دو تین دفعہ آنکھیں جھپکنے پر بھی وہ غائب نہیں ہوا تھا۔۔لاشعوری طور پر وہ شہریار کے چہرے کو چھو کر دیکھ رہی تھی گویا اس کی موجودگی کو محسوس کرنا چاہتی تھی۔۔

" اللہ جی پلیز شیری کے خیال کی بجائے شیری کو خود ہی میرے پاس بھیج دیں"

وہ آہستہ آواز میں بولی تھی لیکن اس کی آواز اتنی اونچی ضرور تھی کہ شہریار نے باآسانی سن لیا تھا۔۔

"مائی ڈیر وائف میں سچ مچ آپ کے پاس موجود ہوں۔یہ آپ کا کوئی خیال یا وہم نہیں ہے۔۔"

شہریار نے پیار سے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا اور وہ بے یقینی سے تکے جا رہی تھی کیا واقعی اس کا شیری اس کے پاس آ گیا تھا؟

"! اب کر بھی لو یقین"

شہریار نے ماہی کے ڈرپ والے ہاتھ کو جو کہ اس کی گرفت میں تھا اس کو ہلکے سے دبا کر کہا تھا۔۔

"شیری تم بہت بدتمیز ہو میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گی۔۔"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہی اتنا کہہ کر رخ موڑ گئی تھی اور اس کی آواز رندھ گئی تھی۔۔شہریار نے آگے ہو کر دیکھا تھا اور اس کی توقع کے عین مطابق ماہی کی آنکھوں میں آنسو جاری تھے۔۔۔

"ماہی اچھا میری طرف تو دیکھو۔۔دیکھو میں آگیا ہوں نہ۔۔۔اب تمہیں کوئی بھی کچھ بھی نہیں کہہ سکے گا۔۔تمہارا شیری، تمہارا بندر، تمہارے پاس موجود ہے۔۔ادھر تو دیکھو۔۔"

شہریار نے تڑپ کر کہا تھا۔۔اس کی آواز میں تڑپ محسوس کر کے ماہی نے رخ موڑا تھا۔۔

"ماہی پلیز مجھ سے منہ مت موڑو۔میں یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔"

شہریار نے بے بسی سے اس کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

"تو جو ڈھائی سالوں سے تم نے مجھ سے منہ موڑ کر رکھا تھا اس کی وجہ پوچھ سکتی ہوں میں؟؟ تمہیں پتا ہے گھر میں میرے ساتھ کیا کچھ ہوتا رہا ہے؟؟ میں نے کس طرح سے یہ سارا عرصہ گزارا ہے؟؟ تمہارے بغیر میری زندگی کتنی مشکل تھی تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے۔۔۔۔"

" اچھا نہ معاف کر دو اب تو میں آگیا ہوں نا"

شہریار نے ماضی کی ایک یاد تازہ کی تھی اور ماہی کے دونوں کان نرمی سے پکڑے تھے۔۔

"سوری ناں۔۔"

ماہی کی ہنسی نکل گئی تھی اس کی معصوم شکل کو دیکھ کر جو کہ اس نے بنائی ہوئی تھی اور وہ کتنا معصوم تھا یہ ماہی سے بہتر کون جان سکتا تھا۔۔۔تھوڑی دیر منانے کے بعد ماہی بلاآخر مان ہی گئی تھی۔۔

"اگر تمہارا مشن چھ ماہ کے اندر ہی مکمل ہو گیا تھا تو ڈھائی سال سے کیا کر رہے تھے تم وہاں پر؟"

ماہی نے منہ بنا کر پوچھا تھا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہیں کیا لگتا ہے میرا مشن کمپلیٹ ہو گیا ہو اور میں خود اپنی خوشی سے تم سے، اور سب گھر والوں سے دور "
رہا ہوں گا وہاں دو سالوں سے؟؟"

"نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا لیکن پھر بھی تمہیں آنے میں اتنی دیر کیوں ہو گئی؟"

دراصل جس دن میں نے بگ باس کا کام تمام کیا تھا اسی دن میرے موبائل پر میسج رسیو ہوئے تھے "
مصروفیت کی وجہ سے میں نے دو تین دنوں سے اپنے موبائل کا انٹرنیٹ آن نہیں کیا تھا اس وجہ سے تمہاری
غزل بھی اس رات پڑھ نہیں سکا خیر میں نے وہ میسج پڑھے تو کسی نے ایک انجان نمبر سے مجھے ویڈیو بھیجی
" تھی اس میں ہم سب ساتھیوں کے پاسپورٹ جلا دیے گئے تھے۔۔۔

پر شیری تم لوگ تو پاکستان کے بہادر فوجی ہو اور کیا فوجیوں کے لیے بھی پاسپورٹ ہونا ضروری ہوتا ہے "
"؟آئی مین تم لوگ پاسپورٹ کے بغیر نہیں آ سکتے تھے کیا؟

وہ بات کرنے کے ساتھ ساتھ شہریار کے ہاتھ کی انگلیوں سے کھیل بھی رہی تھی۔۔

کر سکتے تھے ہم لوگ آ سکتے تھے لیکن اس کے لیے ہمارے سینئرز ہی ہماری ہیلپ کر سکتے تھے اور "
انفارچونیٹلی وہاں پر واک کرتے ہوئے کوئی میرا موبائل چھین کر لے گیا اور کرنل سر کے پاس صرف میرا
ہی نمبر تھا اور مجھے ان کا نمبر زبانی یاد بھی نہیں تھا اس لئے ہم اتنے عرصے تک کسی بھی ایجنسی سے کانٹیکٹ
" بھی نہیں کر پائے تھے

شہریار ساتھ ساتھ ماہی کے بالوں کو اس کے کان کے پیچھے کرتا جا رہا تھا۔۔

"تو اب کیسے آئے ہو بندر؟"

ماہی کی آنکھوں میں شرارت نظر آ رہی تھی۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر زیادہ عرصہ ہوا تو بندر کو اسکی بندری یاد آ رہی تھی اس لیے اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ بارڈر "

" کراس کیا اور اپنے وطن واپس آ گیا

"کیا تم بارڈر کراس کر کے آئے ہو یہاں ؟؟"

ماہی نے بے یقینی سے اس کو دیکھا تھا اس کو یہ یقین نہیں آ رہا تھا کہ شہریار اتنا خطرناک قدم اٹھا کر واپس آیا ہے۔۔

" ہاں اور میں تم سے مذاق کر رہا ہوں"

شہریار نے ہنس کر کہا تھا۔۔

"تم کبھی نہیں سدھر سکتے۔۔۔"

"! یہاں پر سدھرنا چاہتا بھی کون ہے"

اور ساتھ ہی شیری ایک لطیف سی شرارت کرنے لگا تھا لیکن پھر اس کو یاد آیا کہ ابھی ڈاکٹر کو ماہی کے ہوش آ جانے کی اطلاع بھی دینی تھی۔۔اسی لئے اس نے اپنا یہ ارادہ ملتوی کر دیا اور ڈاکٹر کو لینے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"شیری پلیز اب کہیں نہیں جاؤ ناں میرے پاس ہی رہو تم پلیز۔۔۔"

" کہیں نہیں جا رہا بس ڈاکٹر کو لے کے آتا ہوں میں ابھی"

وہ اتنا کہہ کر کمرے سے باہر جا چکا تھا اور ماہی شہریار کو جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈاکٹرز نے ماہی کو ایک دن ہسپتال روکنے کے بعد گھر جانے کی اجازت دے دی تھی کیونکہ یہ خدا کا معجزا ہی تھا کہ ماہی نے بہت جلد خود کو ریکور کر لیا تھا۔۔وہ شہریار کا سہارا لیتے ہوئے گھر کے اندر داخل ہوئی تھی۔۔ سعدیہ بیگم بھاگ کر اپنی بیٹی سے ملی تھیں۔ اور اس کو اس کے کمرے میں بھیج دیا گیا تھا تا کہ وہ کچھ دیر آرام کر سکے..

☆☆☆☆☆☆☆

اس وقت لاؤنج میں سارے موجود تھے ماہی کو اس کے کمرے میں آرام کرنے کی غرض سے بھیج دیا گیا تھا ۔۔اس کے سو جانے کی یقین دہانی کرنے کے بعد شہریار بھی لاؤنج میں آیا تھا جہاں پر سب موجود تھے۔۔ فرزانہ بیگم کسی سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھیں۔۔

"کیا اب مجھے یہاں پر کوئی بتانا پسند کرے گا کہ ڈھائی سالوں سے اس گھر میں کیا ہو رہا ہے؟اور ماہی کے ساتھ اتنا بدتر سلوک کیوں کیا جا رہا ہے کہ اسکا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا؟"

شہریار نے سنجیدہ لہجے سے سب کو مخاطب کیا تھا۔۔

"یہ سب تم اپنی ماں سے پوچھو جس کو ہم سب کے منع کرنے کا ذرا اثر نہیں ہوا اور بیچاری ماہی کا کیا حال کر کے رکھ دیا اس نے"

بی جان نے ناگوار نظروں سے فرزانہ بیگم کو دیکھا تھا جو کبھی ان کی پسندیدہ بہو ہوتی تھیں۔۔۔سعدیہ بیگم بھی اپنی آنکھوں میں آنسو لیے خاموش نظروں سے اپنی بھابھی کو دیکھ رہی تھیں۔۔ جنھوں کو ہمیشہ انہوں نے اپنی بڑی بہن سمجھا تھا اور انہوں نے ان کی بیٹی کے ساتھ کتنا برا سلوک رکھا تھا۔پورے دو سال اس کو اذیت دی۔۔اس پر تہمت لگائی۔۔ لیکن سعدیہ بیگم نے اپنی زبان سے ایک لفظ نہیں نکالا تھا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بیٹا میں ہر گز ایسا نہیں چاہتی تھی پلیز آپ سب میری بات سنیں میں ہر گز ایسا نہیں چاہتی تھی۔۔۔"

فرزانہ بیگم روتے ہوئے اپنی صفائی پیش کرنے لگی تھیں۔

امی جان اگر آپ ایسا نہیں چاہتی تھیں تو اس دن میں نے اپنی آنکھوں سے کیا دیکھا تھا م؟ آپ ماہی کو"

"مارنے جا رہی تھیں اس پر ہاتھ اٹھانے جا رہی تھیں۔۔؟

"بیٹا میں نہیں جانتی مجھے کیا ہو گیا تھا۔۔"

"اس کی وجہ جان سکتا ہوں میں؟"

ناچاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ تھوڑا نا گوار ہو گیا تھا وہ ہر گز یہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اپنی ماں سے بدتمیزی کرے لیکن وہ انہیں اپنی غلطی کا احساس دلانا چاہتا تھا جو کہ اس وقت ضروری تھا۔۔۔

"بیٹا میں چاہتی تھی کہ تم جلدی واپس آ جاؤ مجھے تمہاری بہت یاد آ رہی تھی۔۔۔"

اگر آپ کو میری یاد آ رہی تھی تو میری واپسی کے لئے دعا کرتیں۔ ماہی کے ساتھ اس طرح کا رویہ رکھنے کی"

" کیا ضرورت تھی آپ کو؟

بیٹا مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے معاف کر دو آپ سب بھی مجھے معاف کر دیں مجھے ایسے مت دیکھیں مجھے اپنی"

" غلطی کا احساس ہو گیا ہے میں ماہی سے بھی معافی مانگ لوں گی پلیز

وہ رو کر سب کو دیکھ رہی تھیں۔۔

امی جان۔۔ میری باتوں کا برا ہر گز مت مانیں۔ ہم سب آپ سے ناراض نہیں ہیں بس آپ سے جانے"

"انجانے میں جو غلطیاں ہوئی ہیں ان کا آپ کو احساس دلانا چاہ رہے ہیں۔۔

شہر یار نے پیار سے ان کے ہاتھ تھامے تھے۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزانہ شہریار بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے ہم میں سے کوئی بھی تم سے ناراض نہیں ہے۔۔تم اگر اس رات" ہماری بات مان لیتی تو آج ماہی کے ساتھ اس طرح نہیں ہوتا خیر اب بھی کچھ نہیں بگڑا اللہ کا شکر ادا کرو کہ " اس نے ہماری بیٹی کو زندگی عطا کی ہے اس سے معافی مانگ لو۔۔سب کچھ صحیح ہو جائے گا

سکندر صاحب بولے تھے۔۔۔

"پر ماہی کیا مجھے معاف کر دے گی اس کو تو میں نے اتنی تکلیف پہنچائی ہے؟"

بھابھی آپ تو ماہی کو جانتی ہیں۔وہ بہت نرم دل اور حساس ہے وہ یقیناً آپ کو معاف کر دے گی بلکہ وہ تو" " آپ سے ناراض یا غصہ بھی نہیں ہوئی ہوگی

" اللہ کرے ایسا ہی ہو"

انہوں نے نم آنکھوں سے مسکرانے کی کوشش کی تھی۔۔

"ایسا ہی ہوگا امی جان۔۔"

پھر سب نے ہلکی پھلکی باتیں کر کے فرزانہ بیگم کی شرمندگی کو دور کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

سبھی اس وقت اس کے کمرے میں ہی موجود تھے۔۔ماہی کے بیڈ پر ایک طرف اس کے پاس بی جان موجود تھیں اور دوسری طرف شہریار بیٹھا ہوا تھا جب کے ساتھ رکھی کرسیوں پر سعدیہ بیگم، ہمدان صاحب اور سکندر صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے ۔۔ کمرے کے کونے میں ارمان اور ارحان کھڑے ہوئے تھے بس فرزانہ بیگم کی کمی تھی جو شاید ان گزشتہ سالوں میں اپنے رویے کی وجہ سے یہاں آنے سے کترا رہی تھیں۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" امی جان تائی جان کہاں ہیں؟وہ یہاں کیوں نہیں آئیں؟"

ماہی نے بے چینی سے پوچھا تھا یہ نہیں تھا کہ وہ اپنی تائی جان کو شرمندہ کرنا چاہتی تھی بلکہ وہ ابھی بھی ان کے لیے اپنے دل میں وہی عزت اور پیار رکھتی تھی جو پہلے ہوا کرتا تھا غلط فہمیوں کی وجہ سے ان کے رشتے میں تھوڑی سی تلخی آگئی تھی۔۔

"بیٹا وہ۔۔۔۔"

سعدیہ بیگم ابھی کوئی بہانہ بنانے والی تھیں کہ اچانک ماہی کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا سب کی نظریں آنے والے شخص پر پڑی تھیں۔۔۔اندر فرزانہ بیگم آئی تھیں ان کے ہاتھ میں ایک پھولوں کا خوبصورت سا گلدستہ تھا اور ساتھ ہی اس کے اندر ایک سوری لیٹر تھا۔۔۔انہوں نے آگے بڑھ کر ماہی کے ہاتھ میں تھمایا تھا شہریار فرزانہ بیگم کو جگہ دینے کے لیے بیڈ سے اٹھ گیا تھا اور فرزانہ بیگم کے کچھ بولنے سے پہلے ہی شدت سے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تھے اور وہ روتے ہوئے سسکتے ہوئے یہ کہہ رہی تھیں۔۔۔

"بیٹا مجھے معاف کر دو میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن سے میں تم سے معافی مانگ سکوں میں نے تمہیں بچپن سے لے کر آج تک بالکل اپنی بیٹی بلکہ اس سے بڑھ کر پالا ہے۔۔نہ جانے مجھے کیا ہو گیا تھا جو میں نے تمہارے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا۔۔"

"تائی جان کیسی باتیں کر رہی ہیں میں آپ سے بالکل بھی ناراض نہیں ہوں۔۔۔"

"نہیں بیٹا میں نے بہت غلط کیا ہے اور تمہیں مجھ سے ناراض ہونا چاہیے۔۔۔میں تو اب سمجھی ہوں کہ میرا بیٹا کیوں واپس نہیں آرہا تھا کیونکہ میں نے تمہیں اتنی تکلیف پہنچائی۔۔اللہ تعالی تو میری آزمائش کر رہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جس میں میں بالکل ناکام ہو گئی میں نے شہریار کے واپس نہ آنے کی وجہ تم کو ہی سمجھ لیا اور تمہارے ساتھ "کس طرح کا سلوک کیا پلیز بیٹا لاسٹ ٹائم اپنی تائی جان کو معاف کر دو۔۔

اٹس اوکے تائی جان" ماہی نے مسکرا کر ان کے آنسو صاف کیے تھے وہ ہر گز نہیں چاہتی تھی کہ وہ اس سے " .معافیاں مانگی۔۔اسلیے اس نے بات ختم کرنے کی کوشش کی تھی

"بس ہو گیا آپ لوگوں کا ایموشنل ڈرامہ اب میری بھی کوئی سن لے۔۔۔"

شہریار نے ماحول کی سنجیدگی کو کم کرنے کے لیے منہ بنا کر کہا تھا۔۔

"جی بیٹا جی آپ تو سنائیں نہ کیا سنانا چاہ رہے ہیں؟"

بی جان نے اسے اشارہ کر کے اپنے پاس بلایا تھا اور وہ بی جان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا تھا جہاں پاس ہی ماہی اور فرزانہ بیگم بھی بیٹھی ہوئی تھیں۔

"وہ یہ کہ آپ کو نہیں لگتا کہ اس گھر میں کسی چیز کی کمی ہے۔۔"

" ہاں کچھ دنوں پہلے تک تو تمہاری کمی تھی اب وہ ماشااللہ پوری ہو گئی"

سعدیہ بیگم نے مسکرا کر کہا تھا۔۔

"نہیں چچی جان میرے علاوہ بھی ایک کمی ہے آپ لوگ سمجھ کیوں نہیں رہے؟"

ایسی کون سی کمی ہے بیٹا؟" حمدان صاحب حیرت سے بولے تھے۔۔"

شہریار نے سب سے نظریں چھپا کر ارمان کو آنکھ ماری تھی اور وہ اب خوف کے مارے شیری کو دیکھ رہا تھا کیونکہ شاید وہ اس کے ارادے بھامپ چکا تھا۔اس نے وہاں سے نکل جانے میں ہی عافیت جانی تھی وہ دروازے سے نکل ہی رہا تھا جب شہریار کی آواز آئی تھی۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ارمان مریم کو کب ملوا رہے ہو امی جان سے ؟"

ارمان اس کے الفاظ سن کر وہیں تھم سا گیا تھا جبکہ باقی سب نے شدید حیرت سے ارمان کو دیکھا تھا۔۔

" ! بھائی جان آتے ساتھ ہی سب کے سامنے میرا ریکارڈ لگوانا شروع ہو گئے ہیں"

اس نے جل کر دل میں سوچا اور بڑی مشکل سے پیچھے مڑ کر سب کی حیرت سے بھری اور شکی نگاہوں کا سامنا کیا۔۔

ک ک۔۔ کون مریم ؟" وہ ہکلاتے ہوئے بولا تھا۔۔"

اچھا وہ والی مریم جسے ارمان بڑے مزے سے سب گھر والوں سے چھپ کر آئسکریم پارلے جا کر آئسکریم" "کھلا رہا تھا؟

ماہی بھی جیسے کچھ یاد آ جانے پر بولی تھی۔۔

اچھا اچھا شیری بھائی ماہی بھابھی آپ لوگ اس مریم کی بات کر رہے ہیں جس کے بالوں میں ارمان نے" "بڑے پیار سے گلاب کے پھول سجائے تھے آپ کی مہندی پر؟

ارحان نے بھی ان دونوں کا ساتھ دیا تھا اب ارمان دانت پیستے ہوئے ان تینوں کو دیکھ رہا تھا جنہوں نے اس کی عزت افزائی کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔ باقی سب حیرت سے ان تینوں کو دیکھ رہے تھے جن کے چہروں پر دبی دبی مسکراہٹ تھی۔۔۔

"کون ہے یہ مریم بھئی ہمیں بھی تو کوئی بتائے۔۔؟"

سکندر صاحب نے بھی ان کی گفتگو میں حصہ لیا تھا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کچھ نہیں ابو جان بس ارمان نے آپ کی بہو ڈھونڈ لی ہے اور اب چاہتا ہے کہ سب بڑے اسکے لئے اب با قاعدہ مریم کا رشتہ لے کر جائیں۔۔یہی چاہتے ہو نا ارمان؟"

شہریار نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں ارمان سے پوچھا تھا۔۔

" وہ۔۔۔وہ مجھے واشروم جانا تھا اچھا ٹھیک ہے میں چلتا ہوں اللہ حافظ "

گھبراہٹ میں وہ کیا کہہ چکا تھا اس کا احساس اسے بعد میں ہوا وہ فوراً کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ کمرے سے سب کے قہقہوں کی آواز آئی تھی۔۔۔اور یوں یہ گھر ایک دفعہ پھر سے خوشیوں سے مہک گیا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

شہریار کو گھر واپس آئے ہوئے ایک مہینہ گزر چکا تھا ان دنوں میں ماہی کی طبیعت بھی کافی حد تک بہتر ہو چکی تھی۔۔گھر میں اب ارمان اور مریم کے رشتے کی بات سنجیدگی سے کی جا رہی تھی۔اور فرزانہ بیگم بی جان اور سکندر صاحب نے جا کر مریم کا رشتہ بھی مانگ لیا تھا جو کہ مریم کے گھر والوں نے بخوشی قبول کیا تھا ۔۔اور کچھ دنوں میں ان کی منگنی رکھنے کا سوچا جا رہا تھا۔۔ماہی نے صبح کا بس ناشتہ ہی کیا ہوا تھا اس لئے اب شام ہونے کو آئی تھی اور اس کو شدت سے بھوک لگی ہوئی تھی۔۔اسے پیزا منگوانے کا خیال آیا اس نے سوچا کیوں نہ بچپن کی یاد تازہ کی جائے اور سب گھر والوں سے پیسے اکٹھے کر کے پیزا کھایا جائے۔۔وہ لاؤنج میں گئی۔وہاں پر اس وقت سب گھر والے موجود تھے۔وہ بی جان کے پاس گئی اور مسکرا کر ان سے کہا۔۔

"بی جان پیسے دے دیں مجھے پیزا کھانا ہے۔"

"پر بیٹا کچھ ہی دن تو ہوئے ہیں تمہاری طبیعت کو بہتر ہوئے اب تمہیں پھر سے پیزا کھانا ہے نہیں ابھی تم پرہیز کرو۔۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" بی جان پلیز نا ابھی میرا بہت دل چاہ رہا ہے پلیز دیں ناں۔"

اس نے پیار سے بی جان کے گالوں پر چٹکی بھری۔۔بی جان اس کی اس ادا پر مسکرا دیں اور پیسے نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھ دیئے۔اسی طرح اس نے تائی جان امی جان اور ابو جان سے بھی پیسے نکلوائے۔اب باری تھی تایا جان کی۔۔

"تایا ابو پیسے دیں ناں میں نے پیزا کھانا ہے صرف آپ ہی رہ گئے ہیں"

سکندر صاحب ابھی اپنے وولٹ سے پیسے نکالنے ہی لگے تھے کہ شہریار کی آواز آئی۔۔

ماہی ویسے تم بہت عقلمند ہو پیزے کا بہانہ بنا کر سب سے ہنی مون کے لیے چندہ اکٹھا کر رہی ہو۔۔اگر" دل چاہ رہا ہے جانے کے لیے سچ سچ بتا دو کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا ہے نا بی جان؟ "

شہریار کی بات پر سب ہنس پڑے تھے جب کہ ماہی اسے گھور کر رہ گئی تھی۔شرم سے اس کا چہرہ لال ہو گیا تھا۔اس نے اس وقت شہریار کو کچھ بھی بولنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔کیونکہ لاونج میں سعدیہ بیگم بھی موجود تھیں جن سے اسے روز شوہر کی عزت اور ادب کرنے کے لیکچرز ملتے تھے اس لئے ابھی وہ شہریار کو دو باتیں سنا کر پھر سے اپنی کلاس نہیں لگوانا چاہتی تھی۔۔اس نے خاموشی سے تایا ابو کے ہاتھ سے پیسے پکڑے اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

جبکہ شہریار نے اسے حیرت سے دیکھا تھا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

کمرے میں آکر اس نے پیزا آرڈر کر دیا تھا۔وہ اب اپنے کمرے میں ٹہل کر پیزے کے آجانے کا انتظار کر رہی تھی۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک دم سے کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور شہریار اندر آیا وہ ماہی کو بالکل اگنور کرتا ہوا صوفے پر بیٹھ کر ٹی وی دیکھنے لگا تھا۔۔

جب ماہی سے مزید برداشت نہ ہو سکا اس نے شیری کو آواز دی تھی ۔۔

"شیری !!!!!!!"

وہ جو بڑے آرام سے ٹی وی دیکھنے میں مگن تھا گھبرا کر بولا۔

"ہاں بولو ماہی ؟"

"یہ تم سب گھر والوں کے سامنے کیا کہہ کر رہے ہو ؟"

"اب ایسا کیا کہہ دیا میں نے یار ؟"

اووو اتنے معصوم نہ بنو میں تایا ابو سے پیزا کھانے کے لئے پیسے مانگ رہی تھی تو تم نے یہ کیوں کہا کہ میں "ہنی مون کے لیئے تڑپ رہی ہوں اور اسی لیے سب سے چندہ اکٹھا کر رہی ہوں"

اب تو شیری کی خیر نہیں تھی کیونکہ یہاں پر ان دونوں کے علاوہ کوئی بھی موجود نہیں تھا اس لئے ماہی کو اپنی کلاس لگ جانے کی کوئی فکر نہیں تھی۔۔

" اڑے میں تو مذاق کر رہا تھا تم تو مذاق بھی نہیں سمجھتی "

اور ساتھ ہی ماہی کے ہاتھ میں تکیہ اور اس کی غصیلی نگاہ دیکھ کر اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا اور دل میں یہ سوچ کر کمرے سے بھاگ گیا۔۔

"شیری اگر اپنی جان پیاری ہے تو بھاگ۔۔۔"

جبکہ ماہی وہیں سے کھڑی کہہ رہی تھی۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" تم رات کو گھر آؤ پھر بتاتی ہوں"

☆☆☆☆☆☆☆

شہریار کو رات کو گھر آتے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی وہ دبے پاؤں چلتا ہوا اپنے کمرے میں آیا تو اس نے حیرت سے ماہی کو ٹی وی دیکھتے ہوئے دیکھا۔۔

"تم ابھی تک جاگ رہی ہو؟"

ماہی نے اس کے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔

"کیا میرا انتظار ہو رہا تھا؟"

ماہی کی طرف سے ابھی بھی خاموشی تھی وہ بالکل شیری کو اگنور کر رہی تھی۔۔

"اچھا سنو تو۔۔"

اس نے پیار سے ماہی کے ہاتھ تھام کر کہا تھا۔۔

ماہی نے ایک غصیلی نگاہ اس پر ڈالی اور اپنے ہاتھ کھینچے۔۔ مگر شہریار کی گرفت اس کے ہاتھوں پر اور بھی مضبوط ہو گئی تھی۔۔

" دیکھیں مسٹر میرے ہاتھ چھوڑیں مجھے جانا ہے"

"کہاں جانا ہے مسز اپنے مسٹر کو چھوڑ کر؟"

شہریار اب اس کے ماتھے پہ آئے ہوئے بال پیچھے کو کر رہا تھا۔۔ماہی نے ایک دفعہ پھر اپنے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی تھی لیکن مقابل کی گرفت مزید مضبوط ہو گئی تھی۔۔۔

" ماہی ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا اگر تم مجھے چھوڑ کر گئی تو میں شاید دنیا ہی چھوڑ جاؤں۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" ڈرامہ بند کرواپنااور چھوڑو میرا ہاتھ "

تم میرے جذبات کو ڈرامے کا نام دے رہی ہو! ماہی یقین کرو میں نے ان ڈھائی سالوں میں گھر والوں " میں سے سب سے زیادہ یاد تمہیں کیا ہے اور اول تو میں بھی شہید ہونا چاہتا تھا لیکن مشن کے کامیاب ہونے کے بعد میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ اللہ تو نے مجھے غازی تو بنا دیا ہے اب مجھے میری محرم سے بھی ملوا دے میری ہمسفر سے، میرے گھر والوں سے لیکن سب سے زیادہ میں تم سے ملنے کو تڑپ رہا تھا اب چاہے تم " میرے پر خلوص جذبات کو ڈرامے کا نام دے دو

شہر یار کے اس لہجے سے ماہی کی ساری ناراضگی دور ہو گئی تھی۔۔۔

شہریار میں نے تمہارے جذبات کو ڈرامے کا نام نہیں دیا۔۔ اصل میں میں بھی تو ان ڈھائی سالوں میں " صرف تمہیں ایک بار دیکھنے کے لئے ہی تو تڑپ رہی تھی۔۔ تمہارے جانے کے چھ ماہ بعد سے ہی تائی جان کا رویہ میرے ساتھ بہت تکلیف دہ ہو گیا تھا اور اس سب کی وجہ فائقہ پھپھو تھیں۔ کیونکہ ہم نے ان کے بیٹے کے رشتے سے انکار کیا تھا. اس لیے انہوں نے تائی جان کے ذہن میں غلط خیالات ڈال دیے تھے. اور "شیری میں نے محرم بننے کے بعد بھی تمہیں ہی اپنی دعاؤں میں مانگا ہے۔۔۔

وہ بہت آہستہ آواز میں کہہ رہی تھی ۔ شاید ڈھائی سالوں میں اپنے اوپر گزری جانے والی ساری داستان آج اپنے ہمسفر کو سنا دینا چاہتی تھی۔۔۔ یہ رات ان دونوں کی بہت خوش گوار گزری تھی انہوں نے ساری رات جاگ کر گزاری تھی اور ڈھائی سالوں میں اپنے اوپر گزرنے والی ہر اذیت اور تکلیف ایک دوسرے کو سنا دی تھی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارمان اور مریم کی منگنی جمعہ کے مبارک دن میں رکھ دی گئی تھی اس لئے سبھی تیاریوں میں مگن تھے چونکہ دن کم رہتے تھے اس لئے ماہی اور فارا نے شہریار اور ولی کو ساتھ لے کر شاپنگ کرنے کا پلان بنایا تھا ۔۔ ساری شام ان کی بہت خوش گوار گزری تھی اور پھر وہ جب تھک گئے تھے تو انہوں نے کافی شاپ اسے کافی پینے کا سوچا۔۔۔

"چلیں آج کی کافی میری طرف سے کسی نے اور کچھ کھانا ہو تو بغیر کسی جھجک کے مجھے بتا دے"

ولی نے مسکرا کر کہا تھا۔۔

خیر ہے تجھے کہاں سے یاد آگیا آج کافی پلانے کا؟؟ اور ساتھ آفر کی جا رہی ہے کسی نے اور بھی کچھ کھانا ہو" " تو۔۔۔ کہاں سے ڈاکہ مارا ہے جو اتنے پیسے تیرے ہاتھ لگے ہیں

شہریار نے اسے مشکوک نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔

اڑے بھائی مجھے معاف کر دے میں نے کہیں سے ڈاکہ نہیں مارا اور ڈاکہ مارنے کا پلان تو ہم دونوں کا تھا یاد" "ہے نا؟

ولی نے اس معاملے میں شہریار کو پھنسانے کی کوشش کی تھی لیکن شہریار بھی کسی سے کم نہیں تھا۔۔ جبکہ ماہی اور فارا ان کی ڈاکے والی بات پر حیرانگی سے دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔۔

"یار میں نے تمہیں انکار کر دیا تو تم اس کا بدلہ اب مجھ سے اس طرح سے لوگے۔۔؟"

شیری نے معصوم شکل بنا کر کہا تھا۔۔

"کب؟ کون سا انکار؟ مجھے بھی تو کوئی بتائے۔۔"

ولی نے حیرت سے دیکھا تھا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اڑے بھائی وہی والا انکار جب تم نے کہا تھا کہ تم پیسے کی کمی کی وجہ سے فارا کی ممی کی الماری سے سونے کے "سارے زیورات اٹھالاؤ گے اور میں نے ایسا کرنے سے انکار کیا تھا شاید اسی کا ہی بدلہ لے رہے ہو۔۔۔۔

شہریار نے اطمینان سے کہہ دیا تھا۔۔۔ جبکہ ولی نے ڈرتے ڈرتے فارا کی خونخوار نظروں میں دیکھا تھا۔۔ ماہی شیری کی ساری شرارت جان کر نیچے منہ کئے مسکرارہی تھی اور اب ان کی لڑائی انجوائے کر رہی تھی ۔۔۔ اور شاید شہریار کا مقصد بھی ماہی کو ریلیکس اور انجوائے کروانے کا تھا۔۔

"کیا۔۔۔۔۔؟؟؟"

ولی نے پورا منہ کھول کر کہا تھا۔۔

اچھا چل تیرا وہ والا پلان تو تجھے یاد ہی ہوگا جب تم نے کہا تھا کہ ہم دونوں میں سے ایک کسی چلتی ہوئی گاڑی" کے نیچے آئیں گے یہ خیال رکھتے ہوئے کہ چوٹ نہ آئے اور پھر دوسرا اس آدمی کے ڈرائیور سے گاڑی کی "چابی چھین لے گا اور اسے گولی دکھا کر ڈرا دھمکا کے بھگا دے گا

شہریار نے یہ واقعہ سنانے کے بعد اپنا قہقہہ بہت مشکل سے ضبط کیا ہوا تھا جبکہ ماہی سے اپنا قہقہہ ضبط کرنا بہت مشکل ہو گیا تھا اور اس کی ہنسی نکل گئی تھی جبکہ فارا اور ولی نے حیرت سے اس کو دیکھا تھا۔۔۔

"تمہیں کیا ہوا ہے ایسے کیوں ہنس رہی ہو؟"

فارا نے حیرانگی سے ماہی کو دیکھ کر کہا تھا۔۔

سوری سوری یار مجھے بھی ولی بھائی کا ایک پلان یاد آگیا تھا جس میں انہوں نے مجھے بھی ساتھ شامل کروالیا" "تھا

ماہی نے اب اپنی مسکراہٹ ہونٹوں میں دبا کر سنجیدہ لہجے میں کہا تھا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یہ کون ساپلان ہے اب؟"

ولی کے ساتھ ساتھ شہر یار بھی اب حیرت سے ماہی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے ولی بھائی آپ وہ فارا کو اغوا کرنے والا آپ کا پلان بھول گئے ہیں۔۔؟میں نے اور شیری نے"

"کتنی مشکل سے آپ کو روکا تھاتب یاد کریں۔۔۔

ولی اب شدید حیرت کا جھٹکا کھا کے رہ گیا تھا اور بعد میں

فارا کے ہاتھوں آنے والی اپنی شامت کو یاد کر کے خوفزدہ ہو گیا تھا اور اس کا یہ خوف اس کے چہرے پر بھی نظر آ رہا تھا جسے دیکھ کر ماہی اور شیری دونوں نے اپنا قہقہہ ضبط کیا ہوا تھا۔۔۔واپسی میں گاڑی میں بیٹھ کر دونوں ہی ہنس پڑے تھے اور شہر یار نے مسکرا کر اپنے ہمسفر کو دیکھا تھا جو اس کے دکھ سکھ کے ساتھ ساتھ اس کی شرارتوں میں بھی اس کا ساتھ بھرپور طریقے سے دیتی تھی

☆☆☆☆☆☆☆

دیگر تیاریاں کرتے ہوئے وقت کیسے گزرا پتا ہی نہیں چلا تھا اور آج ارمان اور مریم انگیجمنٹ تھی۔ہر کوئی گھر میں آنے والے اس خوشی کے موقعے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا تھا۔۔آج کا فنکشن رات کا تھا اس لئے سب تھوڑا سا ریلیکس تھے۔۔شام کے ٹائم سب نے حال کے لیے نکلنا تھا۔۔

ماہی بھی نیوی بلو کی پاؤں تک آتی میکسی میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔دوسری طرف شہر یار نے بھی نیوی بلو کلر کا ٹو پیس پہن رکھا تھا۔۔جس سے اس کی مردانہ وجاہت میں مزید چار چاند لگ گئے تھے۔۔وہ دونوں ہی نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہے تھے ماہی ابھی شیشے کے آگے کھڑی ہو کر تیار ہو رہی تھی۔۔اس کا بس ہیر سٹائل رہ گیا تھا باقی کی تیاری تقریباً مکمل ہو چکی تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے ہیر سٹائل بنا کر خود کو ایک نظر شیشے میں دیکھا تھا۔۔

ساری تسلی کرنے کے بعد کانوں میں جھمکے پہنتے ہوئے اس نے شیشے میں دیکھا جہاں اس کو اپنے بالکل پاس شہریار کا عکس نظر آیا شہریار بھی مسکرا کر اسی کو دیکھ رہا تھا ان دونوں نے ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھا اور دیکھتے ہی رہ گئے۔۔انہوں نے اپنے کپڑے میچنگ کر کے لیے تھے۔یوں وہ ایک شاندار کپل لگ رہے تھے۔۔شہریار ماہی کے پیچھے کھڑا ہوا تھا اس نے اپنا ماتھا ماہی کے کندھے پر رکھ دیا تھا۔جبکہ ماہی نے ایک نظر اس کو دیکھا اور پھر سے اپنے جھمکے پہننے لگی۔

جھمکے پہننے کے بعد وہ بھی ویسے ہی کھڑی شیشے میں دونوں کا عکس دیکھ رہی تھی۔کچھ دیر کے بعد خاموش کمرے میں ماہی کی آواز گونجی تھی۔۔

مسٹر شہریار اگر آپ کو یاد ہو تو آج ہم نے ارمان اور مریم کی انگیجمنٹ میں جانا ہے اور گھر کے بڑوں کا" آرڈر ہے کہ بڑی بہو اور بیٹا سب سے پہلے وہاں پہنچے ہوں "

" مسز شہریار مجھے سب کچھ یاد ہے اور چلے جائیں گے اتنی بھی کیا جلدی ہے"

وہ ذرا بھی ٹس سے مس نہ ہوا تھا۔۔

" شیری چلو ورنہ ہم لیٹ ہو جائیں گے "

ماہی نے اسے شیشے میں دیکھتے ہوئے گھور کر کہا تھا۔۔

"پر میرا تو جانے کا دل نہیں کر رہا۔۔"

"تو کہاں جانے کا دل کر رہا ہے آپ کا؟"

" آئیڈیا۔!! کینڈل لائٹ ڈنر پر چلتے ہیں۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اور اگر گھر والوں کو پتا چل گیا تو؟"

" تو کہہ دیں گیں کہ گاڑی خراب ہو گئی تھی اور اسے صحیح کروانے میں ٹائم لگ گیا"

اس کی بات سن کر ماہی بے ساختہ ہنسی تھی اور شیری بھی اس کی ہنسی میں کھو گیا تھا۔۔ڈھائی سال اس نے اس کی اسی ہنسی کو تو مس کیا تھا۔۔اسے ہوش تب آیا جب ان کے کمرے کا دروازہ زور سے بجا تھا شہر یار نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو سامنے ارمان منہ بنائے کھڑا تھا۔۔

"کیا ہوا آج کے دن منہ بنائے کیوں کھڑے ہو؟"

"بھائی جان خود تو آپ کی شادی ہو گئی ہے اگر اب میرا نمبر لگ گیا ہے تو اتنی دیر کیوں کر رہے ہیں؟"

اس نے منہ بنائے کہا تھا۔۔

اووو میرے بھائی۔۔ فکر نہ کر شادی تیری کرواہی دوں گا۔۔اتنی جلدی بھی کیا ہے ایسا کرتے ہیں کل "جائیں گے وہاں ٹھیک ہے؟

کیا؟؟؟بھائی جان آج میری انگیجمنٹ ہے میں کوئی ڈیٹ پر نہیں جا رہا جو کینسل کر کے کل چلا جاؤں"

" ۔۔۔پلیز اب نیچے آجائیں آپ دونوں بھی

" چلو سوچتے ہیں اس بارے میں پھر"

یہ کہتے ہوئے شہر یار نے دوبارہ دروازہ بند کر دیا تھا جبکہ ارمان غصے میں بڑبڑاتا ہوا نیچے چلا گیا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

آج خان فیملی کے لیے یہ بہت خاص موقع تھا۔۔حال میں پہنچنے کے بعد ارمان کو سٹیج میں بٹھا دیا گیا تھا کچھ ہی دیر بعد مریم کی بہنیں بھی اسے سٹیج کی جانب لے آئی تھیں۔ منگنی کی رسم ادا کی گئی تھی۔۔انگوٹھی پہناتے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوئے ہر طرف سے ہوٹنگ کی آواز آئی تھی جس سے ماحول مزید خوشگوار ہو گیا تھا۔۔اس کے بعد کھانا کھول دیا گیا تھا۔۔ کھانے سے فارغ ہو کے ماہی، شہریار، ولی، فارا اور ارحان نے ارمان کے پاس ہی سٹیج پر محفل لگا لی تھی۔۔

مریم بھابی شکر کریں کہ آپ فائنل میں جیت گئیں۔ نہیں تو آج آپ کی جگہ یہاں پر سائرہ بھابھی موجود ہوتیں"

ان سب نے اسٹیج پر آنے سے پہلے ہی ارمان کو تنگ کرنے کا پلان بنا لیا تھا اور اب اس پر ہی عملی کاروائی کی جا رہی تھی۔۔

"کون سائرہ؟"

مریم نے حیرانگی سے ارحان کی طرف دیکھا تھا۔۔ارمان نے بھی ان کے چہروں پر موجود دبی مسکراہٹ دیکھ کر خطرہ محسوس کیا تھا۔۔

اڑے آپ کو ارمان نے کچھ نہیں بتایا؟ ارمان بتاؤ نا مریم بھابی کو کون ہے سائرہ۔۔"ولی نے بھی ارحان کا ساتھ دیا تھا۔

"کون سائرہ۔۔۔؟؟؟"

ارمان پہلے ہی اپنی آنے والی شامت سے خوفزدہ ہو گیا تھا۔۔

"ارمان کیوں ڈرامے کر رہے ہو؟ تمہیں مریم کو پہلے ہی سب کچھ سچ سچ بتا دینا چاہیے تھا۔۔"

ماہی نے بھی ان کی گفتگو میں حصہ لیا تھا۔

"کون سائرہ! ماہی بھابھی کیوں تنگ کر رہے ہیں مجھے آپ لوگ۔۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارمان نے پہلے مریم کی گھورتی ہوئی نظروں کو دیکھا تھا اور پھر ماہی کو دیکھ کر کہا تھا۔۔

"ارمان اب پانی سر سے گزر چکا ہے ابھی تم بتا دو مریم کو تو وہ شاید تمہیں کچھ نہیں کہے گی ہے نہ مریم؟"

شہریار نے مریم کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔ مریم اب پزل ہو گئی تھی اور بے یقینی سے ارمان کو دیکھ رہی تھی

۔۔

مریم میرا یقین کرو۔۔ میں کسی سائرہ کو نہیں جانتا اور یہ جو بھی کہہ رہے ہیں مجھے نہیں پتا۔۔ ان سب کو تو"

" ویسے ہی مجھے ستانے میں مزا آتا ہے۔۔

وہ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔

"چلو سائرہ کا نہیں تو فریحہ کا تو بتایا ہی ہو گا۔۔؟"

شہریار نے اب اس کی دوسری ٹانگ بھی کھینچنے کا ارادہ کر لیا تھا۔۔ فریحہ والی بات تو ان کے پلان میں شامل ہی نہیں تھی اس لیے وہ سبھی اپنے چہرے نیچے کو کر کے اپنے قہقہے ضبط کرنے کی کوشش میں تھے۔۔۔

ارمان نے اپنا سر پکڑ لیا تھا اور کسی کی بھی فکر نہ کرتے ہوئے وہ شیری کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہہ رہا تھا

"شیری بھائی پلیز آج کے دن مجھے معاف کر دیں اسے سچ بتا دیں۔ نہیں تو اس نے مجھے مار ہی ڈالنا ہے۔۔"

وہ رونی صورت بنائے کہہ رہا تھا جبکہ باقیوں کا کنٹرول اب ختم ہو چکا تھا اور ارمان کی شکل دیکھ کر ان سب کے قہقہے نکلے تھے۔

شہریار نے اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر کے مریم کو ساری سچائی بتا دی تھی اور مریم بھی پھر پر سکون ہوئی تھی۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆

وہ اپنے ہی دھیان میں چلتا جارہا تھا جب اسکی کسی زنانہ وجود سے ٹکر ہوئی۔ اس نے ٹکرانے والی ہستی کی جانب دیکھا تو وہ اسکی کزن عریشہ تھی۔ جس سے کچھ سال پہلے تک شیری کی بہت دوستی ہوا کرتی تھی۔ جبکہ شروع سے ہی وہ لڑکی ماہی کو ایک آنکھ نا بھاتی تھی۔۔۔شیری نے مروتاً اس کا حال احوال پوچھ لیا تھا۔۔پر وہ لڑکی تو جیسے کسی گلوسٹک کی طرح شہریار کی ساتھ چپک گئی تھی جو کہ ان کی نگاہوں سے دور کھڑی ماہی کو بالکل پسند نہیں آیا تھا۔۔وہ شہریار سے ادھر ادھر کی باتیں کرنا شروع ہو گئی تھی اور شہریار کو مجبوراً جواب دینے پڑ رہے تھے۔ اس بات سے بے خبر تھا کہ وہ ماہی کی گھورتی ہوئی نگاہوں کا مرکز بن چکا ہے۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

گھر آ کے ماہی نے شیری سے کوئی بھی بات نہیں کی تھی اور شیری کو یہی بات بے چین کر رہی تھی۔۔

" ماہی یار میری بات تو سنو"

وہ الماری سے اپنے لیے کپڑے نکال رہی تھی جب شہریار نے بے چینی سے اس کو مخاطب کیا تھا۔۔

" اپنی باتیں اپنی اسی کزن کو جا کے سناؤ"

وہ غصے سے بولی تھی اور اس کی بات سن کر شہریار کو ساری بات سمجھ میں آ گئی تھی۔۔۔اس کی پیاری ماہی یقیناً اس عریشہ سے جیلس ہو گئی تھی۔۔اور اب اسے پیار سے اسے منانا تھا ۔۔۔۔

" پر میں تو تمہیں سناؤں گا"

"پر مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی۔۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ کہہ کر وہ غصہ سے جانے لگی تھی جب شہریار نے اس کا ہاتھ تھاما تھا اور اسے پیچھے سے اپنے قریب کیا تھا اور ساتھ ہی گنگنایا تھا۔۔۔۔

سن میرے ہمسفر۔۔۔

کیا تجھے اتنی سی بھی خبر۔۔۔؟

کہ تیری سانسیں چلتیں جدھر۔۔۔

رہوں گا بس وہیں عمر بھر۔۔۔۔

جتنی حسین یہ ملاقاتیں ہیں۔۔۔

ان سے بھی پیاری تیری باتیں ہیں۔۔۔۔

باتوں میں تیری جو کھو جاتے ہیں۔۔۔۔

آؤں نہ ہوش میں میں کبھی۔۔۔۔

بانہوں میں ہے تیری اب زندگی۔۔۔۔

سن میرے ہمسفر۔۔۔۔

کیا تجھے اتنی سی بھی خبر۔۔۔۔

کہ تیری سانسیں چلتیں جدھر۔۔۔

رہوں گا بس وہیں عمر بھر۔۔۔۔۔

میں تو یوں کھڑا۔۔۔کس سوچ میں پڑا تھا۔۔۔

کیسے جی رہا تھا میں دیوانہ۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چپکے سے آ کے تو نے۔۔۔دل میں سما کے تو نے

چھیڑ دیا کیسا یہ فسانہ۔۔۔۔

ہو۔۔۔۔

ساتھ ہی ماہی کو گھما دیا تھا وہ حیرت سے شیری کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ محبت انسان کو کیا بنا دیتی ہے وہ دونوں

بھی اب یہ بات جانے تھے۔۔۔

مسکرانہ بھی تجھی سے سیکھا ہے۔۔۔

دل لگانے کا تو ہی طریقہ ہے۔۔۔۔

اعتبار بھی تجھی سے ہوتا ہے۔۔۔

سن میرے ہمسفر۔۔۔۔

کیا تجھے اتنی سی بھی خبر۔۔۔۔

گانا مکمل ہوا تو شہریار نے جھک کر سر کو خم دیا تھا۔۔شہریار کا یہ روپ اور انداز دیکھ کر ماہی کی ناراضگی اور

جیلسی تو کب کی ختم ہو گئی تھی۔۔پر اسے ستانے میں تو مزا آتا تھا نا

" اب ہٹو میرے راستے سے مجھے جانا ہے"

شہریار نے گھور کر اس کو دیکھا تھا۔۔

"کیا میرے گانے کا۔۔میرے انداز کا۔۔میری محبت کا تم پر کوئی اثر نہیں ہوا؟"

ماہی سے کوئی جواب کہاں دیا جانا تھا وہ تو لفظ محبت پر ہی اٹک گئی تھی۔۔

"محبت۔۔۔؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں محبت ہی تو ہے جو مجھے تمہارے علاوہ کسی کو دیکھنے نہیں دیتی۔۔۔ تمہارے علاوہ کسی کو ستانے نہیں دیتی"

"۔۔۔ تم نظر نہ آؤ تو بے چینی سے تمہیں ڈھونڈتا پھرتا ہوں۔۔۔ یہ محبت نہیں تو اور کیا ہے ؟

شہریار کے خمار لہجے کے آگے ماہی کی زبان کو تو جیسے تالے لگ چکے تھے وہ کچھ بھی بولنے سے قاصر تھی

۔۔۔اس سے اب شیری کی آنکھوں میں براہ راست دیکھا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

"!!!! او باندری سن لو آج آئی لو یو"

ماہی سے اب وہاں کھڑے رہنا محال ہو گیا تھا وہ کپڑے وہیں پھینک کر کمرے سے باہر جا چکی تھی۔۔ پر جانے سے پہلے

" آئی لو یو ٹو بندر"

کہنا نہ بھولی تھی۔۔۔

انہوں نے ایسے ہی خوشیوں کے سائے تلے کھٹے میٹھے انداز میں اپنی زندگی کو جینا تھا اور خوشیوں کے ساتھ ساتھ غموں میں بھی کندھے سے کندھا ملا کر چلنا تھا اور اس طرح سن میرے ہمسفر کا اختتام ہوا۔۔۔

ختم شد

☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Sunn Mere Humsafar | By Zoha Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

https://crazyfansofnovel.com/

fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel